5585

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

یٰاَیُّھَا النَّبِیُّ اِنَّآ اَرْسَلْنٰکَ شَاھِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِیْرًا ہ وَّدَاعِیًا اِلَی اللّٰہِ بِاِذْنِہٖ وَسِرَاجًا مُّنِیْرًا ہ

(پ ۲۲ ع ۳)

راہِ ایمان

جلد دوم

ردِّ تفسیر نجدیہ سعودیہ وہابیہ

از حضرت مولانا

ابوالحسّان محمد رمضان علی مدظلہ قادری

پبلشرز:

حلقہ چشتیہ صابریہ عارفیہ

ملنے کا پتہ: ۶۸-۶۷ اوورسیز ہاؤسنگ سوسائٹی، بلاک ۷/۸- کراچی

نام کتاب ـــــــــــــــ راہِ ایمان جلد دوم

ترتیب و پیشکش ـــــــــــــــ حلقۂ چشتیہ صابریہ عارفیہ، کراچی

ناشر ـــــــــــــــ حلقۂ چشتیہ صابریہ عارفیہ، کراچی

تاریخِ اشاعت	تعداد
رمضان المبارک ۱۴۲۵ھ اکتوبر ۲۰۰۴ء	۳۰۰۰

81146

مطبع

الافضل گرافکس

۱۶۶۔ ایم اے جناح روڈ، کراچی۔ فون ۲۶۲۳۹۹۰۵

e.mail:arfeen@cyber.net.pk

Marfat.com

فہرست

1 -	انبیاء علیہم السلام و اولیاء اللہ سے توسل، استعانت، استمداد، ندا و استغاثہ کا ثبوت اور وضاحت	5
2 -	ایاک نستعین کا صحیح مطلب	71
3 -	مِن دُونِ اللہ کی وضاحت	107
4 -	ما ادری ما یفعل بی ولا بکم کی وضاحت	147
5 -	رسولِ پاک کے نسب پاک میں پلید مشرک کو داخل کرنے کی ناپاک حرکت کی تردید	179

Marfat.com

Marfat.com

انبیاء علیہم السّلام
واولیاء اللہ

سے

توسّل، استعانت، استمداد،
نِدا واستغاثہ کا
ثبوت اور وضاحت

Marfat.com

الحمدُ للّٰہ ربّ العالمین ٥ الرّحمٰن الرّحیمٗ ٥
مالک یوم الدین والصّلوٰۃ والسلام علیٰ شفیع
المذنبین رحمۃ للعالمین سید الاولین والآخرین
وسیلتنا فی الدنیا وفی یوم الدین خاتم النبیّین محمّد
رسول اللّٰہ وعلیٰ آلہٖ الطیّبین الطاہرین واصحابہٖ
المکرّمین المعظّمین واولیاء اُمّتہٖ واحبّائہٖ اجمعین۔ ٥
اَمَّا بَعْد۔ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم
بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمٗ
یاایّھا الذین آمنوا اتّقوا اللّٰہ وابتغوا
الیہ الوسیلۃ وجاھدوا فی سبیلہ لعلّکم
تفلحون۔ (پ۶ ع۱۰)

مسئلہ

توسّل ۔ استمداد ۔ استغاثہ ۔ نداء

قال اللّٰہ عزّوجل ۔ یاایّھا الذین امنوا اتّقوا اللّٰہ وابتغوا

Marfat.com

الیہ الوسیلۃ وجاھدوا فی سبیلہ لعلکم تفلحون (پ۶ع۱۰)

اللہ عزوجل نے فرمایا۔ اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور اس کی طرف وسیلہ ڈھونڈو اور اس کی راہ میں جہاد کرو اس امید پر کہ فلاح پاؤ۔ اس آیت مبارکہ میں اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو خطاب فرمایا لہٰذا ایمان سے وسیلہ مراد لینا ممکن نہیں اور نہ اعمال صالحہ مراد وسیلہ ٹھہرتے ہیں کہ وہ تقویٰ میں داخل ہیں اور تقویٰ عبادت ہے امتثال اوامر اور اجتناب عن النواہی سے۔ اس لئے کہ قاعدہ عطف کا مغائرت بین المعطوف والمعطوف الیہ کا مقتضی ہے اور وسیلہ سے مراد "جہاد" بھی نہیں ہو سکتا کیونکہ وہ بھی اعمال صالحہ کے ساتھ تقویٰ میں داخل ہے پس "وابتغوا الیہ الوسیلۃ" میں اللہ تعالیٰ نے جس وسیلہ کے اختیار کرنے کا حکم فرمایا ہے وہ سرکار دوعالم محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا وسیلہ اختیار کرنا ہے۔ کہ آپ ہی خالق و مخلوق کے درمیان حقیقی وسیلہ ہیں اور آپ کی اتباع میں مرشد کامل وسیلہ ہے۔ پس اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو ارشاد فرمایا ہے کہ مرشد کامل کے وسیلہ سے حضور نبی کریم علیہ التحیتہ والتسلیم کی بارگاہ عالیہ تک رسائی حاصل کریں اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وسیلہ سے تقرب الٰہی حاصل کریں پس خوش نصیب ہیں وہ مومن جو تقرب الٰہی کے حصول کے لئے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا وسیلہ اختیار کرتے اور اولیاء اللہ سے توسل کرتے ہیں۔ جاننا چاہیئے کہ یہ حکم الٰہی ہمیشہ کے لئے ہے۔ حضور سرور دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

Marfat.com

کی دنیاوی زندگی میں بھی یہی حکم تھا اور حضور اکرم کی رحلت کے بعد بھی یہی حکم ہے۔ جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسّلام کے زمانہ حیاتِ ظاہری میں آپ سے توسّل جائز تھا آپ کی رحلت کے بعد جائز نہیں تو یہ لوگ تفسیر قرآن بالرائے کے مرتکب ہوتے ہیں جو صریحاً حرام، جُرم شرعی ہے اور اس پر سخت وعید ہے۔

(۲) قال اللہ تعالیٰ۔ اولٰئک الذین یدعون یبتغون الی ربّھم الوسیلۃ ایّھم اقرب (پ ۱۵ ع ۶، سورہ بنی اسرائیل) اللہ تعالیٰ نے فرمایا " وہ مقبول بندے جنہیں یہ کافر پوجتے ہیں وہ آپ ہی اپنے رب کی طرف وسیلہ ڈھونڈتے ہیں کہ ان میں کون زیادہ مقرب ہے " اس آیۂ مبارکہ سے معلوم ہوا کہ اللہ تک پہنچنے کے لئے (تقربِ الٰہی کے لئے) وسیلہ ڈھونڈنا اللہ تعالیٰ کے محبوب و مقبول بندوں کا طریقہ ہے بس ثابت ہوا کہ جو شخص توسّل کا منکر ہے وہ قرآن مجید کا منکر ہے اور اللہ تعالیٰ کے مقبول بندوں کے طریقہ کا مخالف ہے جہنّمی ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔ ومن یشاقق الرسول من بعد ما تبین لہ الھدیٰ ویتبع غیر سبیل المومنین نولہ ما تولیٰ ونصلہ جھنّم وساءت مصیرا۔ (پ ۵ ع ۱۴) اور جو رسول کا خلاف کرے بعد اس کے کہ حق راستہ اس پر کُھل چکا اور مسلمانوں کی راہ سے جدا راہ چلے ہم اسے اس کے حال پر چھوڑ دیں گے اور اسے دوزخ میں داخل کریں گے اور کیا ہی بُری جگہ پلٹنے کی۔

Marfat.com

(۳) قال اللہ عزوجل: وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا (پ ۵ ع ۶)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ اور اگر جب وہ اپنی جانوں پر ظلم کریں تو اے محبوب تمہارے پاس حاضر ہوں پھر اللہ سے معافی چاہیں اور رسول ان کی شفاعت فرمائے تو ضرور اللہ کو بہت توبہ قبول کرنے والا مہربان پائیں گے۔ اس آیۂ مبارکہ سے معلوم ہوا کہ سرکار دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا وسیلہ پکڑنا ہماری دعاؤں کی بارگاہ الٰہی میں مقبولیت اور ہماری حاجت روائی کا ذریعہ ہے۔ نیز یہ بھی معلوم ہوا کہ بندوں کے حق میں اللہ تعالیٰ کا توّاب اور رحیم ہونا آپ کی شفاعت پر موقوف ہے واضح رہے کہ اس آیت مبارکہ میں ظلم، ظالم اور زمان میں کسی قسم کی قید نہیں، کوئی جرم ہو، کسی بھی قسم کا مجرم ہو، اور خواہ کسی زمانہ میں ہو مجرم اپنے گناہوں پر نادم ہو کر حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ عالیہ میں حاضر ہو آپ کے وسیلہ سے بارگاہ الٰہی میں اپنی معافی کے لئے درخواست پیش کرے اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اسکی معذرت کو قبول فرما کر قابل معافی جان کر اللہ تعالیٰ کی بارگاہ اقدس میں اس کے لئے شفاعت فرمادیں تو بیڑا پار ہے۔ اور "جاؤک" میں یہ قید نہیں کہ "مدینہ منورہ" میں ہی حاضر آستانہ ہو بلکہ کہیں بھی ہو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف متوجہ ہونا اور آپ کا وسیلہ پکڑنا بھی آپ کی بارگاہ میں حاضری ہے اور اگر مدینہ منورہ کی حاضری نصیب ہو جائے تو زہے نصیب۔ سرکار دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

Marfat.com

کے وصال کے بعد ایک اعرابی روضۂ اقدس پر حاضر ہوا روضۂ اقدس و اطہر کی خاک پاک اپنے سر پر ڈالی اور عرض کی۔ یارسول اللہ! جو آپ نے فرمایا ہم نے سُنا اور جو آپ پر نازل ہوا۔ (یعنی قرآن مجید) اس میں یہ آیت بھی ہے۔ ولو انھم اذ ظلموا انفسھم جاؤک۔ الآیۃ۔ میں نے بے شک اپنی جان پر ظلم کیا اور میں آپ کے حضور میں اللہ سے بخشش چاہنے حاضر ہوا ہوں تو میرے رب سے میرے گناہ کی بخشش کرائیے،، اس پر روضۂ اقدس سے آواز آئی۔ "قد غفرلک" تیری بخشش کر دی گئی،، (تفسیر مدارک اور تفسیر قرطبی ص ۲۶۵ ج ۵ اور) "مصباح الظلام" اور "جذب القلوب" مصنفہ شیخ عبدالحق محدث دہلوی) اس سے چند مسائل معلوم ہوئے۔ ایک یہ کہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض حاجت کیلئے اس کے مقبولوں کو وسیلہ بنانا ذریعۂ کامیابی ہے دوم یہ کہ رسول اللہ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم اور اولیاء اللہ کے مزارات مقدسہ کی حاضری بھی "جاؤک" میں داخل اور سنّتِ صحابہ ہے۔ سوم یہ کہ انبیاء کرام علیہم الصّلوٰۃ والسّلام اور اولیاء عظام قدسنا اللہ باسرارہم مزارات مقدسہ میں حیات ہیں زائرین کو دیکھتے پہچانتے ان کے کلام کو سُنتے ہیں اور صاحب نسبت خوش نصیبوں سے ہم کلام بھی ہوتے ہیں۔ چہارم یہ کہ نفوس قدسیہ محبوبان و مقبولان رب العزت کو ان کی رحلت کے بعد بھی صیغۂ حاضر "یا" سے نداء کرنا جائز ہے۔ پنجم یہ کہ انبیاء علیہم الصّلوٰۃ والسّلام اور اولیاء کی شفاعت سے متوسّلین کی مطلب برآری اور حاجت روائی ہوتی ہے۔

Marfat.com

دُنیا میں تشریف آوری سے قبل حُضور صلی اللہ علیہ وسلم سے توسّل

قال اللہ عزوجل : وکانوا من قبل یستفتحون علی الذین کفروا فلما جاءھم ما عرفوا کفروا بہٖ فلعنۃ اللہ علی الکافرین ۔ (پ ۱ ع ۱۱) اللہ عزوجل کا ارشاد ۔ اوراس سے پہلے وہ اسی نبی کے وسیلہ سے کافروں پر فتح مانگتے تھے تو جب تشریف لایا ان کے پاس وہ جانا پہچانا اس سے منکر ہو بیٹھے تو اللہ کی لعنت منکروں پر ۔ جب کبھی اہل کتاب مشرکین سے جنگ کرتے تو حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کے وسیلہ سے دعائے نصرت کرتے تھے کہ خدایا اس نبی آخر الزمان کے طفیل ہمیں فتح دے ۔ رب انہیں فتح دیتا تھا کیونکہ گذشتہ کتب اور پہلے نبیوں نے حضور علیہ الصّلوٰۃ والسّلام کا غلغلہ دنیا میں پھیلا دیا تھا ۔ اس آیت پاک میں وہ واقعات یاد دلائے جا رہے ہیں کہ پہلے تم ان کے نام کے طفیل دعائیں مانگتے تھے ۔ اب جب وہ تشریف لے آئے تو تم ان کے منکر ہو گئے ۔ معلوم ہوا کہ حضور صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کے توسّل سے دعائیں مانگنا بڑی پرانی سُنّت ہے اور ان کے وسیلہ کا منکر یہود و نصاریٰ سے بدتر ہے اور حضور کے وسیلہ سے پہلے ہی خلق کی حاجت روائی ہوتی تھی ۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے توسّل کو بُرا نہ فرمایا وہ

Marfat.com

تو محبوب چیز ہے بلکہ انکارِ رسول پر لعنت کی۔ اس لئے علیھم نہ فرمایا تاکہ کوئی یہ نہ سمجھے کہ وسیلہ پکڑنے پر لعنت فرمائی گئی۔ (نور العرفان) تفسیر جلالین میں اس آیت کے تحت مرقوم ہے۔ بنی اسرائیل اس طرح دعا کیا کرتے تھے۔

یقولون اللّٰھم انصرنا علیھم بالنبی المبعوث۔

آخر الزمان۔ یا اللہ آخر زمانہ میں مبعوث ہونے والے نبی کے صدقے میں ہمیں فتح دے اور ہماری مدد فرما۔" تفسیر کبیر میں ہے۔ ان الیھود من قبل مبعث محمد علیہ السلام ونزول القرآن کانوا یستفتحون ای یسئالون الفتح والنصرۃ وکانوا یقولون اللّٰھم افتح علینا وانصرنا بالنبی الامی ورابجھا نزلت فی بنی قریظۃ والنضیر کانوا یستفتحون علی الاوس والخزرج برسول اللّٰہ قبل البعث۔

بے شک یہودی لوگ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مبعوث ہونے اور نزول قرآن سے پہلے آپ کے وسیلہ سے فتح ونصرت حاصل ہونے کی دعا مانگا کرتے تھے۔ یا اللہ! نبی اُمی کے وسیلہ سے ہمیں فتح دے اور ہماری مدد فرما اور اس آیت کی شانِ نزول میں چوتھی بات یہ ہے کہ "بنی قریظہ" اور "نضیر" قبیلوں کے لوگ "اُوس" اور "خزرج" قبیلوں پر فتح حاصل ہونے کے لئے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وسیلہ سے آپ کی بعثت سے پہلے دعائیں مانگا کرتے تھے" اللہ تعالیٰ اپنے حبیب محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا وسیلہ پکڑنے والے یہودیوں پر اپنی ناراضگی کا اظہار فرمانے کے بجائے ان کے

Marfat.com

عمل توسّل کو بطور احسان ذکر فرماتا ہے کہ تم میرے محبوب رسول کے دنیا میں تشریف لانے سے پہلے تو ان کے وسیلہ سے دعائیں مانگا کرتے تھے اور میں ان کے صدقے میں تمہاری دُعائیں قبول فرماتا تھا لیکن تم کس قدر احسان فراموش ہو کہ میرے حبیب کی دنیا میں تشریف آوری اور بعثت کے بعد ان کی رسالت ہی کے منکر ہو گئے تو تم منکروں پر میری لعنت ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ رسُول اکرم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم سے توسّل واستمداد اور استعانت اللہ تعالیٰ کے ہاں محبوب عمل ہے۔ منکرین نجدی وہابیوں کا اس عمل مبارک کو شرک وکفر کہنا قرآن مجید کا انکار کرنا ہے۔ یہ بدبخت وہابی نجدی بتائیں کہ کیا قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ شرک وکفر کی تائید کر رہا ہے۔؟ اور کیا تم لوگ اللہ تعالیٰ سے بڑھ کر توحید کے محافظ ہو؟

ھاتوا برھانکم ان کُنتم صادقین۔

قال اللہ عزّوجل **فتلقّیٰ آدمُ من ربّہٖ کلمٰت فتاب علیہ** (پ اوّل ع ۲)

پھر سیکھ لئے آدم نے اپنے رب سے کچھ کلمے تو اللہ نے اس کی توبہ قبول کی۔

ابوالبشر حضرت آدم علیہ السّلام اور حضرت حوّا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو جب

Marfat.com

زمین پر اُتارا گیا تو دونوں میں جدائی ڈال دی گئی حضرت آدم علیہ السلام کو
جُبل نود "سرزمین سراندیپ (لنکا) میں اور حضرت حوّا رضی اللہ عنہا کو مقام
"جدّہ" میں اتارا گیا زمین پر آنے کے بعد حضرت آدم علیہ السلام نے تین سو برس
تک حیاء سے آسمان کی طرف سر نہ اُٹھایا اور اس قدر گریہ فرمایا کہ آپ کے
آنسو تمام اہلِ زمین کے آنسوؤں کے مجموعہ سے بڑھ گئے۔ اس پریشانی کے عالم
میں یاد آیا کہ وقت پیدائش میں نے سر اُٹھا کر دیکھا تو عرشِ الٰہی پر لَآ اِلٰـہَ
اِلَّا اللّٰـہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰـہِ۔ لکھا دیکھ کر خیال کیا تھا کہ بارگاہ الٰہی
میں وہ رتبہ کسی کو میّسر نہیں جو "مُحَمَّد" کو حاصل ہے کہ اللہ نے ان کا
نام اپنے نام کے ساتھ۔ عرش اعظم پر مکتوب فرمایا ہے۔ لہٰذا آپ نے اپنی
دعا میں رَبَّنَا ظَلَمْنَا اَنْفُسَنَا وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْلَنَا وَتَرْحَمْنَا
لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخَاسِرِيْنَ۔ کے ساتھ یہ عرض کیا۔ اسئلکَ
بحق محمّد ان تغفرلی۔ اور ابن منذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت
میں یہ الفاظ ہیں۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ بِجَاهِ مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ
وَكَرَامَتِهٖ عَلَيْكَ اَنْ تَغْفِرَلِیْ۔ یارب میں تجھ سے تیرے بندۂ
خاص محمد (صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم) کے جاہ و مرتبہ کے طفیل میں اور اس
کرامت کے صدقہ میں جو انہیں تیری بارگاہ میں حاصل ہے مغفرت چاہتا
ہوں۔ یہ دعا کرنی تھی کہ حق تعالیٰ نے آپ کی مغفرت فرمادی۔ اس روایت
کو۔ محدّثین طبرانی۔ وحاکم وابونعیم اور بیہقی نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

Marfat.com

سے مرفوعاً روایت کیا ہے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی روایت اس طرح ہے۔
عن عمر رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لما اقترف آدم الخطیئۃ قال یارب اسئلك بحق محمد لما غفرت لی فقال اللہ یا آدم وکیف عرفت محمد اولم اخلقہ قال یارب لانك لما خلقتنی بیدك ونفخت فی من روحك رفعت رأسی فرأیت علی قوائم العرش مکتوبا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ فعلمت انك لم تضف الی اسمك الا احب الخلق الیك فقال اللہ صدقت یا آدم انہ لاحب الخلق الی ادعنی بحقہ فقد غفرت لك ولولا محمد ما خلقتك" اخرجہ الحاکم فی المستدرك وصححہ (جلد ۲ ص ۶۱۵) ورواہ الحافظ السیوطی فی الخصائص النبویۃ وصححہ ورواہ البیہقی فی دلائل النبوۃ وھو لا یروی الموضوعات کما صرح بذالك فی مقدمۃ کتابہ وصححہ ایضا القسطلانی والزرقانی فی المواھب اللدنیہ (جلد ۲ ص ۶۲) والسبکی فی شفاء السقام قال الحافظ رواہ الطبرانی فی الاوسط وفیہ من لم اعرفھم (مجمع الزوائد جلد ۸ ص ۲۵۳) وجاء من طریق آخر عن ابن عباس بلفظ فلولا محمد ما خلقت آدم ولا الجنۃ ولا النار (رواہ الحاکم فی المستدرک جلد ۲ ص ۶۱۵) وقال صحیح الاسناد وصححہ شیخ الاسلام البلقینی

Marfat.com

فی فتاویہ ورواہ ایضا الشیخ ابن الجوزی فی الوفافی اول کتابہ نقلہ ابن الکثیر فی البدایۃ (جلد اول صفحہ ۱۸۰) حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت آدم علیہ السلام سے جب خطا کا ارتکاب ہوگیا تو انہوں نے عرض کی۔ یارب میں تجھ سے بحق محمد درخواست کرتا ہوں کہ میری مغفرت کر دیجئے۔ اللہ نے فرمایا۔ اے آدم تم نے محمد کو کیسے پہچانا حالانکہ میں نے ان کو ابھی (عالم بشریت میں) پیدا بھی نہیں کیا؟ عرض کی اے رب میں نے اس طرح پہچانا کہ جب تو نے مجھے اپنے دست قدرت سے پیدا فرمایا اور اپنی (شرف دی ہوئی) روح مجھ میں پھونکی اور میں نے سر جو اٹھایا تو عرش کے پایوں پر یہ لکھا ہوا دیکھا۔ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ۔ سو میں نے جان لیا کہ تو نے اپنے نام کے ساتھ ایسے ہی شخص کے نام کو ملایا ہے جو تیرے نزدیک تمام مخلوق سے زیادہ پیارا ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ اے آدم تو نے سچ کہا واقعی وہ میرے نزدیک تمام مخلوق سے زیادہ پیارا ہے اور جب تو نے اس کے واسطہ سے مجھ سے درخواست کی ہے تو میں نے تیری مغفرت کر دی اور اگر محمد نہ ہوتا تو میں تجھے پیدا نہ کرتا۔"

اسے حاکم علیہ الرحمۃ نے مستدرک میں روایت کیا اور روایت کو صحیح قرار دیا اور اس روایت کو حافظ الحدیث جلال الدین سیوطی نے خصائص میں روایت کیا اور اس روایت کو صحیح فرمایا اور اسے بیہقی نے

Marfat.com

دلائل النبوۃ میں روایت کیا اور امام بیہقی موضوع روایات کو روایت نہیں کرتے جیسے کہ انہوں نے اپنی کتاب کے مقدمہ میں تصریح فرمائی ہے اسی طرح امام قسطلانی اور امام زرقانی نے اس روایت کو صحیح قرار دیا ہے اور امام سبکی نے شفاء السقام میں اس روایت کو صحیح فرمایا ہے۔اس حدیث کو امام طبرانی نے الاوسط میں صحیح فرمایا ہے رحمتہ اللہ علیہم اجمعین یہ حدیث دوسرے طریق سے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے اس لفظ سے فلولا محمد ما خلقت آدم ولا الجنّۃ ولا النار۔ رواہ الحاکم فی المستدرک جلد ۲ ص ۶۵۱ یعنی۔پس اگر محمد نہ ہوتا تو میں آدم کو پیدا نہ کرتا اور نہ جنّت کو اور نہ جہنّم کو" اور فرمایا یہ روایت صحیح الاسناد ہے۔ شیخ الاسلام بلقینی نے اپنے فتاویٰ میں اس کی تصحیح فرمائی اور اس حدیث کو شیخ الاسلام ابن جوزی نے اپنی کتاب "الوفا" کے شروع میں اور اسے نقل کیا ہے ابن کثیر نے "بدایہ" میں جلد اول ص ۱۸۰ رحمتہ اللہ علیہم اجمعین نیز اس حدیث کو مسند ابو نعیم اور مسند ابو الشیخ میں روایت کیا گیا ہے امام قاضی عیاض مالکی نے الشفا فی تعریف حقوق المصطفیٰ ص ۱۳۸ پر اور امام عبد العزیز محدث دہلوی نے تفسیر فتح العزیز ص ۲۲۳ پر اس حدیث کو روایت فرمایا ہے۔ رحمتہ اللہ علیہم اجمعین۔ثابت ہوا کہ محبوبِ خدا محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ساری مخلوق کے لئے وسیلہ اعظم ہیں۔ابو البشر آدم علیہ السلام نے حضور کا وسیلہ اختیار کیا۔اگر توسل بقول نجدیہ وہابیہ شرک ہوتا تو

Marfat.com

اللہ عزّوجل منع فرمادیتا۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے ان کے اس عمل کو پسند فرمایا۔ اور صدقت یا آدم انّہٗ لاحبّ الخلق الیّ ادعنی بحقّہٖ فقد غفرت لک۔ ولولا محمّد ما خلقتک۔ اے آدم تُو نے سچ کہا۔ واقعی وہ میرے نزدیک تمام مخلوق سے زیادہ پیارا ہے اور جب تُو نے اس کے واسطے سے مجھ سے درخواست کی ہے تو میں نے تیری مغفرت کر دی اور اگر محمد نہ ہوتا تو میں تجھے پیدا نہ کرتا۔ فرما کر توسّل واستمداد کے جواز واستحباب کی تصدیق فرمادی اور یہ بھی واضح فرمادیا کہ میری بارگاہ میں میرے محبوب سے توسّل مخلوق کی دعاؤں کی قبولیت کا ضامن ہے۔ اور ساتھ ہی منکرین کی جڑھ بھی کاٹ کر رکھ دی کہ فرمایا۔ لولا محمّد لما خلقتک۔ اگر محمّد نہ ہوتا تو اے آدم میں تجھے ہرگز پیدا نہ کرتا۔

مَوْلَایَ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّھِمْ۔

ے کتاب فطرت کے سرورق پر جو نام احمد رقم نہ ہوتا ✥ تو نقش ہستی ابھر نہ سکتا وجود لوح و قلم نہ ہوتا

یہ محفل کُن فکاں نہ ہوتی اگر وہ شاہِ اُمم نہ ہوتا ✥ زمین نہ ہوتی فلک نہ ہوتا عرب نہ ہوتا عجم نہ ہوتا

ہر اک سویدائے دل سے پیدا جھلک محمد کے میم کی ہے ✥ اگر وہ خلوت سرا نہ ہوتا تو نقش یہ مرتسم نہ ہوتا

حقیقتہً دنیا و آخرت وما فیھا کا وجود ہی سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کے وسیلہ سے ہے۔

Marfat.com

عملاً توسّل کی تعلیم

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں "حضرت فاطمہ بنتِ اسد رضی اللہ تعالیٰ عنہا۔ حضرت امیرالمومنین علی ابن طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی والدہ ماجدہ نے وفات پائی تو رسول اللہ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم نے ان کو اپنی قمیص مبارک کا کفن دیا اور قبر تیار کرنے کا حکم فرمایا۔ جب قبر کھودی گئی تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے ہاتھ مبارک سے لحد کھودتے اور مٹی باہر نکالتے رہے۔ آپ لحد میں لیٹ گئے اور دعا فرمائی۔ "اللھم اغفر لامی فاطمة بنت اسدٍ وَ وسّع علیھا مدخلھا بحق نبیك والانبیاء الذین من قبلی فانك انت ارحم الراحمین"۔

"یا اللہ میری ماں فاطمہ بنت اسد کی مغفرت فرما اور اس کے لئے اس کی قبر کو کشادہ کر دے اپنے نبی (محمد) کے صدقے میں اور ان انبیاء کے صدقہ میں جو مجھ سے قبل گذر چکے ہیں بے شک تو ہی سب سے زیادہ رحم فرمانے والا ہے" صحابہ علیہم الرضوان نے عرض کی۔ یارسول اللہ آپ نے ان کو اپنی قمیص کا کفن کس لئے دیا؟ فرمایا البستھا لتلبس من ثیاب الجنة واضطجعت معھا فی قبرھا لاخفف عنھا ضغطة القبر۔ میں نے اپنی قمیص کا کفن انہیں اس لئے دیا تاکہ (اس کے صدقے میں) انہیں جنت کا لباس پہنایا جائے اور میں ان کی قبر میں ان کے ساتھ اس لئے لیٹا تاکہ

Marfat.com

انہیں تنگیٔ قبر کے عذاب سے نجات دلاؤں۔ اس روایت حدیث کو ابو نعیم نے "معرفتہ الصحابہ" میں اور دیلمی نے "مسند الفردوس" میں اور طبرانی نے "جامع کبیر" میں اور اوسط میں اور ابن حبان اور حاکم نے روایت کیا اور فرمایا یہ بیان صحیح ہے نیز علامہ یوسف بن اسماعیل نبہانی نے "شواھد الحق" میں اور شیخ عبدالحق محدث دہلوی نے "جذب القلوب" میں نقل فرمایا۔ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین۔

اس حدیث سے حسبِ ذیل اُمور ثابت ہوئے۔

۱۔ سید الرسل محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و نیز جملہ انبیاء و رسل علیہم الصلوٰۃ والسلام مسلمانوں کے لئے مستحکم وسیلہ ہیں۔

۲۔ خاتم النبیین سید المرسلین محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ اور جملہ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کا وسیلہ اختیار کرنا سنتِ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہے۔

۳۔ محبوبانِ خدا کا وسیلہ پکڑنے سے عذاب الٰہی سے نجات ملتی ہے اور مصیبتیں اور بلائیں دور ہوتی ہیں۔

۴۔ محبوبانِ خدا کا وسیلہ پکڑنا ان کی دنیاوی حیات میں بھی اور ان کی وفات کے بعد بھی۔ سنتِ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہے۔

۵۔ اللہ تعالیٰ سے دعا مانگنے میں بحق محمد رسول اللہ کہنا اور بحق انبیاء کہنا سُنتِ رسول ہے۔ ان کی تبعیت میں بحق اولیاء اللہ کہنا یا کسی ولی کا نام لے کر بحق فلاں کہنا جائز ہے۔

Marfat.com

۶۔ محبوبانِ خدا کے مستعمل کپڑے بھی دافع البلاء ہیں۔

اولیاءِ اُمّت سے توسّل و تبرّک سنّت ہے

عن امیۃ بن خالد بن عبد اللہ بن اسید عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم

انہ کان یستفتح ای یطلب الفتح والنصرۃ علی الکفار من اللہ تعالیٰ بصعالیک المھاجرین۔ (طبرانی۔ شرح السنۃ۔ مشکوٰۃ المصابیح)

تحقیق۔ نبی اکرم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم فقراء مہاجرین کے وسیلہ سے کفار کے مقابلہ کے وقت کفار پر فتح و نصرت حاصل ہونے کے لئے اللہ تعالیٰ سے دعا مانگا کرتے تھے۔ اس کی شرح میں حضرت علّامہ علی قاری محدّث رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ ای بفقرائھم وببرکۃ دعائھم وفی النھایۃ ای یستنصر بھم ومنہ قولہ تعالیٰ ان تستفتحوا فقد جاءکم الفتح وقال ابن الملک بان یقول اللّٰھُمّ انصرنا علی الاعداء بحق عبادک الفقراء المھاجرین وفیہ تعظیم الفقراء والرغبۃ الی دعائھم والتبرک بوجوھم۔ مرقاۃ شرح مشکوٰۃ جلد پنجم۔

حضور صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم۔ اللہ تعالیٰ سے کفار پر فتح و نصرت طلب کرتے تھے فقراء مہاجرین کے وسیلہ سے اور ان کی دعاء کی برکت سے اور "نھایہ" میں ہے کہ حضور اکرم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم ان کے ذریعہ سے مدد چاہتے تھے اور اس باب میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

Marfat.com

ان تستفتحوا فقد جاء الفتح۔ اور ابن الملک نے فرمایا کہ حضور یوں فرماتے تھے۔ یا اللہ ہمیں فتح و نصرت دے اپنے بندوں فقراء مہاجرین کے صدقہ میں اور اس میں فقراء کی تعظیم اور ان کی دعاؤں کی طرف رغبت اور ان کے چہروں سے برکت چاہنے کی تعلیم دینا مقصود ہے [۱] مقام غور ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تو مسلمانوں کو اپنے عمل مبارک سے یہ تعلیم دے رہے ہیں کہ اولیاء اللہ کا وسیلہ اختیار کیا جائے۔ حل مشکلات اور دفعیہ مصائب کے لئے اولیاء کرام سے دعائیں کرائی جائیں۔ اولیاء اللہ کے چہروں سے برکت چاہی جائے لیکن اس کے برعکس نجدی وہابی قرآن و حدیث کا نام لیکر قرآن و حدیث کی تعلیمات کا انکار کرتے ہیں۔ انبیاء و اولیاء سے توسل و تبرک کو شرک ٹھہراتے ہیں۔ بتوں اور کافروں کی تردید میں نازل شدہ آیاتِ قرآن مجید کو انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام اور اولیاء اللہ پر چسپاں کرتے اور انبیاء و اولیاء کو بتوں کے مقام میں شمار کر کے مسلمانوں کو مشرک و کافر ٹھہراتے ہیں۔ نجدیہ وہابیہ کا یہ جرم ناقابل معافی ہے جو اسلام کے خلاف کرتے ہیں۔ یہ ان کا ظلم عظیم ہے جو مسلمانوں پہ ڈھاتے ہیں۔ ان سفہاء الاحلام نجدیوں کو کیا حق پہنچتا ہے کہ جن امور کو اللہ و رسول عین ایمان قرار دیں ان امور کو یہ شرک ٹھہرائیں۔ کیا اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول برحق صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بڑھ کر یہ لوگ توحید کے جاننے والے اور محافظ ہیں۔؟ نہیں۔ نہیں۔ نہیں اور قطعاً نہیں۔ بلکہ یہ اشقیاء اصلاً توحید شیطانی کے حامل ہیں شیطان لعین

8146

Marfat.com

کے پیروکار ہیں۔ قرآن مجید کی تفسیر کے نام پر تحریفِ قرآن کے ذریعہ گمراہی پھیلانے میں مصروف ہیں۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حکماً نداء یارسول اللہ اور توسّل کی تعلیم دی

عن عثمان بن حنیف ان رجلا ضریرالبصراتی النبی صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم۔ فقال ادع اللّٰہ ان یعافینی قال ان شئت دعوت وان شئت صبرت فھو خیرلک قال فادُعُہٗ، قال فامرہٗ ان یتوضأ فیحسن وضوءہٗ ویدعوابھذا الدعاء اللّٰھم انّی اسئلک واتوجہ الیک بنبیّک محمّد نبیّ الرحمۃ یا محمّد انّی توجھت بک الیٰ ربّی لیقضی لی فی حاجتی ھٰذہٖ اَللّٰھم فشفّعہ فی ھذا۔" (مشکوٰۃ، ترمذی، ابن ماجہ، مستدرک حاکم، حصن حصین۔ الترغیب والترہیب) حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم کی خدمت میں ایک نابینا آیا اور عرض کی یارسول اللہ میرے لئے دعا فرمائیے کہ اللہ مجھے بینائی عطا کرے آپ نے فرمایا اگر تو چاہے تو میں دعا کروں اگر تو چاہے تو صبر کرے کہ یہ تیرے حق میں بہتر ہے اس نے عرض کی یارسول اللہ آپ دعا فرمائیں پس آپ نے

Marfat.com

اسکو حکم فرمایا کہ بہت اچھی طرح وضو کر اور یہ دعا مانگ۔ اے اللہ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اور تیری طرف متوجہ ہوتا ہوں تیرے نبی محمد نبی الرحمۃ کے وسیلے سے یارسُول اللہ میں آپ کے وسیلہ سے اپنے رب کی طرف اس لئے متوجہ ہوتا ہوں کہ اللہ آپ کے صدقے میں میری یہ حاجت پوری کر دے یا اللہ تُو ان کی شفاعت میرے حق میں قبول فرما" حضرت ملا علی قاری محدث علیہ الرحمۃ۔ مرقاۃ شرح مشکوٰۃ میں فرماتے ہیں۔ واتوجہ الیک واتوجہ الیک بنبیّک محمّد نبی الرّحمۃ ای دافع الرّحمۃ وکاشف الغمّۃ وشفیع الامّۃ المنعوت بکونہ رحمۃ للعالمین المرسل الیٰ امۃ مرحومۃ من عند ارحم الراحمین قال ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ فی روایۃ یامحمد انی توجہت بک الی ربی لیقضی بالغیبۃ ای ربّی وقیل بالخطاب لتوقع القضاء سأل اللہ اوّلاً بطریق الخطاب ثمّ توسّل بالنبیّ صلی اللہ علیہ وسلّم علیٰ طریقۃ الخطاب ثانیا۔ (رواہ الترمذی وقال ھذا حدیث حسن صحیح غریب ورواہ ابن ماجہ و الحاکم فی مستدرکہ)

ترجمہ : اور میں متوجہ ہوتا ہوں تیری طرف تیرے نبی محمّد نبی الرحمۃ یعنی جو زحمت کو دور کرنے والے اور غم سے نجات دینے والے اور اُمّت کی شفاعت فرمانے والے ہیں جن کی شان میں رحمۃ للعالمین وارد ہے جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے بھیجے گئے ہیں اُمّتِ مرحومہ کی طرف۔ ابن حجر (محدث علیہ الرحمۃ)

Marfat.com

نے فرمایا ایک روایت میں یا محمد انی توجھت بک اور لیقضی غائب کا صیغہ ہے یعنی رب تعالیٰ میری اس حاجت کو پورا فرمائے اور بعض علماء نے فرمایا لتقضی لی خطاب کے صیغہ سے ہے یعنی یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) آپ میری اس حاجت کو پورا فرمائیں۔ پھر علامہ قاری نے بطور نص کے فرمایا کہ اس صحابی نے سید عالم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشاد کے موجب آپ کے ساتھ توسل کیا پھر رسول اللہ کو مخاطب کر کے آپ سے توسل کیا۔" نیز حصن حصین کی شرح "حرز ثمین" میں حضرت العلامہ علی قاری علیہ الرحمتہ الباری فرماتے ہیں " وفی نسخة بصیغة الفاعل ای لتقضی الحاجة لی والمعنی تکون سببا لحصول حاجتی ووصول مرادی فالاسناد مجازی" اور ایک نسخہ میں لتقضی بصیغة الفاعل ہے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو نداء کر کے عرض کیا گیا ہے کہ یا رسول اللہ! آپ میری حاجت روائی فرمائیں۔ تو معنے یہ ہوں گے کہ یا رسول اللہ آپ میری حاجت کے پورا ہونے میں اور مراد کے حاصل ہونے میں سبب اور وسیلہ بن جائیں۔ پس آپ کی طرف حاجت روائی کی نسبت، نسبت مجازی ہے۔"

واضح رہے کہ اس فرمانِ نبوی کے موجب قیامت تک کے لئے کہ مومن اس پر عمل کریں۔ کہیں بھی ہوں، کسی زمانہ میں ہوں آپ کے وسیلہ سے اپنی حاجتیں اللہ تعالیٰ کی بارگاہِ عالیہ میں عرض کریں۔

اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو "یا رسول اللہ" سے خطاب کر کے اپنی حاجات

Marfat.com

کے پورا ہونے کے لئے شفیع بنائیں اور اپنے دامن گوہر مراد سے بھرتے رہیں۔

صحابہ کرام توسّل غائبانہ پر عامل تھے

محدث طبرانی رحمۃ اللہ علیہ "معجم کبیر" میں سیدنا عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ سے روایت فرماتے ہیں کہ ایک شخص کو حضرت امیر المومنین عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے کوئی حاجت روا کرانی تھی مگر حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ اس کی طرف رغبت نہ فرماتے وہ شخص حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور حاجت روائی کی تجویز پوچھی۔ حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ نے فرمایا "تو وضو کر کے مسجد میں جا اور دو رکعت نماز پڑھ اور کہہ۔ اللّٰھم انی اسئلک واتوجہ الیک بنبیّک محمّد نبی الرّحمۃ یا محمّد انّی توجھت بک الیٰ ربّی فی حاجتی ھٰذا لیقضیٰ لی اللّٰھم فشفّعہ فیّ۔ اور اپنی حاجت بیان کر"۔ اس شخص نے اسی طرح عمل کیا اور حضرت عثمان غنی امیر المومنین رضی اللہ عنہ کے درِ دولت پر حاضر ہوا۔ دربان نے آگے بڑھ کر لیا اور تعظیم و تکریم کے ساتھ اندر لے گیا حضرت امیر المومنین عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے اسے اپنے فرش خاص پر بٹھایا اور پوچھا "تمہاری کیا حاجت ہے اس نے اپنی حاجت بیان کی آپ نے اس کی حاجت روائی فرمادی۔ پھر فرمایا۔ اس کے بعد جو حاجت تم کو ہوا کرے ہمارے پاس آیا کرو ہم روا کر دیا کریں گے۔ پھر اس شخص نے

Marfat.com

یہ ماجرا عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ سے بیان کیا انہوں نے فرمایا کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک نابینا کو یہ دعا پڑھنے کا حکم فرمایا تھا۔ سو اسی حدیث پر عمل کرتے ہوئے میں نے تم کو بتائی ہے۔ ورنہ میں نے تمہاری بابت کوئی سفارش نہیں کی ہے" اس حدیث کو محدثین نے اپنی کتابوں میں نقل فرمایا اس کے فوائد بیان کئے۔

شیخ محقق عبدالحق محدث دہلوی رحمتہ اللہ علیہ نے۔ اپنی کتاب "جذب القلوب" میں تحریر فرمایا۔ "اکثر صحابہ کرام علیہم الرضوان نے اور ائمہ تابعین نے اس پر عمل فرمایا ہے" ثابت ہوا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے توسل غائبانہ اور یارسول اللہ کہکر اپنی مشکلات کے حل اور قضائے حاجات کے لئے آپ کی خدمت میں شفاعت کے لئے عرض کرنا سنت ہے۔ پس جو شخص توسل غائبانہ کو ناجائز شرک بتاتا ہے وہ خود منکرِ حدیث ہے۔

خلاف پیمبر کسے رہ گزید
کہ ہرگز بمنزل نہ خواہد رسید

استغاثہ و نداءِ غائبانہ

شارح صحیح بخاری امام قسطلانی "مواہب اللدنیہ" میں محدث طبرانی "معجم صغیر" میں اور شیخ عبدالحق محدث دہلوی "مدارج النبوۃ" میں (رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین) روایت فرماتے ہیں۔ "حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا۔

Marfat.com

ایک رات رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم وضو فرما رہے تھے کہ آپ نے لبیک، لبیک، لبیک تین بار فرمایا۔ اور میں نے آپ کو تین بار۔ نُصِرتَ، نُصِرتَ، نُصِرتَ۔ (تیری مدد کر دی گئی تیری مدد کر دی گئی،، فرماتے سُنا حضور وضو فرما کر تشریف لائے تو میں نے عرض کی۔ یا رسول اللہ! میں نے آپ کو کلام فرماتے سُنا حضور نے فرمایا "کوئی فریاد کرنے والا مجھ سے بنی کعب سے ہے خزاعیوں سے کہ مجھ سے نصرت (مدد) طلب کرتا ہے کہتا ہے کہ قریش نے بنی بکر کی اعانت کی اور ہم پر شب خون مارا تین دن کے بعد عمر بن خزاعی چالیس[۴۰] سواروں کے ساتھ مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ آیا کہ جو کچھ گذرا آپ کو خبر دے اور امداد چاہے اور نصرت طلب کرے۔"

(طبرانی صنا۲۰)

اس حدیث سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کو دور دراز مقامات سے پکارنا۔ آپ سے مدد طلب کرنا ثابت ہوا۔ نیز یہ کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام دور دراز سے پکارنے والے فریادیوں کی پکار سنتے اور مدد فرماتے ہیں۔ نیز یہ کہ دور دراز مقامات سے استمداد و استعانت کرنے والوں کے نام ان کے حسب و نسب اور ان کے حالات کو جانتے ہیں۔ اور یہ تمام اُمور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے عمل مبارک سے ثابت ہیں۔ صحابہ کرام علیہم الرضوان۔ محدثین و علماء امت علیہم الرحمتہ کا ان اُمور پر بالاتفاق یقین و ایمان ہے۔ لیکن نجدی وہابی ان اُمور کو نہیں مانتے۔ ان اُمور کو شرک و کفر ٹھہراتے ہیں۔

Marfat.com

تو ان منکرین کے عمل سے واضح ہوتا ہے کہ نجدی وہابیوں کا دین اُمت مسلمہ کے دین اسلام سے علیحدہ ہے۔ اللہ جل شانہٗ فرماتا ہے۔ ومن یبتغ غیر الاسلام دینا فلن یقبل منه وهو فی الآخرة من الخاسرین (پ ۳ ع ۱۷) اور جو اسلام کے سوا کوئی دین چاہے گا۔ وہ ہرگز اس سے قبول نہ کیا جائے گا اور وہ آخرت میں زیاں کاروں سے ہے" چونکہ یہ لوگ ابن عبدالوہاب نجدی کے ایجاد کردہ "دین وہابیت" کے پیروکار ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے دین اسلام کے اصُولوں کے منکر ہیں۔ لہٰذا ان کا دعوائے اسلام جھوٹا اور نامقبول ہے۔ مسلمانوں کو ان کی لکھی ہوئی تفسیر قرآن سے فریب نہیں کھانا چاہیئے کہ ان کی تفسیر قرآن درحقیقت تحریفِ قرآن ہے۔ آیاتِ قرآن کے معنوں اور مفہوم کو بدل کر بگاڑ کر مسلمانوں کو تعلیماتِ اسلام سے منحرف کر دینے کی کوشش کرتے ہیں تاکہ وہابیت کے زہریلے مخالفِ اسلام جراثیم بہ آسانی ان کے دلوں اور دماغوں میں داخل کر سکیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے شر سے بچائے۔ آمین۔

؎ فریاد اُمتی جو کرے حال زار کی
ممکن نہیں کہ خیر بشر کو خبر نہ ہو

Marfat.com

صحابہ کرام کا عقیدہ و عمل اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تصدیق حضور۔ دافع البلاء، مشکل کشاء، حاجت روا ہیں۔

فتح الباری صفحہ ۴۹۵ جلد دوم اور بیہقی نے سند صالح کے ساتھ دلائل میں اور دیلمی نے مسند الفردوس میں حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت نقل فرمائی کہ ایک اعرابی نے سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر یوں فریاد کی۔

اَتَیْنَاکَ والعذراء یدمی لبابھا ✽ وقد شغلت امّ الصبیّ عن الطفل
والقت بکفیھا الفتیٰ لاستکانۃ ✽ من الجوع ضعفا لایمرّ ولا یحلی
ولیس لنا الّا الیک فرارنا ✽ واین فرار الخلق الّا الی الرسل

یارسول اللہ! ہم آپ کی خدمت میں شدتِ قحط کی ایسی حالت میں حاضر ہوئے کہ جو کنواری لڑکیاں ہیں۔ (جنہیں ان کے والدین بہت عزیز رکھتے ہیں۔ ناداری کے باعث خادمہ رکھنے کی طاقت نہیں کام کاج کرتے کرتے ان کے سینے شق ہو گئے) ان کی چھاتیوں سے خون بہہ رہا ہے، مائیں بچوں کو بھول گئی ہیں، جوان قوی کو اگر کوئی لڑکی دونوں ہاتھوں سے

Marfat.com

دھکا دے تو ضعف گرسنگی سے عاجزانہ زمین پر ایسے گر پڑتا ہے کہ مُنہ سے کڑوی میٹھی کوئی بات نہیں نکلتی۔ اور ہمارا حضور کے سوا کون ہے جس کے پاس مصیبت میں بھاگ کر جائیں اور خود مخلوق کو جائے پناہ ہے ہی کہاں مگر رسولوں کی بارگاہ میں ''۔

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یہ فریاد سُن کر بعجلت منبر پر جلوہ فرما ہوئے اور دونوں ہاتھ مبارک بلند فرما کر اپنے رب عزوجل سے پانی مانگا۔ ابھی آپ کے ہاتھ مبارک جُھک کر گلوئے پُرنور تک نہ آئے تھے کہ آسمان اپنی بجلیوں کے ساتھ اُمڈا اور بیرونِ شہر کے لوگ فریاد کرتے آئے کہ یا رسول اللہ! ہم ڈوبے جاتے ہیں حضور علیہ الصلوٰۃ والسّلام نے فرمایا۔ حَوَالَیْنَا لَاعَلَیْنَا۔ (اے بادل) ہمارے اردگرد برس ہم پر نہ برس '' فوراً ابر مدینہ پر سے کھل گیا آس پاس گھرا تھا اور مدینہ پر سے کھلا ہوا۔ یہ ملاحظہ فرما کر حضور مُسکرائے اور فرمایا۔ اللہ کے لئے ہے۔ خوبی ابوطالب کی۔ اس وقت وہ زندہ ہوتا تو اس کی آنکھیں ٹھنڈی ہوتیں۔ کون ہے جو ہمیں اس کے اشعار سُنائے '' حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے عرض کی '' یا رسول اللہ! شاید حضور یہ اشعار سُننا چاہتے ہیں جو ابوطالب نے آپ کی نعت میں عرض کئے تھے۔

وابیض یستسقی الغمام بوجھہ ۔۔ ثمال الیتامٰی عصمۃ للارامل

تلوذ بہ الھلال من آل ھاشم ۔۔ فھم عندہ فی نعمۃ وفواضل

ترجمہ: وہ گورے رنگ والے کہ ان کے مُنہ کے صدقہ میں ابر کا پانی مانگا

Marfat.com

جاتا ہے۔ یتیموں کی جائے پناہ، بیواؤں کے نگہبان، بنی ھاشم (جیسے غیور لوگ) تباہی کے وقت ان کی پناہ میں آتے ہیں۔ ان کے پاس ان کی نعمت وفضل میں بسر کرتے ہیں" اشعار سن کر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا" اِجْعَلْ ذَالِكَ اَرَدْتَ۔ ہاں یہی نظم ہمیں مقصود تھی۔ اس حدیث مبارکہ سے ثابت ہوا کہ صحابہ کرام علیہم الرضوان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو۔ دافع البلاء اور جائے پناہ اور حل المشکلات کا ذریعہ اور مددگار جانتے اور ان القابات کے ساتھ آپ کے حضور میں مشکل کشائی کی درخواستیں عرض کرتے۔ مالک ومختار شریعت صاحب قرآن یہ نہ فرماتے میرے پاس کیوں فریادے کر آتے ہو۔ براہ راست اللہ سے فریاد کرو۔ میں کچھ نہیں کر سکتا۔ تمہارے میرے متعلق یہ عقائد شرکیہ ہیں توبہ کرو۔ اور چلے جاؤ المختصر حضور پُر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے اصحاب علیہم الرضوان کے ان عقائد پر ناراض ہونے کے بجائے۔ آپ درخواستیں قبول فرماتے ان کے دُکھوں کا مداوا فرماتے۔ حاجات پوری فرماتے۔ ان کی مشکلات حل فرماتے۔ ان کی فریادیں۔ درخواستیں سُن کر خوش ہوتے۔ اس حدیث مبارکہ نے اشقیائے ازلی نجدی وہابیہ کی تفسیر قرآن کی قلعی کھول کر رکھ دی اور ثابت کر دیا کہ یہ بدبخت قرآن کی تفسیر کے نام پہ قرآن کی تحریف شائع کر کے صحیح العقیدہ بھولے بھالے مسلمانوں کو گمراہ۔ بے دین کر دینے کی کوشش میں لگے ہوئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے شر سے مسلمانوں کو بچائے۔ آمین۔

Marfat.com

اُمّ المومنین عائشہ صدّیقہ وصحابہ کرام علیہم الرضوان کا عقیدہ وعمل

ایک دفعہ مدینہ منوّرہ میں بارش بند ہوگئی اور قحط پڑ گیا صحابہ کرام علیہم الرضوان نے اُمّ المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی۔ اُمّ المومنین نے فرمایا "انظروا قبر النبی صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم فاجعلوا منہ کوی الی السماء حتّٰی لا یکون بینہ وبین السماء سقف ففعلوا فمطروا مطرًا حتّٰی نبت العشب وسمنت الابل حتّٰی تفتقت من الشحم فسمی عام الفتق۔ رواہ الدارمی۔ (مشکوٰۃ جلد دوم ص۵۴۵) نبی کریم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کی قبر مبارک کی حاضری دو اور حجرۂ مبارک کی چھت میں ایک دریچہ کھول دو کہ روضۂ اقدس اور آسمان کے درمیان چھت حائل نہ رہے۔ صحابہ علیہم الرضوان نے تعمیل کی تو فوراً بارش آگئی۔ اور اس قدر بارش برسی کہ گھاس پودے وغیرہ اگ آئے (اور انہیں کھا کھا کر) اونٹ اس طرح موٹے تازے ہوگئے کہ گویا چربی سے بھر گئے ہیں۔ قحط دور ہو کر اس قدر ارزانی ہوئی کہ اس کا نام "عام الفتق" پڑ گیا یعنی ارزانی وخوشحالی کا سال۔ اس حدیث کی شرح میں شیخ عبدالحق محدّث دہلوی قدس سرہ العزیز فرماتے ہیں "یہاں پر ایک بات سمجھنی چاہیئے

Marfat.com

وہ یہ کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے دریچہ کشائی کا جو حکم دیا تو اس میں ایک رمز ہے جو اس بات کو ظاہر کرتی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی دعا و سوالِ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں موجب فتح باب مطلوب ہے اور اسی قبیل سے ہے سائل کا سوال جو کہ اس نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے عرض کیا اسئلك مرافقتك فی الجنۃ۔ یارسول اللہ میں آپ سے جنت میں آپ کی رفاقت کا سوال کرتا ہوں، یعنی حجرۂ مبارک کی چھت میں کھڑکی کھولنے میں راز یہ تھا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں زبانِ حال سے بارش نہ ہونے کی شکایت عرض کی جائے۔ کہ۔ یارسول اللہ! دیکھ لیجئے کہ آسمان پر کوئی بادل نہیں ہے اور یہ سوال براہ راست حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے تھا پس آپ نے فریادیوں کی فریاد قبول فرما کر اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں شفاعت فرمائی اور اللہ تعالیٰ نے آپ کے وسیلہ سے اس قدر بارش برسائی کہ قحط کا نام و نشان نہ رہا اور لوگ خوشحال ہو گئے "!

اس حدیث مبارکہ سے واضح ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی رحلت کے بعد بھی آپ کے روضۂ اقدس کی حاضری اور حضور کے وسیلہ سے مشکل کشائی و حاجت روائی کے لئے بارگاہِ الٰہی میں دعائیں عرض کرنا سنت صحابہ کرام علیہم الرضوان اور اللہ تعالیٰ کے حکم ولو انھم اذ ظلموا انفسھم جاؤك۔ الآیۃ کی تعمیل ہے۔ لیکن صد افسوس کہ نجدی سعودی تفسیر میں جا بجا بتوں کی تردید اور کفار کی مذمت میں نازل شدہ آیات مبارکہ کی آڑ میں

Marfat.com

انبیاءکرام علیہم السلام اور اولیاء کرام کی تردید اور مذمت کی گئی ہے جو کھلی تحریف قرآن ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات مبارکہ اور احکام الٰہی کی تردید کے مترادف ہے۔ نجدی سعودی مفسر مسلمانانِ اُمت محمدیہ کو جو قرآن حدیث کی تعلیمات پہ عمل کرتے ہیں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے روضۂ اقدس کی حاضری کی نیت سے سفر کرکے مدینہ منورہ پہنچ کر حضور کے روضۂ مبارک پر حاضر ہو کر آپ سے توسل کرتے ہیں اور اولیاء اللہ کے مزارات کی حاضری اور توسل کی سعادت حاصل کرتے ہیں۔ سب کو بے دھڑک مشرک کافر اور قبر پرست قرار دیتا ہے اور بڑی دیدہ دلیری کے ساتھ ایسے بُرے انداز میں مذاق اُڑاتا ہے کہ خُدا کی پناہ!۔ اس سے واضح ہوتا ہے کہ یہ نجدی سعودی تفسیر لکھنے اور لکھوانے والے نجدی وہابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بتائی ہوئی سیدھی راہ۔ صراط مستقیم۔ ما انا علیہ واصحابی سے ہٹ کر اُس ٹیڑھی شیطانی راہ پر چل رہے ہیں۔ جو جہنم میں پہنچاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو نجدی وہابیوں کی اصلیت سمجھ لینے کی توفیق بخشے۔ آمین

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے روضۂ اقدس سے سائل صحابی کو فرمایا "قد غفرلک"

تفسیر قرطبی جلد پنجم ص ۲۹۵ اور تفسیر مدارک۔ اور مصباح الظلام اور

Marfat.com

اور الجوہر المنظم مصنفہ ابن حجر مکی محدث اور جذب القلوب مصنفہ شیخ عبد الحق محدث دہلوی۔ اور شواھد الحق مصنفہ امام یوسف بن اسماعیل نبہانی رحمتہ اللہ علیہم اجمعین اور دیگر کتب محدثین وعلماء وافاضل میں یہ حدیث مبارکہ حضرت علی مرتضٰی کرم اللہ وجہہ الکریم سے منقول ہے۔ کہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی رحلت سے تین روز بعد ایک اعرابی نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے روضۂ انور پر خود کو بے ساختہ گرادیا اور مزار اقدس کی مٹی اپنے سر پر ڈالی اور عرض کی۔" یارسول اللہ جو کچھ آپ نے خدا سے سُنا وہ ہم نے آپ سے سُنا اور جو کچھ آپ نے اللہ سے سیکھ کر یاد کیا ہے ہم نے آپ سے سیکھ کر یاد کیا ہے اور منجملہ اس کے کہ آپ پہ نازل ہوا۔ (قرآن مجید) اس میں یہ آیت ہے ولو انھم اذ ظلموا انفسھم جاؤک فاستغفروا اللہ واستغفر لھم الرسول لوجدوا اللہ توابا رحیما ٥ اور میں نے اپنے اوپر ظلم کیا ہے اور آپ کی بارگاہ میں حاضر ہوا ہوں کہ آپ میرے لئے استغفار فرمائیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے روضۂ انور سے آواز آئی قَدْ غُفِرَلَکَ بے شک تیری مغفرت کردی گئی "۔

Marfat.com

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے روضہ اقدس پر حاضری یارسول اللہ پکار کر فریاد کرنا سنّتِ صحابہ ہے

حضرت ابن ابی شیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بہ سندِ صحیح روایت فرماتے ہیں کہ حضرت امیر المؤمنین عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانہ خلافت میں قحط پڑا ایک شخص روضہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر حاضر ہوا اور فریاد کی۔ یارسول اللہ، استسق لِاُمّتك فانهم قد هلكوا۔ یارسول اللہ آپ کی اُمت قحط کی وجہ سے ہلاک ہو رہی ہے آپ اپنی اُمت کی خاطر اللہ تعالیٰ سے بارش طلب فرمائیں "۔ اس کے بعد اس شخص نے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا۔ آپ نے فرمایا "جا عمر کو بشارت دے کہ پانی برسے گا"۔ اس کی شرح میں شیخ عبدالحق محدث دہلوی قدس سرہ فرماتے ہیں۔ "یہ نوع توسل طلبِ دعا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ اپنے پروردگار تعالیٰ و تقدس سے عرض کر کے اس حاجت کو روا کروا دیں جیسا کہ حیات ظاہری میں ہوا کرتا تھا۔ چنانچہ مضمون روایت یا محمّد اِنّی توجهت بك الی ربّی فی حاجتی هٰذهٖ لتنقضی لی۔ اس بات کا مشعر ہے۔ فافہم (جذب القلوب) نیز اس حدیث کو بیہقی علیہ الرحمتہ نے طریق اعمش عن ابی صالح عن مالک الدار رضی اللہ عنہم سے روایت فرمایا۔ اور حافظ الحدیث ابن حجر مکی علیہ الرحمتہ

Marfat.com

فتح الباری ص۵۴۲ جلد ۴ میں تصریح فرماتے ہیں کہ روضہ نبوی پر حاضر ہونے والا حضرت بلال بن حارث رضی اللہ عنہ صحابی تھا۔ ان احادیث سے ثابت ہوا کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے روضۂ اقدس پر حاضری کے لئے سفر کر کے جانا اور یا رسول اللہ پکار کر آپ کو مخاطب کر کے اپنی حاجات عرض کرنا مشکل کشائی کے لئے فریاد و استغاثہ اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم کے مطابق عین اسلام ہے توحید رحمانی ہے۔ نجدی سعودی تفسیر میں قرآن مجید کی ان آیات مبارکہ میں جو بتوں کی تردید اور کفار کی مذمت میں نازل ہوئیں ان میں تحریف کر کے ان آیات مبارکہ کو انبیاء کرام اور خصوصاً رسول اللہ صاحب قرآن علیہم السلام اور اولیاء اللہ پر چسپاں کر کے مسلمانوں کو بے دین گمراہ کرنے کی مذموم لیکن ناکام کوشش کی گئی ہے یہ بدبخت وہابی شیطانی توحید کے پرستار ہیں خود صراط مستقیم سے بھٹک چکے ہیں اور دوسروں کو بھٹکانے میں لگے ہوئے ہیں۔ اعاذنا اللہ من شرور الوهابيه۔ آمین

اجتماعی طور پر بحالت قیام بارگاہ رسالت میں فریاد واستغاثہ سنّت ہے

صحیح بخاری جلد اول ص۱۳۹۔ اور۔ صحیح مسلم جلد اول ص۲۹۴۔ میں ملاحظہ ہو۔

Marfat.com

عن انس قال كان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یخطب یوم الجمعة فقام الناس (ولفظ مسلم فقام الناس الیہ) فصاحوا فقالوا یا رسول اللہ قحط المطر واحمرت الشجر وھلکت البھائم فادع اللہ ان یسقینا فقال اللھم اسقنا مرتین وایم اللہ ما نری فی السماء قزعة من سحاب فنشأت سحابة و مطرت ونزل عن المنبر فصلی فلما انصرف لم تزل تمطر الی الجمعة التی تلیھا فلما قام النبی صلی اللہ علیہ وسلم یخطب صاحوا الیہ تھدمت البیوت وانقطعت السبل فادع اللہ یحبسھا عنا فتبسم النبی صلی اللہ علیہ وسلم وقال اللھم حوالینا ولا علینا وتکشطت المدینة فجعلت تمطر حولھا وما تمطر بالمدینة قطرة فنظرت الی المدینة وانھا لفی مثل الاکلیل ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جمعہ کے دن خطبہ ارشاد فرمارہے تھے پس لوگ آپ کی طرف متوجہ ہوکر کھڑے ہوئے (اور شدت تکلیف سے فریاد کرتے ہوئے) چیخ اٹھے اور عرض کی "یا رسول اللہ! بارش بند ہے (جس کی وجہ سے قحط پڑگیا ہے) اور درخت (خشک ہو کر ان کا رنگ بدل گیا ہے) سرخ ہو گئے۔ مویشی ہلاک ہو گئے پس آپ اللہ تعالیٰ سے دعا فرمائیں کہ وہ بارش برسائے پس حضور نے فرمایا۔ یا اللہ! ہمارے لئے بارش برسادے (اس طرح) دو مرتبہ فرمایا۔

Marfat.com

اللہ تعالیٰ کی قسم! (اس وقت حالت یہ تھی کہ) ہمیں آسمان میں بادل کا نشان تک دکھائی نہ دیتا تھا۔ (پس حضور کے اس فرمانے سے) بہت عظیم بادل چھا گیا اور (فی الفور) برسنے لگا حضور منبر سے اُترے اور آپ نے نماز پڑھائی پس جب لوٹے تو بارش بند نہ ہوئی دوسرے جمعہ تک برستی رہی پس جب (دوسرے جمعہ کے روز) آپ خطبہ ارشاد فرمانے لگے لوگ (آپ کی طرف متوجہ ہو کر) چیخنے لگے اور فریاد کی کہ۔ (کثرت بارش سے) مکان گر گئے (زیادہ پانی کی وجہ سے) راستے بند ہو گئے۔ آپ اللہ تعالیٰ سے دُعا فرمائیں کہ وہ ہم سے بارش کو روک دے۔ پس حُضور مُسکرائے اور فرمایا۔ اے اللہ ہمارے گرد و نواح میں نہ ہم پر پس فوراً مدینہ پر سے بادل چھٹ گیا۔ (ایک روایت میں ہے حضور صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم بادل کو انگلی کے اشارے سے جس طرف ہٹنے کا اشارہ فرماتے بادل اسی طرف ہٹ جاتا) پس بارش ہمارے گرد و نواح میں برسنے لگی اور مدینہ منورہ پر بارش کا ایک قطرہ نہ گرتا۔ (حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں) پس میں نے مدینہ منوّرہ کو دیکھا کہ گویا وہ تاج پہنے ہوئے ہے "کیونکہ مدینہ منوّرہ کے ارد گرد بادل چھایا ہوا تھا اور مدینہ پر سورج چمک رہا تھا اور اس کی چمکتی ہوئی مختلف رنگوں کی کرنیں بادلوں کو مختلف رنگوں میں چمکا رہی تھیں"

Marfat.com

اس حدیثِ مبارکہ سے چند باتیں واضح ہوئیں

اوّل۔۔ یہ کہ مشکلات و مصائب کے وقت مشکل کشائی و دفعیہ مصائب کے لئے اجتماعی طور پر قیام کرنا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بارگاہ قدسیہ میں مل کر فریاد و استغاثہ سنّت ہے صحابہ کرام علیہم الرضوان کا معمول ہے۔

دوم۔۔ یہ کہ صحابہ کرام علیہم الرضوان کا یہ عمل توحید کے عین مطابق ہے اور سرکارِ دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس عمل کو پسند فرماتے ہیں۔ فریادیوں کی فریادیں سن کر ان کی مشکل کشائی فرما دیتے ہیں۔

سوم۔۔ یہ کہ صحابہ کرام علیہم الرضوان کے اس عمل سے اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اس عمل کو پسند فرمانے سے ثابت ہوا کہ مصائب مشکلات۔ کو دور کرنے کے لئے اور ہر قسم کی حاجت روائی کے لئے۔ براہِ راست اللہ تعالیٰ کو پکارنے کے بجائے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو پکارنے آپ کے توسل سے اللہ تعالیٰ کی بارگاہِ اقدس میں ہماری دعائیں، التجائیں اور درخواستیں یقیناً مقبول ہوتی ہیں۔

چہارم۔ یہ کہ صحابہ کرام علیہم الرضوان کے اس عقیدہ و عمل سے اور اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول مقبول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اس عقیدہ و عمل کو مقبول اور پسند فرمانے سے واضح ہوا کہ دنیا و آخرت کی ہر نعمت اور بھلائی سرکارِ دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وسیلہ سے حضور کی رضا و عطاء سے حاصل ہوتی اور

Marfat.com

دنیا و آخرت کی ہر سختی و مشکل آپ کی ہی رضا و عطا سے آپ کے وسیلہ سے دور ہوتی ہے۔ یہی عقیدہ۔ قرآن و حدیث کی رُو سے توحید ایمانی و رحمانی ہے کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔ ولو انھم اذ ظلموا انفسھم جاؤ ک فاستغفروا اللہ واستغفر لھم الرسول لوجدوا اللہ توابا رحیما۔ اور جو شخص اسکے خلاف عقیدہ رکھے قرآن کا منکر ہے۔ اس کی توحید، توحید شیطانی ہے۔ بے ایمانی ہے۔

لیکن۔ نجدی سعودی وہابی تفسیر میں۔ اس عقیدہ و عمل کو شرک و کفر بتایا گیا ہے۔ اس سے ثابت ہوتا ہے نجدی سعودی وہابی تفسیر۔ قرآن کی صحیح تفسیر نہیں۔ قطعاً غلط ہے باطل ہے۔ تحریف قرآن ہے۔

پنجم ــــ یہ کہ اللہ تعالیٰ کو اپنے محبوب محمد رسول اللہ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کے عُلوِّ شان اور مقام محبوبیت کا مظاہرہ منظور ہے کہ اللہ تعالیٰ نے یہ دیکھنے اور جاننے کے باوجود کہ مخلوق بارش نہ ہونے کی وجہ سے قحط کی مصیبت میں گرفتار ہے ان پر رحم فرما کر بارش نہ برسائی جب تک کہ آسمان ہدایت کے ستاروں اصحاب رسول۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہم و صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم نے بارگاہِ رسالت میں مل کر قیام کر کے نداء یا رسول اللہ کے بعد گڑ گڑا کر فریاد نہ کر لی اور سرکار دو عالم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم نے ان کی فریاد اور درخواست کو شرفِ قبولیت بخش کر اللہ تعالیٰ کی جناب میں شفاعت نہ فرمائی اور جب حضور علیہ الصّلوٰۃ والسّلام کی زبان مبارک سے الفاظ شفاعت نِکلے اور بارش آئی تو اس طرح برسی کہ تھمنے میں

Marfat.com

نہ آئی ایک ہفتہ تک دھواں دھار برستی رہی حالانکہ اللہ تعالیٰ نے یہ دیکھنے اور
جاننے کے باوجود کہ کثرت بارش سے مخلوق پریشان ہے۔ مکان گر رہے ہیں۔
راستے مسدود ہو گئے بارش کو بند نہ کیا۔ یہاں تک کہ جب صحابہ کرام رضی اللہ
تعالیٰ عنہم نے پھر بارگاہِ رسالت میں قیام کر کے فریاد کی اور محبوب خدا صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کی فریاد و عرض قبول کرتے ہوئے بارگاہِ الٰہی میں انکی شفاعت
فرمائی تو اللہ تعالیٰ نے بارش کو روک دیا ثابت ہوا کہ اللہ تعالیٰ غفور رحیم ہے
دعاؤں کو سنتا اور قبول فرماتا ہے لیکن ان صفات کا صدور و ظہور حضور پر نور
محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی رضاء اور شفاعت پر موقوف ہے۔

امام اہلسنت اعلیٰحضرت احمد رضا بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے کیا خوب فرمایا۔

وہ زبان جس کو سب کُن کی کنجی کہیں

اس کی نافذ حکومت پہ لاکھوں سلام!

اس عقیدۂ برحق و صداقت کی تصدیق اُمّ المومنین عائشہ صدیقہ
رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اس ارشاد سے بھی ہوتی ہے جو آپ نے حضور سرکارِ دوعالم
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مقامِ محبوبیت کا اظہار کرتے ہوئے خود حضور
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو مخاطب کر کے فرمایا۔ مَا اَرَیٰ رَبَّكَ اِلَّا یُسَارِعُ
فِی هَوَاكَ ۔ صحیح بخاری ص۷۰۶ جلد۲۔ اور صحیح مسلم ص۴۷۲ جلد اوّل۔

یارسول اللہ! میں آپ کے رب کو نہیں دیکھتی مگر آپ کی خواہش کے پورا
کرنے میں جلدی و شتابی کرتا ہوا۔ یعنی اللہ تعالیٰ کو آپ کی رضا مطلوب ہے۔

Marfat.com

اسی لئے وہ آپ کی خواہش کو پورا کرنے میں دیر نہیں کرتا حضرت اُم المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی اس بات کو حضور نے قبول فرمایا۔ ان کے اس عقیدہ کو رد نہ فرمایا۔ تو ثابت ہوا کہ ؎

خُدا کی رضا چاہتے ہیں دو عالم
خُدا چاہتا ہے رضائے محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم

یہی عقیدہ قرآن مجید کی متعدد آیات کریمہ سے بھی ثابت ہے۔ بخوفِ طوالت ان کا یہاں ذکر نہیں کیا جارہا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے حضرت کعبؓ بن زہیر نے یہ نعت پڑھی

یہ نعت مبارک قصیدہ "بانت سعاد" کے نام سے معروف و مشہور ہے
اس کا مطلع ہے ؎

بانت سعاد فقلبی الیوم متبول ✣ متیم اثرھا لم یفد مکبول
قال انبئت ان رسول اللہ اوعدنی ✣ والعفو عند رسول اللہ مامول
انّ الرسول لنور یستضاء بہ ✣ مھند من سیوف اللہ مسلول
فی عصبۃ من قریش قال قائلھم ✣ ببطن مکۃ لما اسلموا زولوا
یمشون مشی الجمال الزھر یعصمھم ✣ ضرب اذا عرد السود تنابیل

Marfat.com

حضرت ابوبکر ابن الانباری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت میں ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب اس شعر پر پہنچے۔

إن الرسول لنور يستضاء به ۞ مهند من سيوف الله مسلول

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جو چادر اوڑھی ہوئی تھی اتار کر حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف پھینک دی (یعنی بطور انعام عطا فرما دی) چند روز بعد حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دس ہزار درہم بھیج کر فرمائش کی کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی چادر مجھے دے دیں۔ حضرت کعب نے درہم واپس کر دیئے اور فرمایا۔ ما كنت لأوثر برسول الله صلى الله عليه وسلم أحدا "میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عطا فرمائی ہوئی چیز کسی کو دینا پسند نہیں کرتا"۔ بوقت وفات حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی اولاد کو وصیت فرمائی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی چادر معاویہ کو دے دیں۔ جب انہوں نے چادر مبارک حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ تک پہنچائی تو انہوں نے بطور شکرانہ بیس ہزار درہم ان کو عطا کئے۔ حضرت کعب بن زہیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نعتیہ اشعار کا ترجمہ۔

مجھے مطلع کیا گیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میری معافی کا وعدہ فرمایا ہے اور معاف کر دینا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے آسان ہے۔ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایسے نور ہیں جس سے روشنی حاصل

Marfat.com

کی جاتی ہے اور نیام سے کھینچی ہوئی اللہ کی تلواروں میں سے ایسی تیز تلوار ہیں جیسی ہندی فولادی تلوار ہوتی ہے قریش کی جماعت میں سے کہنے والے نے مکّہ کی وادی میں جب وہ مسلمان ہو کر ہجرت کر رہے تھے یہ بات کہی تھی کہ دشمن علیحدہ ہو جاؤ جیسے سفید اونٹ جلدی اور وقار سے چلتا ہے اسی طرح وہ (صحابہ کرام علیہم الرضوان) چلتے تھے اور دشمن کے حملہ سے اپنے آپ کو بچاتے تھے جبکہ کفار کی جماعت اپنے گھروں کو بھاگ رہی تھی ۱۱

بارگاہِ رسالت میں نداء یارسول اللہ اور فریاد و استغاثہ سُنّت ہے

رسُول اللہ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کے پیارے صحابی حضرت زہیر بن صرد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور سے یوں فریاد کی۔

اُمْـنُنْ عَلَـیْنَا یَارَسُوْلَ اللّٰہِ فِیْ کَرَمٍ ٭ فَاِنَّكَ الْمَرْءُ نَرْجُوْهُ وَنَدَّخِرُ

اُمْـنُنْ عَلٰی بَیْضَـةٍ قَدْعَاقَهَاقَدَرٌ ٭ مُشَتَّتٌ شَمْلُهَا فِیْ دَهْرِهَا غِیَرُ

(الامن والعلیٰ ص ۶۸)

یارسُول اللہ! ہم پر احسان فرمایئے اپنے کرم سے کہ حضور ہی وہ مرد کامل و جامع فواضل و محاسن شمائل ہیں جس سے ہم اُمید کریں اور جسے وقتِ مصیبت کے لئے ذخیرہ بنائیں۔ احسان فرمایئے اس خاندان پر کہ

Marfat.com

تقدیر جس کی آڑے آئے اس کی جماعت تتر بتر ہو گئی۔

اِنْ لَّمْ تَدَارِكْهُمْ نَعْمَاءُ تَنْتَشِرُهَا ۞ يَا اَرْجَعَ النَّاسِ حُلْمًا حِيْنَ يَعْتَبِرُ

اگر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نعمتیں جنہیں حضور نے عام فرمادیا ہے ان کی مدد کو نہ پہنچیں تو ان کا کہیں ٹھکانہ نہیں۔ اے آزمائش کے وقت زیادہ عقل رکھنے والے "

غور کا مقام ہے کہ آسمان ہدایت کے روشن ستارے صحابہ کرام علیہم الرضوان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو "یا" حرف نداء سے پکارتے ہیں حضور کو مصیبت زدوں کے لئے محفوظ جائے پناہ، محتاجوں کو عطا فرمانے والے۔ بحر مواج کی مانند سخاوت فرمانے والے، مایوس پریشان حال والوں کے لئے امید گاہ کہکر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے استمداد و استعانت کرتے ہیں باطل اور اسلام دشمنوں کے لئے حضور کو ہندی فولاد کی تیز تلوار سے زیادہ تیز، زیادہ کاٹ دار شمشیر بے نیام کہتے ہیں۔ حضور ان کے ان عقائد کی تردید نہیں کرتے شرک قرار نہیں دیتے۔ ان کو ان عقائد سے باز رہنے کی تلقین نہیں فرماتے بلکہ ان عقائد کو شرف قبولیت بخشتے ہیں۔ ان کو انعامات سے نوازتے ہیں تو نجدی سعودی وہابیوں کو کیا حق پہنچتا ہے کہ وہ قرآن کی تفسیر کے نام پر قرآن وحدیث میں تحریف کر کے ان عقائد کو شرک و کفر قرار دیں۔ ؟

Marfat.com

ما انا علیہ واصحابی کا مظاہرہ

اللہ تعالیٰ کے محبوب دانائے غیوب صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کے ارشاد کے مطابق کہ وہی جنّت میں جائے گا جو میرے اور میرے اصحاب کے طریقہ پر چلے گا۔ اس سلسلہ میں صحابہ کرام علیہم الرضوان اور سرکارِ دو عالم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کے طریقہ کو واضح کرنے والے بہت سے واقعات لکھے جا چکے ہیں اب فقیر ایسے ہی چند واقعات مزید درج ذیل کر رہا ہے تاکہ نجدی سعودی وہابی کی تفسیر قرآن کی آڑ میں کی گئی تحریف قرآن وحدیث کی مکمل طور پر نقاب کشائی ہو جائے۔ اور صراطِ مستقیم کی پہچان میں کوئی کسر باقی نہ رہ جائے۔ مسلمان ان کے مکر و فریب سے بچ رہیں۔

صحابیٔ رسول نے حضور کی بارگاہ میں ان عقائد کا اظہار کیا اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسّلام نے قبولیت بخشی

حضرت سواد بن قارب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قصیدہ جس کو محدّث طبرانی نے "معجم کبیر" میں اور محدّث امام بیہقی نے "دلائل النبوۃ" اور محدّث ابن عبد البر نے "استیعاب" میں نقل کیا ہے۔ رحمتہ اللہ علیہم اجمعین۔

انہوں نے یہ قصیدہ رسول اللہ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کے سامنے پڑھ کر

Marfat.com

سُنایا تھا اس کے چند اشعار درج ہیں۔

فَاَشْهَدُ اَنَّ اللّٰهَ لَارَبَّ غَیْرُهٗ ٭ وَاَنَّكَ مَاْمُوْنٌ عَلٰی كُلِّ غَائِبٖ

وَاَنَّكَ اَدْنَی الْمُرْسَلِیْنَ وَسِیْلَةً ٭ اِلَی اللّٰهِ یَا ابْنَ الْاَكْرَمِیْنَ الْاَطَائِبٖ

میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی پروردگار نہیں اور اس امر کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو ہر غیب پر امین بنایا ہے۔ اے کریم ترین اور پاکیزہ ترین ہستیوں کے لختِ جگر اور نورِ نظر آپ اللہ تعالیٰ کی جنابِ پاک میں سب انبیاء و مرسلین کی نسبت اقرب و اقدم وسیلہ ہیں۔

فَمُرْنَا بِمَا یَاْتِیْكَ یَا خَیْرَ مُرْسَلٍ ٭ وَاِنْ كَانَ فِیْمَا فِیْهِ شَیْبُ الذَّوَائِبٖ

لہٰذا ہمیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل ہونے والے احکام کا امر فرمائیں اے سب رسولوں سے بہتر و برتر اگرچہ ان نازل شدہ احکام کے ساتھ مکلف ہونے میں اس قدر محنت و مشقت ہی کیوں نہ ہو جو بڑھاپے کی حدود تک پہنچا دے۔

وَكُنْ لِیْ شَفِیْعًا یَوْمَ لَاذُوْ شَفَاعَةٍ ٭ بِمُغْنٍ عَنْ سَوَادِ ابْنِ قَارِبٖ

اور اس دن مجھے اپنی شفاعت سے محروم نہ کرنا جس دن کوئی شفاعت کرنے والا سواد ابن قارب کو ذرہ بھر فائدہ نہ پہنچا سکے گا۔

سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان اشعار کو سُنا جن میں آپ کو ہر غیب پر امین اور اقرب و اقدم وسیلہ بیان کیا گیا ہے۔ اور کُنْ لِیْ شَفِیْعًا عرض کیا گیا اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان باتوں کو توحید کے منافی اور

Marfat.com

شرک وکفر بتا کر ان عقائد سے منع نہ فرمایا بلکہ ان پر مُہر تصدیق ثبت کر دی کہ یہی عقائد توحید ایمانی و رحمانی ہیں لیکن نجدی سعودی وہابی تفسیر قرآن کے نام سے جو مجموعۂ تحریف و ضلالت ہے۔ مختلف زبانوں میں چھپوا کر مفت تقسیم کر رہے ہیں اس میں بتوں کی تردید میں نازل شدہ آیات کو انبیاء و اولیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہم و رحمۃ اللہ علیہم پر چسپاں کر کے ان عقائد کو شرکِ صریح اور کفر قرار دیا گیا ہے اس سے صاف ظاہر ہے کہ یہ بدبخت۔ صراطِ مستقیم یعنی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور صحابہ کرام علیہم الرضوان کے طریق۔ سیدھی راہ سے ہٹے ہوئے اُمتِ محمدیہ علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام سے کٹے ہوئے ہیں توحید شیطانی کی راہ پر چل رہے ہیں اور مسلمانوں کو بھی صراطِ مستقیم سے ہٹا کر جہنمی بنانے کی کوشش کر رہے ہیں۔

اللّٰھم احفظنا من شرور النجدیۃ السعودیۃ وھابیۃ

آمین۔

رسول اللہ کے پیارے صحابی حسّان بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مقبول بارگاہ رسالت قصیدہ مبارک

حضرت حسان رضی اللہ تعالیٰ نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سامنے یہ قصیدہ پڑھ کر سنایا ہے

Marfat.com

یارکن معتمد وعصمۃ لائذ ※ وملاذ منتجع وجار مجاور

یامن تخیرہ الإلٰہ لخلقہ ※ فحباہ بالخلق الزکی الطاہر

انت النبی وخیر عصبۃ آدم ※ یامن یجود کفیض بحر زاخر

میکال معک وجبرئیل کلاھما ※ مدد لنصرک من عزیز قادر

("الاصابہ" جلد اول ص ۲۶۴) اور "الروض الانف" ص ۹۱)

حضرت حسان رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو مخاطب کرتے ہوئے عرض کرتے ہیں۔ اے معتمد سہارے اور اے ہماری وہ محفوظ جائے پناہ جہاں آدمی کو محفوظ جائے پناہ مل سکے۔ اے وہ ہستی جسے اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق کے لئے منتخب فرمایا پھر اس ہستی سے اپنی برگزیدہ و پاکیزہ مخلوق میں سب سے زیادہ محبت فرمائی۔ آپ غیب کی خبریں دینے والے اور اولادِ آدم علیہ السلام میں سب سے اچھے ہیں۔ اے وہ جو ٹھاٹھیں مارتے ہوئے سمندر کی مانند سخاوت فرماتے ہیں۔ میکائیل اور جبرئیل علیہما السلام دونوں آپ کی مدد میں ہیں غالب قدرت (اللہ تعالیٰ) کی طرف سے"۔

حضرت حسان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اشعار نعتیہ سُن کر نہایت خوش ہو کر حضور سرکارِ دوعالم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یوں دعا فرمایا کرتے تھے۔ "اَللّٰھُمَّ اَیِّدْہُ بِرُوحِ الْقُدُسِ" یا اللہ! حسان کی روح القدس سے مدد فرما"۔

Marfat.com

استغاثہ واستمداد نداء غائبانہ

یارسُولَ اللّٰہ اَلمَدَد

حضرت ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے "قنسرین" سے حضرت کعب بن ضمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ایک ہزار سوار دے کر فتح "حلب" کے لئے روانہ کیا اور فرمایا میں بھی تمہارے پیچھے چلا آرہا ہوں"۔ ادھر "یوقنا" حاکم حلب کو جاسوسوں سے خبر ملی کہ عرب ایک ہزار کے لشکر سے حلب فتح کرنے آرہے ہیں اور شہر سے چھ میل دور رہ گئے ہیں"۔ یوقنا نے اپنے آدھے لشکر کو ساتھ لیا اور آدھا لشکر پیچھے مقرر کیا اور مقابلے کے لئے آیا۔ حضرت کعب نے فرمایا "میرے اندازے کے مطابق دشمن کا لشکر پانچ ہزار ہے۔ جس سے ہمارا مقابلہ ہے"۔ لڑائی شروع ہوئی تو دشمن کے پاؤں اکھڑنے لگے اور مسلمانوں کو فتح کا یقین ہوگیا مگر اسی وقت یوقنا کا باقی نصف لشکر بھی آپڑا جس سے کچھ مسلمان گھبرا گئے۔ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ صورت حال دیکھ کر پکارنا شروع کیا۔ "یامُحمّدُ۔ یامُحمّدُ یانَصرَاللّٰہِ اِنزِل مُعَاشِرَالمُسلِمِینَ اُثبُتُوا اِنَّمَا ھِیَ سَاعَۃٌ وَّیَأتِی النَّصرُ وَاَنتُمُ الاَعلَونَ۔ اور مسلمان فتح یاب ہوگئے۔

(فتوح الشام مطبوعہ مصر ص ۱۵۱ ج اول)

Marfat.com

اے محمد۔ اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اے اللہ کی مدد نازل ہو جا۔ اے مسلمانو! ثابت قدم رہو یہ محض ایک ساعت کی آزمائش ہے۔ مدد آرہی ہے اور تم فتحیاب ہو" "تاریخ ابن جریر" میں بالصراحت مذکور ہے کہ صحابہ کرام علیہم الرضوان کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد یہ شعار تھا کہ جنگوں لڑائیوں میں یا محمد پکارا کرتے تھے۔

ان الصحابة بعد موت رسول الله صلى الله عليه وسلم كان شعارهم في الحروب يا محمد۔ (تاریخ ابن جریر)

حضور نے ہاتھ کی انگلیوں سے پانی کے چشمے بہا دیئے

عن جابر قال عطش الناس يوم الحديبية ورسول الله صلى الله عليه وسلم بين يديه ركوة فتوضأ منها ثم اقبل الناس نحوه قالوا ليس عندنا ماء نتوضأ به ونشرب الا ما في ركوتك فوضع النبي صلى الله تعالى عليه وسلم يده في الركوة فجعل الماء يفور بين اصابعه كامثال العيون قال فشربنا وتوضأنا قيل لجابر كم كنتم قال لو كنا مائة الف

Marfat.com

لکفانا کنا خمس عشرۃ مائۃ۔ (صحیح بخاری جلد ۲ صفحہ ۱۷۱)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں "حدیبیہ" میں لوگ پیاس کے مارے تنگ ہو گئے اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سامنے چمڑے کے ایک چھوٹے سے ڈول میں پانی تھا۔ آپ نے اس سے وضو کیا لوگ ہر طرف سے دوڑ کر حضور کے سامنے کھڑے ہو گئے اور عرض کی "

یا رسول اللہ! ہمارے نہ وضو کے لئے پانی ہے نہ پینے کے لئے۔ تمام لشکر میں یہی پانی تھا جو آپ کے وضو کے کام آیا " یہ سن کر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسی برتن میں اپنا ہاتھ رکھ دیا تو پانی آپ کی انگلیوں میں سے چشموں کی طرح پھوٹنے لگا۔ فرمایا۔ پس ہم نے اس پانی سے پیا اور وضو بھی کر لیا۔ حضرت جابر سے کہا گیا کہ تم کتنے تھے؟ فرمایا اگر ہم ایک لاکھ بھی ہوتے تو ہم کو کافی ہوتا ہم پندرہ سو تھے "

نابینا صحابی کو بینائی عطا فرمائی

حضرت حبیب بن فدیک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے والد (اسّی ۸۰) سال کے تھے اور بالکل نابینا ہو گئے تھے۔ انّ اباہُ خرج بہ الی رسول اللّٰہ صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم اپنے بیٹے کے ہمراہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو گئے۔ اور عرض کی۔ یا رسول اللہ میری آنکھیں بالکل ٹھیک تھیں مگر ایک دن سانپ کے انڈے پر میرا پاؤں جا پڑا تو اسی وقت

Marfat.com

میری دونوں آنکھیں اندھی ہوگئیں۔ فَنَفَثَ رَسُولُ اللّٰہِ صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلّم فی عَیْنَیْہِ فَاَبْصَرَ وَھُوَ یدخل الخیط فی الاِبْرَۃِ۔ (حجۃ اللہ علی العالمین ص۴۲۴) رسول اللہ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم نے اس کی دونوں آنکھوں میں دم فرمایا تو اس کی دونوں آنکھیں بینا ہوگئیں اور وہ سوئی میں دھاگہ ڈال لیتے تھے۔

قدرتِ تصرّف۔ کھجور کی لکڑی فولادی تلوار بن گئی

انکسر سیف سلمۃ بن اسلم بن حریش یوم بدر فبقی اعزل الاسلاح معہ اعطاہ رسول اللّٰہ صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم قضیباً کان فی یدہٖ من عراجین بن طاب فقال اضرب بہٖ فاذا ھو سیف جیّد فلم یزل عندہٗ۔ (حجۃ اللہ علی العالمین ص۴۳۲ بحوالہ ص۴۳۱)

جنگ بدر میں حضرت سلمہ بن اسلم بن حریش رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تلوار ٹوٹ گئی اور وہ غیر مسلّح خالی ہاتھ رہ گئے رسول اللہ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم نے وہ تازیانہ کھجور کی لکڑی کا جو آپ کے ہاتھ میں تھا اسے دے کر فرمایا "اس سے وار کر" سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دیکھا کہ وہ ایک اعلیٰ قسم کی فولادی تلوار ہے وہ تلوار عمر بھر ان کے پاس رہی۔"

ع اندھے نجدی دیکھ لے قدرت رسول اللہ کی

Marfat.com

ایسا ہی ایک اور واقعہ: ان عبد اللّٰه بن جحش رضی اللّٰه تعالیٰ عنه جاء النبی صلّی اللّٰه تعالیٰ علیه وسلّم یَوْمَ اُحُدٍ وقد ذهب سیفه فاعطاه النبی صلّی اللّٰه تعالیٰ علیه وسلّم عسیبًا من نخل فرجع فی ید عبد اللّٰه سَیْفًا۔ (حجۃ اللہ علی العالمین ص۴۳۱)

حضرت عبداللہ بن جحش رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تلوار جنگِ اُحد میں ٹوٹ گئی اور نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو حضور نے کھجور کی ایک شاخ اپنے ہاتھ سے ان کے ہاتھ میں پکڑا دی۔ انہوں نے وہ ٹہنی پکڑی تو وہ ایک عمدہ تلوار تھی۔

آنکھ والا تیرے جوبن کا تماشہ دیکھے
دیدۂ کور کو کیا آئے نظر کیا دیکھے

رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم کا وہابیت کُش فرمان

جو ہماری پناہ میں آئے اللہ تعالیٰ نے اس کیلئے امان رکھی ہے جو ہمارے حُضور التجا لائے وہ نامُراد نہیں رہتا

ابن ماجہ رحمتہ اللہ علیہ حضرت تمیم داری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت

Marfat.com

فرماتے ہیں۔ قال کُنّا جُلوساً عِندَ رسول اللّٰہ صلّی اللّٰہ تعالیٰ

علیہ وسلّم اِذْ اَقْبَلَ بَعِیْرٌ تَعْدُو احتّٰی وَقَفَ علیٰ ھٰمَّۃَ رسولِ

اللّٰہ صلّی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلّم فقال رسول اللّٰہ صلّی اللّٰہ تعالیٰ

علیہ وسلم ایھا البعیر امکن نان تلک صادقاً فلک صدقک

وان تلک کاذباً فعلیک کذبک مع اَنّ اللّٰہ تعالیٰ قَدْ اَمّن

عائذ نا ولیس بخائبٍ لائِذُ نا فقنا یا رسول اللّٰہ ما یقول ھٰذا

البعیر فقال ھٰذا بعیرٌ ھَمَّ اَھْلُہٗ بِنَحْرِہٖ واَکْل لحُمِہٖ فھرب

منھم واستغاثَ بِنَبِیّکُمْ فبینا نَحْنُ کذالک اذا قبل صاحبہٗ

اوقال اصحابہٗ یتعادون فلمّا نظر الیھم البَعیر عاد اِلیٰ ھامّۃ

رسول اللّٰہ صلّی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلّم فَلَاذَ بِھا فقالوا یا رسول

اللّٰہ ھٰذا البعیر ناھرب منذ ثلاثۃ ایّامٍ فَلَمْ فَلُتَہٗ اِلّا

بین یدیک فقال صلّی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلّم اَمَا انّما یشکو

اِلیّ فَبِئْسَتِ الشکایۃُ فقالوا یا رسول اللّٰہ ما یقول قال یقول

اِنّہٗ رَبّیَ فی اَمْنِکُمْ اَحْوالاً وکنتم تحملون علیہ فی الصَّیْفِ

الی مواضع الکلاءِ فاذا کان الشّتآءُ رَحَلْتُمْ اِلیٰ موضع الدّفاء

فلمّا کبر استخفلتم فرزقکم اللّٰہ تعالیٰ اِبلاً سائمۃ فلمّا

ادرکتہٗ ھٰذہ السّنۃ الخصیبۃ ھممتم بذبحہٖ واکل لحمہٖ

فقالو واللّٰہ کان ذالک یا رسول اللّٰہ فقال صلّی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلّم

Marfat.com

ما هٰذا الجزاء المملوك الصالح من مواليه قالوا یا رسول الله

فانا لا نبیعه ولا ننحره فقال صلّی الله تعالیٰ علیه وسلّم کَذَبْتُم

قد استغاث بکم فلم تغیثوه وانا اولی بالرّحمة منکم فانّ

نزع الرحمة من قلوب المنافقین واسکنها فی قلوب

المؤمنین فاشتراه صلّی الله تعالیٰ علیه وسلّم منهم بِمِائَةِ

درهم وقال یا ایّها البعیر انطلق فانت حُرٌّ لِوَجْهِ اللهِ تعالیٰ

فرغیٰ علیٰ هامة رسول الله صلّی الله تعالیٰ علیه وسلّم فقال

صلّی الله تعالیٰ علیه وسلّم آمین ثمّ رغیٰ فقال آمین ثم رغیٰ

فقال آمین ثم الرغیٰ الرابعةِ فبکی النبّی صلّی الله تعالیٰ علیه وسلم

فقلنا یا رسول الله ما یقول هٰذ البعیر قال جزاک الله

ایّها النبی عن الاسلام والقرآن خیراً فقلت آمین ثمّ قال

سکّن الله رُعْبَ اُمّتِکَ من اعدائها یوم القیٰمة کما سَکّنْتَ

رُعْبِی فقلت آمین ثمّ قال حقَنَ الله دِماءَ اُمّتِکَ مِن

اعدائها کما حقنت دَمِی فقلت آمین ثمّ قال لَاَجْعَلَ اللهُ

بأسَ امّتک بینها فبَکَیْتُ فَاِنَّ هٰذِهِ الخصال سَاَلْتُ ربّی

فَاَعطانیها وَمَنَعَنِی هٰذِهِ وَاَخبرنی جبریل علیه السلامُ

عن الله عزّوجلّ اَنّ فناء اُمّتی بالسّیف جری القلم بما هو

کائن کما اَوْرَدَهٗ عازیًا لهٗ الامام الحافظ زکی الدین عبدُالعظیم

Marfat.com

المنذریؒ رحمتہ اللہ تعالیٰ فی کتاب الترغیب والترہیب۔"
یعنی ہم خدمت اقدس حضور سیّد عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں حاضر ہوئے ناگاہ ایک اونٹ دوڑتا آیا یہاں تک کہ حضور کے سر مبارک کے قریب آکر کھڑا ہوا حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اے اونٹ ٹھہر اگر تو سچا ہے تو تیرے سچ کا پھل تیرے لئے ہے اور جھوٹا ہے تو تیرے جھوٹ کا وبال تجھ پر ہے اس کے ساتھ یہ بات بیشک کہ جو ہماری پناہ میں آئے اللہ تعالیٰ نے اس کے لئے امان رکھی ہے اور جو ہمارے حضور التجا لائے وہ نامرادی سے بَری ہے صحابہ نے عرض کی یارسول اللہ یہ اونٹ کیا عرض کرتا ہے فرمایا اس کے مالکوں نے اسے حلال کر کے کھا لینا چاہا تھا یہ ان کے پاس سے بھاگ آیا اور تمہارے نبی کے حضور فریاد لایا ہم یوں ہی بیٹھے تھے کہ اتنے میں اس کا مالک یا کہا اُس کے مالک کے لوگ دوڑتے آئے۔ اُونٹ نے جب انہیں دیکھا پھر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سر انور کے پاس آگیا اور حضور کی پناہ پکڑی اس کے مالکوں نے عرض کی یارسُول اللہ ہمارا اونٹ تین دن سے بھاگا ہوا ہے۔ آج حضور کے پاس ملا ہے۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا سُنتے ہو اس نے میرے حضور نالش کی ہے اور بہت ہی بُری نالش ہے وہ بولے یا رسُول اللہ یہ کیا کہتا ہے۔ فرمایا یہ کہتا ہے کہ وہ برسوں تمہاری اماں میں پلا گرمی میں اس پر اسباب لاد کر سبزہ ملنے کی جگہ تک جاتے اور جاڑے میں گرم مقام تک کوچ

Marfat.com

کرتے جب وہ بڑا ہوا تو تم نے اُسے سانڈ بنا لیا اللہ تعالیٰ نے اس کے نطفے سے تمہارے بہت اونٹ کر دیئے جو چرتے پھرتے ہیں اب جو اُسے یہ شاداب برس آیا تم نے اسے ذبح کر کے کھا لینا چاہا وہ بولے یارسول اللہ خدا کی قسم یونہی ہوا حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا نیک مملوک کا بدلہ اس کے مالکوں کی طرف سے یہ نہیں ہے وہ بولے یارسول اللہ تو ہم اسے نہ بیچیں گے نہ ذبح کریں گے فرمایا غلط کہتے ہو اس نے تم سے فریاد کی تو تم اس کی فریاد کو نہ پہنچے اور میں تم سے زیادہ اس کا مستحق و لائق ہوں کہ فریادی پر رحم فرماؤں اللہ عزّوجل نے منافقوں کے دلوں سے رحمت نکال لی اور ایمان والوں کے دلوں میں رکھی ہے۔ پس حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وہ اونٹ ان سے سو روپے کا خرید لیا اور اس سے ارشاد فرمایا۔ اے اونٹ چلا جا کہ تو اللہ عزّوجل کے لئے آزاد ہے یہ سن کر اس نے سر اقدس پر اپنی بولی میں کچھ آواز کی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے آمین کہی اس نے دوبارہ آواز کی حضور نے پھر آمین کہی اُس نے سہ بارہ عرض کی حضور نے پھر آمین کہی اُس نے چوتھی بار کچھ آواز کی اس پر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے گریہ فرمایا صحابہ نے عرض کی یارسول اللہ! یہ کیا کہتا ہے فرمایا اس نے کہا اے نبی اللہ عزّوجل حضور کو اسلام و قرآن کی طرف سے بہتر جزا عطا فرمائے میں نے کہا آمین۔ پھر اس نے کہا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن حضور کی اُمت سے خوف دور کرے جس طرح حضور نے میرا خوف

Marfat.com

دور کیا میں نے کہا آمین پھر اس نے کہا اللہ جل وعلا حضور کی اُمت کے خون اُن کے دشمنوں کے ہاتھوں سے محفوظ رکھے (کہ کفار کبھی انہیں استیصال نہ کرسکیں) جیسا حضور نے میرا خون بچایا میں نے کہا۔ آمین۔ پھر اس نے کہا اللہ سبحانہٗ اُمتِ والا کی سختی ان کے آپس نہ رکھے (باہمی خونریزی سے دُور رہیں) اس پر میں نے گریہ فرمایا کہ یہ سب مرادیں میں اپنے رب عزّوجل سے مانگ چکا اور اس نے مجھے عطا فرمادیں مگر یہ پچھلی منع فرمائی اور مجھے جبریل امین علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اللہ عزّوجلّ کی طرف سے خبر دی کہ میری اُمت کی فنا تلوار سے ہے قلم چل چکا شدنی پر "

حضور کے اس ارشاد سے کہ فرمایا جو ہماری پناہ لے اللہ عزّوجل اُسے اماں دیتا ہے اور جو ہم التجا کرے نامراد نہیں رہتا " ثابت ہوا کہ سرکار دو عالم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم ساری مخلوق کے لئے جائے پناہ ہیں۔ سب کے حاجت روا ہیں اور دافع البلاء ہیں۔ حضور صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم سے فریاد و استغاثہ توحید اسلامی رحمانی کے عین مطابق ہے۔ اس عقیدہ پر اجماع اُمت ہے۔ لیکن توحید شیطانی کے پرستار نجدی وہابی اس کے مُنکر ہیں اس عقیدہ کو شرک قرار دیتے ہیں۔ اس سے ثابت ہوتا ہے۔ نجدی وہابی اللہ عزّوجل ورسول اللہ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کے احکام کی تردید کر کے صراط مستقیم۔ راہِ ایمان سے ہٹ چکے ہیں اُمت محمدیہ سے کٹ چکے ہیں۔ جہنمی بن چکے ہیں۔ اللہ تعالیٰ تفسیر نجدیہ سعودیہ وہابیہ میں کی گئی تحریفات سے مسلمانوں کو محفوظ رکھے۔ آمین

Marfat.com

بجاہِ رحمۃ للعالمین سید الانبیاء والمرسلین محبوب رب العالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وعلماء امتہ واولیاء ملتہ وعلینا معھم اجمعین۔

آمین ثمہ آمین

حرفِ آخر

بفضلہ تعالیٰ وبفضل رسولہ الاعلیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلّم مسئلہ توسّل واستمداد واستعانت قرآن مجید وحدیث شریف سے احسن واکمل طور پر اظہر من الشمس ہوکر پایۂ تکمیل تک پہنچا تفسیر نجدیہ سعودیہ وہابیہ میں از اوّل تا آخر اس مسئلہ میں جو تحریفات اور غلط بیانیاں کر کے مسلمانوں کو گمراہ کر دینے کی مذموم وملعون حرکتیں کی گئی ہیں ان سب کی تردید ہو چکی۔ فالحمدللہ علیٰ ذالک۔ ذیل میں بطور تتمہ تبرّکاً وتیمّناً اس مسئلہ پر۔

شیخ المحدّثین پاک وہند شیخ محقق شاہ عبدالحق محدّث دہلوی قدس سرہٗ کا محققانہ محاکمہ

درج کیا جاتا ہے جو حرفِ آخر کا مقام رکھتا ہے۔ وھو ھذا۔

یہ بات ٹھہری ہوئی ہے کہ ان چاروں مواطن۔ (۱) حضور علیہ الصلوٰۃ والسّلام

Marfat.com

کی دنیا میں تشریف آوری سے قبل۔ (۲) حضور کی حین حیاتِ ظاہری میں۔
(۳) حضور کی رحلت کے بعد قیام بہ عالم برزخ کے زمانہ میں اور (۴) (روزِ قیامت)
میں پہلا موطن اس جناب عالم و عالمیان صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم سے خاص ہے
یعنی جیساکہ توسّل کیا گیا آپ کی روح مبارک کے ساتھ قبل آپ کے خلعتِ
جسمانی پہننے کے اور کسی نبی یا ولی کی روح کے ساتھ وقوع میں نہیں آیا۔
اور کوئی نبی یا ولی اس منقبت عظمیٰ میں آپ کے ساتھ شریک نہیں اور نہ وارد
ہونا نص کا حضرت صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کے سوا اس باب میں کفایت کرتا ہے۔
مگر توسّل اس جناب کے ساتھ نشاۃِ حیاتِ دنیا میں ظاہر ہے کہ آپ کے
خصائص سے نہیں ہے بلکہ آپ کے تابعین کو بھی جو آپ کے شرفِ اتباع
اور شرفِ قرابت سے مشرّف ہیں ثابت ہے اور ثبوت کرامات اور تصرّفات
غیر متناہیہ ان حضرات کا مکونات میں اس مطلب کے اثبات میں کافی ہے
اور توسّل عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا حضرت عباس بن عبد المطلب
رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ قضیہ طلب باراں میں بھی ظاہر ہوتا ہے اور کسی عالم
کا اس میں خلافِ معمول متحقق نہیں ہے اور اسی طرح توسّل اور طلب مدد بہ وسیلہ
شفاعت قیامت کے دن انبیاء اور اولیائے امت کو بھی جائز ہے چنانچہ عقائد
کی کتابوں میں موجود ہے۔ اب رہا تبرّک و توسّل عالم برزخ اور موطن قبر
میں وہ بھی حضرات انبیائے کرام علیہم الصّلوٰۃ والسّلام کے ساتھ خاص نہیں بلکہ
اولیاء و صلحائے امّت کے ساتھ جائز ہے۔ اس جہت سے کہ حالتِ حیات

Marfat.com

ہیں تو جوازِ توسّل عام ہے اور یہ ٹھہرا ہوا ہے کہ بعد موت کے روحِ میت باقی رہتی ہے اور بہ سبب ایمان و عمل صالح و شرف اتباع حضرت سید الرسل صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس کو شعور و ادراک و قُرب و منزلت خدا تعالیٰ کے نزدیک حاصل ہے تو بعد مرنے کے بھی ان کے ساتھ توسّل کرنے سے کوئی چیز مانع نہیں ساتھ اس کے کہ حقیقتِ معنے توسّل و استمداد کے سوال و دعا ہے۔ جنابِ باری سے بہ واسطہ اس سے محبت و اکرام کے جو اس بندۂ خاص کے ساتھ رکھتا ہے یا اس بندہ کی روح سے طلب و التماس ہے اس بات کی کہ حضرت حق تعالیٰ و تقدس کی جناب میں بہ وسیلہ اپنے قُرب و کرامت کے ہمارے واسطے یہ دعا کرے اور اس میں نص صریح کے وارد ہونے کی حاجت نہیں کیونکہ جس کو وسیلہ ٹھہرایا ہے اس کی ذات باقی ہے بخلاف پہلے موطن کے بلکہ نہ وارد ہونا نص کا اس کے منع پر کافی ہے ہاں اگر کوئی دلیل قاطع قائم ہو اس بات پر کہ سوائے انبیائے کرام علیہم السلام کے اور کسی کے ساتھ توسّل کرنا درست نہیں تو البتہ منع کرنا درست ہوگا اور ظاہر یہ ہے کہ کوئی دلیل نہیں ہے"

(جذب القلوب)

شیخ المحققین شاہ عبدالحق محدث دہلوی قدسنا اللہ باسرارہ العزیز کے محاکمہ سے معلوم ہوا کہ انبیاء و اولیاء سے توسّل و استمداد کے جواز پر تمام علمائے اُمت متفق ہیں اور حضور سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور اولیاء کے مزارات مقدسہ پر حاضر ہو کر فیوض و برکات حاصل کرنا اور ان کی خدمت میں

Marfat.com

یوں عرض کرنا کہ ہماری حاجت روائی اللہ سے کروادیں ہماری مشکل کشائی کے لئے اللہ تعالیٰ کی بارگاہِ عالیہ میں شفاعت فرمائیں بلاخلاف جائز و مستحسن ہے اور اس کے ممنوع ہونے پر قرآن وحدیث سے کوئی دلیل ثابت نہیں۔

نیز اُمّ المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی مندرجہ ذیل حدیث کے تحت شیخ محقق شاہ عبدالحق محدّث دہلوی شرح مشکوٰۃ اشعۃ اللمعات میں فرماتے ہیں۔

عن عائشہ رضی اللہ عنہا قالت کنت ادخل بیت الذی فیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گفت عائشہ بودم من کہ مے درآمدم خانۂ خود راکہ دروے مدفون بود پیغمبر خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وابوبکر نیز مدفون شدہ بود دروے۔ وانی واضع ثوبی۔ وحال آنکہ من نہندہ وافگندہ بودم جامۂ خود را یعنی رداء را از بدن واقول انما ھو زوجی وابی ومیگفتم بدلِ خود آیا اگرمے پرسید ندازاں کسے نیست مدفون مگر شوہر من کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم است و پدرِ من کہ ابوبکر است رضی اللہ عنہ فلما دُفِنَ عُمَرُ پس ہرگاہ کہ دفن کردہ شد عمر رضی اللہ عنہ فَوَاللّٰہِ مَا دَخَلْتُہٗ اَنَا وَاَنَا مشدودۃ علی ثیابی۔ پس بخدا سوگند درآمدم آں خانہ را مگر آنکہ من بستہ شدہ است برمن جامہ ہائے من۔ حیاءً مِّنْ عُمَرَ۔ از جہت شرم داشتن از عمر کہ بیگانہ بود۔ (رواہ احمد)

Marfat.com

Marfat.com

کی زیارت کرنے والا جس قدر ادب واحترام کرنے والا ہوتا ہے اسی قدر اصحاب قبور اولیاء اللہ کی مدد اس زیارت کرنے والے کو پہنچتی ہے "
(اشعۃ اللمعات شرح مشکوٰۃ کتاب الجنائز باب زیارت القبو فصل سوم)

نیز شیخ محقق عبدالحق محدّث دہلوی قدس سرہ العزیز فرماتے ہیں مشائخ عظام میں سے ایک (شیخ سیدی علی قرشی قدس سرہٗ کمافی البھجۃ) نے فرمایا ہے کہ بزرگوں میں سے میں نے چار بزرگوں کو دیکھا ہے کہ وہ جس طرح دنیوی زندگی میں تصرف کیا کرتے تھے اسی طرح اپنی قبروں میں ہوتے ہوئے تصرف فرماتے ہیں بلکہ دنیاوی زندگی سے بڑھ کر قبروں میں رہ کر تصرف فرما رہے ہیں ان میں سے ایک شیخ معروف کرخی علیہ الرحمۃ اور دوسرے سیّدنا شیخ عبدالقادر جیلانی علیہ الرحمۃ ہیں ان کے علاوہ دو دوسرے بزرگوں کا نام لیا۔ (بھجۃ الاسرار میں دوکس دیگر یہ بیان کئے گئے ہیں۔ ۱۔حضرت شیخ عقیل منبجی اور ۔ ۲۔حضرت شیخ محمد بن قیس حرانی۔قدس اللہ تعالیٰ اسرارہما) اس سے یہ مقصد نہیں کہ ان چار بزرگوں کے علاوہ اور دوسرے اہل قبور تصرف نہیں فرماتے بلکہ جو کچھ اس بزرگ نے دیکھا اور پایا وہ بیان کیا ہے اور سیّدی احمد بن مرزوق رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جو کہ دیار مغرب کے بڑے عظیم فقہاء علماء و مشائخ سے ہیں۔

انہوں نے فرمایا " ایک دن شیخ ابوالعباس حضرمی علیہ الرحمۃ نے مجھ سے پوچھا کہ " زندہ ولی کی مدد قوی ہے یا مُردہ کی " ؟ میں نے کہا ایک گروہ کا کہنا ہے کہ زندہ کی امداد قوی ہے اور میں کہتا ہوں کہ ولی اللہ اس

Marfat.com

جہان سے انتقال کے بعد زیادہ قوی امداد کرتا ہے" تو میرے اس جواب پر شیخ نے فرمایا "ہاں ٹھیک ہے اس لئے کہ دنیا سے انتقال کے بعد ولی اللہ حضوری وبساطِ حق تعالیٰ میں ہوتا ہے" اور اس سلسلے میں بزرگانِ دین کی اتنی کثیر روایات ہیں۔ جو حد و حساب سے باہر ہیں اور قرآن و حدیث اور ارشادات بزرگانِ دین میں ایسی کوئی دلیل نہیں ملتی جو اہلِ قبور سے مدد طلب کرنے کو ناجائز قرار دے اور اس مسئلہ کو ردّ کرے اور قرآن مجید کی آیات اور احادیث کی رُو سے یہ بات تحقیق کے ساتھ ثابت ہے کہ رُوح باقی ہے۔ (وفات سے رُوح فنا نہیں ہو جاتی) اور یہ ثابت ہے کہ رُوح کو قبر کی زیارت کرنے والوں کے حالات کا علم و شعور ہوتا ہے اور ارواحِ کاملین کا اللہ تعالیٰ کے مقامِ قُرب میں ہونا ثابت ہے جس طرح کہ یہ اولیاء اللہ دنیاوی زندگی میں تھے بلکہ ان کو دنیاوی زندگی سے زیادہ مقاماتِ قُربِ الٰہی وفات کے بعد حاصل ہیں اور یہ بھی ثابت ہے کہ اولیاء اللہ کو دنیا کے ہر حصہ میں تصرف کی قدرت حاصل ہے اور تصرف کی طاقت دنیاوی زندگی میں بھی ان کے جسموں کو نہیں بلکہ ان کی روحوں کو حاصل ہوتی ہے اور وفات کے بعد روح فنا نہیں ہوتی بلکہ روح باقی ہے تو ثابت ہوا کہ وفات کے بعد بھی اولیاء اللہ کی ارواح کو طاقت و قدرت حاصل ہے۔ اور یاد رہے کہ اللہ تعالیٰ عزّوجل کے علاوہ اور کوئی بھی متصرف حقیقی نہیں ہے بلکہ اولیاء اللہ کی قدرت تصرف بعطائے الٰہی ہے اور سب کچھ اسی کی قدرت سے ہے اور یہ اولیاء اللہ اپنی

Marfat.com

دنیوی زندگی میں بھی اور انتقال کے بعد بھی جلالِ حق میں فانی ہیں پس اللہ تعالیٰ اپنے دوستوں کی محبوبیت کی وجہ سے اپنے کسی محبوب دوست کے ذریعہ سے کسی کو کچھ دیتا ہے تو یہ توحید و عرفان سے دور نہیں ہے جس طرح کہ اللہ تعالیٰ اپنے اولیاء کی دنیوی زندگی میں ان کے ذریعہ و وسیلہ سے دوسروں پر عنایات و فضل و کرم کرتا تھا۔ اور دونوں حالتوں میں حقیقۃً فعل و تصرف اللہ تعالیٰ ہی کا ہے کسی اور کا نہیں اور ایسی کوئی چیز نہیں ہے جس سے کہ دونوں حالتوں کے درمیان کوئی فرق ثابت ہو سکے اور ایسی کوئی چیز پائی نہیں گئی ہے جو اس پر دلیل بن سکے اور شیخ ابن حجر ہیثمی مکی علیہ الرحمتہ نے اپنی شرح میں اس حدیث۔

لَعَنَ اللّٰہُ الْیَھُودَ وَالنَّصَارٰی اتَّخَذُوا قُبُوْرَ اَنْبِیَائِھِمْ مَسَاجِدًا۔ کی تشریح میں فرمایا ہے کہ یہ لعنت کا حکم اس صورت میں ہے کہ کوئی شخص قبر کے پاس صاحبِ قبر کی تعظیم کے طور پر نماز پڑھے کہ یہ فعل حرام ہے بالاتفاق مگر کسی پیغمبر یا کسی صالح (ولی اللہ) کے (مزار) کے قریب مسجد بنانا اور صاحبِ مزار کی تعظیم کے ارادہ کے بغیر اور قبر کی جانب منہ کئے بغیر قبر کے قریب نماز پڑھنا اس نیت سے کہ صاحبِ قبر سے مدد حاصل ہو تاکہ اس کی روحِ پاک کی ہمسائیگی اور قبر کی برکت کی وجہ سے عبادت کا ثواب کامل ہو جائے کوئی حرج نہیں ہے "

(اشعتہ اللمعات شرح مشکوٰۃ ص۶۲۳ جلد اوّل)

Marfat.com

ودریں حدیث دلیلے واضح است بر حیات میت وعلم وے وآنکہ واجب است احترام میت نزد زیارت وے خصوصاً صالحاں ومراعاتِ ادب بہ قدر مراتب ایشاں چنانچہ در حالتِ حیاتِ ایشاں بود زیراکہ صالحاں را مددِ بلیغ است مر زیارت کنندگان خود را بہ اندازۂ ادب ایشاں (کذافی شرح الشیخ)

ترجمہ: حضرت اُمّ المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں اپنے حجرے میں جہاں کہ پیغمبر خُدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ مدفون تھے اپنے اوپر چادر لپیٹے بغیر (بے پردہ) آیا کرتی تھی اور اپنے دل میں یہ کہتی کہ اگر کوئی پوچھے تو کہہ دوں گی کہ اس حجرے میں میرے خاوند کہ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہیں اور میرے والد کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہی تو دفن ہیں۔ (چونکہ کوئی نامحرم نہیں اس لئے پردہ کی ضرورت بھی نہیں) مگر جب حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس حجرے میں مدفون ہوئے تو خُدا کی قسم ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حیا کی وجہ کبھی بھی بغیر پردہ کئے اور چادر لپیٹے اس حجرے میں داخل نہیں ہوئی اس لئے کہ حضرت عمر بیگانے یعنی نامحرم تھے۔ اس حدیث میں واضح دلیل ہے میت کے حیات ہونے اور علم رکھنے پر اور یہ کہ قبر کی زیارت کے وقت صاحب قبور کے مراتب کے لحاظ سے ادب ملحوظ رکھنا واجب ہے جس طرح ان کی دنیوی زندگی میں احترام کیا جاتا تھا اس لئے کہ مزاراتِ اولیاء

Marfat.com

کی زیارت کرنے والا جس قدر ادب و احترام کرنے والا ہوتا ہے اسی قدر اصحاب قبور اولیاء اللہ کی مدد اس زیارت کرنے والے کو پہنچتی ہے۔"
(اشعۃ اللمعات شرح مشکوٰۃ کتاب الجنائز باب زیارت القبور فصل سوم)

نیز شیخ محقق عبدالحق محدث دہلوی قدس سرہ العزیز فرماتے ہیں مشائخ عظام میں سے ایک (شیخ سیدی علی قرشی قدس سرہٗ کما فی البھجۃ) نے فرمایا ہے کہ بزرگوں میں سے میں نے چار بزرگوں کو دیکھا ہے کہ وہ جس طرح دنیوی زندگی میں تصرف کیا کرتے تھے اسی طرح اپنی قبروں میں ہوتے ہوئے تصرف فرماتے ہیں بلکہ دنیاوی زندگی سے بڑھ کر قبروں میں رہ کر تصرف فرما رہے ہیں ان میں سے ایک شیخ معروف کرخی علیہ الرحمۃ اور دوسرے سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی علیہ الرحمۃ ہیں ان کے علاوہ دو دوسرے بزرگوں کا نام لیا (بھجۃ الاسرار میں دوسرے دیگر یہ بیان کئے گئے ہیں۔ ۱۔ حضرت شیخ عقیل منبجی اور ۔ ۲۔ حضرت شیخ محمد بن قیس حرانی۔ قدس اللہ تعالیٰ اسرارہما) اس سے یہ مقصد نہیں کہ ان چار بزرگوں کے علاوہ اور دوسرے اہل قبور تصرف نہیں فرماتے بلکہ جو کچھ اس بزرگ نے دیکھا اور پایا وہ بیان کیا ہے اور سیدی احمد بن مرزوق رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جو کہ دیار مغرب کے بڑے عظیم فقہاء علماء و مشائخ سے ہیں۔

انہوں نے فرمایا "ایک دن شیخ ابوالعباس حضرمی علیہ الرحمۃ نے مجھ سے پوچھا کہ "زندہ ولی کی مدد قوی ہے یا مُردہ کی" میں نے کہا ایک گروہ کا کہنا ہے کہ زندہ کی امداد قوی ہے اور میں کہتا ہوں کہ ولی اللہ اس

Marfat.com

مولای صل وسلم دائماً ابداً
علی حبیبک خیر الخلق کلھم

واضح رہے کہ توسل واستعانت واستمداد ونداء واستغاثہ کے موضوع پر مزید سینکڑوں احادیث لکھی جاسکتی ہیں مگر فقیر بخوف طوالت جو کچھ لکھ چکا اسی پر اکتفاء کرتا ہے کہ

ہو شرم تو کافی ہے اک حرف صداقت بھی
بے شرم کو کافی نہیں دفتر نہ صحیفے

Marfat.com

اِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ
کا
صحیح مطلب

Marfat.com

تفسیر نجدی ص۴ سورہ فاتحہ

آیت مبارکہ : ایاک نعبد وایاک نستعین ۵

ترجمہ نجدی : ہم صرف تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور صرف تجھ ہی سے مدد چاہتے ہیں۔

تفسیر نجدی : نہ عبادت اللہ کے سوا کسی اور کی جائز ہے اور نہ استعانت ہی کسی اور سے جائز ہے۔ ان الفاظ سے شرک کا سدباب کر دیا گیا ہے لیکن جن کے دلوں میں شرک کا روگ راہ پا گیا ہے وہ مافوق الاسباب اور ماتحت الاسباب استعانت میں فرق کو نظر انداز کر کے عوام کو مغالطے میں ڈال دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ دیکھو ہم بیمار ہو جاتے ہیں تو ڈاکٹر سے مدد حاصل کرتے ہیں، بیوی سے مدد چاہتے ہیں، ڈرائیور اور دیگر انسانوں سے مدد کے طالب ہوتے ہیں۔ اس طرح وہ یہ باور کراتے ہیں کہ اللہ کے سوا اوروں سے مدد مانگنا بھی جائز ہے حالانکہ اسباب کے ماتحت ایک دوسرے سے مدد چاہنا اور مدد کرنا یہ شرک نہیں ہے۔ یہ تو اللہ کا بنایا ہوا نظام ہے۔ جس میں سارے کام ظاہری اسباب کے مطابق ہی ہوتے ہیں حتیٰ کہ انبیاء بھی انسانوں کی مدد حاصل کرتے ہیں۔ حضرت عیسٰی علیہ السلام نے فرمایا من انصاری الی اللہ (الصف) اللہ کے دین کے لئے کون میرا مددگار ہے؟

Marfat.com

اللہ تعالیٰ نے اہل ایمان کو فرمایا: وتعاونوا علی البر والتقوی (المائدۃ) نیکی اور تقویٰ کے کاموں پر ایک دوسرے کی مدد کرو ظاہر بات ہے کہ یہ تعاون ممنوع ہے نہ شرک بلکہ مطلوب و محمود ہے۔ اس کا اصطلاحی شرک سے کیا تعلق؟ شرک تو یہ ہے کہ ایسے شخص سے مدد طلب کی جائے جو ظاہری اسباب کے لحاظ سے مدد نہ کر سکتا ہو، جیسے کسی فوت شدہ شخص کو مدد کے لئے پکارنا۔ اس کو مشکل کشا اور حاجت روا سمجھنا اس کو نافع و ضار باور کرنا اور دور و نزدیک سے ہر ایک کی فریاد سننے کی صلاحیت سے بہرہ ور تسلیم کرنا۔ اس کا نام ہے مافوق الاسباب طریقے سے مدد طلب کرنا اور اسے خدائی صفات سے متصف ماننا اسی کا نام شرک ہے جو بد قسمتی سے محبت اولیاء کے نام پر مسلمان ملکوں میں عام ہے۔

رَدِّ تفسیر نجدیہ سعودیہ وہابیہ

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمْ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمْ

واضح رہے کہ غیر مسلم مشرکین و کفار بتوں کو معبود جانتے ہیں۔ ان کی عبادت کرتے ہیں اور انہیں اُلوہیت میں شریک جانتے ہیں۔ ان میں خدائی صفات کو مستقلاً ذاتی مانتے ہیں اور حقیقی فاعل و متصرف قرار دیتے ہوئے

Marfat.com

ان سے توسّل واستمداد کرتے ہیں۔ یہ حقیقتہً شرک اور کفر ہے۔ قرآن وحدیث میں بتوں کو مِنْ دُونِ اللّٰہ۔ قرار دے کران کی تردید کی گئی ہے۔ بتوں سے توسّل واستمداد کرنے اوران کی عبادت کرنے والے مشرکین وکفار کی مذمت کی گئی ہے۔ اور واضح کیا گیا ہے کہ بتوں وغیرہ معبودان باطل کو الوہیت میں شریک کرناان کی عبادت کرنا۔ ان کو حقیقی فاعل ومتصرف قرار دینا اوران میں خدائی صفات کو مستقل۔ ذاتی ماننا جاننا غلط ہے۔ ان کو اللہ تعالیٰ نے کسی قسم کی کوئی صفت عطا نہیں کی۔ ان کو مخلوق کے لئے وسیلہ ومددگار نہیں بنایا ہے ان کا اللہ تعالیٰ سے کوئی تعلق نہیں۔ لہٰذا ان معبودان باطل بتوں سے توسّل واستمداد اوران کی عبادت کرنا اللہ تعالیٰ سے بغاوت ہے۔ شرک ہے۔ ناقابل معافی جرم ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ انّ اللّٰہ لایغفران یشرک بہٖ ویغفر من دون ذالک لمن یشاء۔ (پ ۵ ع ۴) بے شک اللہ اسے نہیں بخشتا کہ اس کے ساتھ کفر کیا جائے اور کفر کے نیچے جو کچھ ہے جسے چاہے معاف فرمادیتا ہے۔ ومن یشرک باللّٰہ فقد افترٰی اثما عظیما۔ (پ ۵ ع ۴) اور جس نے خدا کا شریک ٹھہرایا اس نے بڑا گناہ کا طوفان باندھا ۔

Marfat.com

اس کے برعکس

مسلمان اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کو معبود برحق نہیں جانتے غیر اللہ کی عبادت نہیں کرتے

مسلمان یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ خالق و مالکِ کائنات ہے۔ اپنی ذات وصفات میں وحدہٗ لاشریک لہٗ ہے۔ واجب الوجود ازلی۔ ابدی۔ مستقل۔ غیر متغیر قائم بالذات ہے وہی متصرف حقیقی۔ فعّالٌ لِما یُرِیدُ وعلیٰ کُلِّ شَیٍٔ قدیرٌ ہے۔ اگر کوئی شخص غیر اللہ کے لئے کوئی بھی صفت ذاتی۔ قدیم۔ مستقل۔ غیر متغیر ثابت کرے۔ جانے۔ مانے اور اسے بغیر عطائے الٰہی کسی صفت سے متصف تسلیم کرے تو وہ یقیناً مشرک ہے۔ اگر غیر اللہ کے لئے بعطائے الٰہی جانے مانے اور قرآن وحدیث سے ثابت ہو ہرگز مشرک نہیں بلکہ صاحب ایمان ہے مؤحد ہے۔ اللہ عزّوجل نے اپنی مشیّت و حکمت کے تحت تمام دنیا کو عالم اسباب بنایا ہے۔ کائنات میں ہر چھوٹا بڑا کام اسباب و ذرائع اور وسائل کے ذریعہ ہو رہا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب محمّد رسول اللہ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلّم کے وسیلہ سے حضور کے نور سے تمام کائنات کو پیدا فرمایا۔ حضور انور علیہ الصّلوٰۃ والسّلام کو اپنا خلیفہ اعظم بنایا خالق ومخلوق کے درمیان رابطہ اور وسیلہ اور ہدایت کا ذریعہ بنایا۔

Marfat.com

حضور اکرم علیہ الصلوٰۃ والسلام اللہ تعالیٰ کے احکامات وعطیات مخلوق کو پہنچاتے اور تقسیم فرماتے ہیں۔ اور مخلوق کی عرضداشتیں اور حاجات ومشکلات کی دعائیں اور فریادیں اللہ عزوجل کی بارگاہ میں پیش فرماتے ہیں اور اللہ عزوجل ان کے وسیلہ سے مخلوق کی دعائیں قبول فرماتا حاجات پوری فرماتا مشکلات حل فرماتا ہے

حضور سرکار دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلّم کی نیابت میں اولیاء کرام کو بھی اللہ تعالیٰ نے مخلوق کے لئے وسیلہ۔ ومددگار بنایا ہے۔ قرآن مجید اور احادیث مبارکہ سے ثابت ہے کہ

انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام اور اولیائے کرام خاص مدد کرنے والے ہیں

اللہ جلّ جلالہٗ وعمّ نوالہٗ فرماتا ہے۔ انما ولیکم اللہ ورسولہٗ والذین آمنوا الذین یقیمون الصلوٰۃ ویؤتون الزکوٰۃ وھم راکعون ○ ومن یتول اللہ ورسولہٗ والذین آمنوا فانّ حزب اللہ ھم الغالبون۔ (پ ۶ ع ۱۲)

اے مسلمانوں : تمہارے مددگار نہیں مگر اللہ اور اس کا رسول اور وہ ایمان والے جو نماز قائم رکھتے اور زکوٰۃ دیتے اور وہ رکوع کرنے والے ہیں (اللہ کے حضور جھکے ہوتے ہیں) اور جو اللہ اور اس کے رسول اور مسلمانوں کو

Marfat.com

اپنا مددگار (دوست) بنائے تو بے شک اللہ ہی کا گروہ غالب ہے۔

امام اہلسنت احمد رضا خان قدس سرہ فرماتے ہیں۔ اس آیۂ مبارکہ میں اللہ و رسول اور نیک بندوں میں مدد کو منحصر فرما دیا کہ بس یہی مددگار ہیں تو ضرور یہ مدد خاص ہے جس پر نیک بندوں کے سوا اور لوگ قادر نہیں ورنہ عام مددگاری کا علاقہ تو ہر مسلمان کو ہر مسلمان کے ساتھ ہے کہ فرمایا ہے۔ والمؤمنین والمؤمنات بعضھم اولیاء۔ بعض مسلمان مرد اور مسلمان عورتیں ایک دوسرے کے مددگار ہیں۔ (الامن والعلی ص۴۷) پس انبیاء و اولیاء کو اپنا شفیع جاننا ان کو اپنا وسیلہ ماننا۔ ان سے مدد مانگنا عین ایمان ہے اس لئے کہ ان کو اللہ تعالیٰ نے وسیلہ بنا کر بھیجا ہے۔ یہ انتخاب الٰہی سے منتخب ہیں تفسیر نجدیہ میں اس حقیقت کا انکار کیا گیا ہے جو کفر صریح ہے۔

اِیَّاکَ نَعۡبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسۡتَعِیۡنُ کا صحیح مطلب

اِیَّاکَ نَعۡبُدُ وَاِیَّاکَ نَسۡتَعِیۡنُ۔

ترجمہ: ہم تجھی کو پوجیں اور تجھی سے مدد چاہیں۔ یعنی عبادت ہم صرف تیری ہی کرتے ہیں کہ تیرے سوا کوئی خالق نہیں تیرے سوا کوئی معبود برحق نہیں تیرے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے۔ اور اے اللہ تو ہی مستعان حقیقی ہے۔ جس طرح ہم تجھے مُستعانِ حقیقی جانتے ہیں اس طرح کسی اور کو نہیں مانتے اس سے ثابت ہوا کہ غیر اللہ کی عبادت کرنے والا مشرک کافر ہے۔ اور غیر اللہ کو معبود جان کر

Marfat.com

مُستعانِ حقیقی مان کراس سے استعانت واستمداد کرنے والا بھی مشرک کافر ہے۔

ایّاک نستعین سے یہ اقرار مقصود ہے کہ اے اللہ تیرے بغیر ہم کسی کو مددگار حقیقی نہیں جانتے اور نہ ہم ایسی ہستیوں کی طرف رجوع کرتے ہیں۔ جنہیں کفار و مشرکین مددگار حقیقی جان کر ان کی عبادت کرتے ہیں یعنی بُت وغیرہ معبودانِ باطل جن سے مدد چاہنے کو تُو نے اور تیرے محبوب محمّد رسُول اللہ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم نے منع فرمایا ہے ہم ان سے استمداد و استعانت اور توّسل نہیں کرتے ہم خاص تجھ سے ہی مدد چاہتے ہیں یعنی حقیقتہً تو ہی مددگار ہے۔ سرکار دو عالم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم اور اولیاء اللہ تیری مدد کے حصول کا ذریعہ اور وسیلہ ہیں اور ہم ان کے ذریعہ اور وسیلہ سے تیری طرف متوجہ ہوتے ہیں کہ یہ عقیدہ قرآن مجید اور حدیث کے عین مطابق ہے۔ تیرا ارشاد ہے۔

ولو انّھم اذ ظلموا انفسھم جاؤک فاستغفروا اللّٰہ واستغفر لھم الرسول لوجد واللّٰہ توّابا رّحیما۔ (پ ۵ سورہ النساء ع ۹)

ترجمہ: اور اگر جب وہ اپنی جانوں پر ظلم کریں تو اے محبوب تمہارے پاس حاضر ہوں پھر اللہ سے معافی چاہیں اور رسول ان کی شفاعت فرمائے تو ضرور اللہ کو توبہ قبول کرنے والا مہربان پائیں گے۔ اے اللہ تیرے فرمان سے واضح ہوا کہ تیرے محبوب رسول اکرم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کا وسیلہ پکڑنا ہماری دعاؤں کا تیری بارگاہ میں مقبولیت اور ہماری حاجت روائی کا ذریعہ ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ بندوں کے حق میں تیرا تواب اور رحیم ہونا تیرے

Marfat.com

محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شفاعت پر موقوف ہے۔

نیز یہ کہ تیرے اس فرمان میں۔ ظلم، ظالم اور زمان میں کسی قسم کی کوئی قید نہیں ہے۔ کوئی جرم ہو۔ کسی بھی قسم کا مجرم ہو اور خواہ کسی زمانہ میں ہو مجرم اپنے گناہوں پر نادم ہو کر تیرے حبیب مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ عالیہ میں حاضر ہو ان کے وسیلہ سے تیری بارگاہ قدس میں اپنی معافی کے لئے درخواست پیش کرے اور تیرا محبوب علیہ الصلوٰۃ والسلام اس کی معذرت کو قبول فرما کر قابل معافی جان کر تیرے حضور میں اسکی شفاعت فرما دے تو بیڑا پار ہے۔ تُو اسے معاف فرما دیتا ہے۔ اور تیرے فرمان "جاؤک" میں یہ قید بھی نہیں کہ مدینہ منورہ میں ہی حاضر آستانہ ہو بلکہ کہیں بھی ہو تیرے محبوب کی طرف متوجہ ہونا اور ان سے توسل کرنا بھی حاضری میں داخل ہے۔ اور تیرے محبوب محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نابینا صحابی کو فرمایا کہ یوں دعا مانگ۔ اللھم انی اسئلک واتوجہ الیک بنبیک محمد نبی الرحمۃ یا محمد انی توجھت بک الی ربی لیقضی لی فی حاجتی ھذہ اللھم فشفعہ فی ھذا۔

یا اللہ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اور تیری طرف متوجہ ہوتا ہوں تیرے نبی محمد کے وسیلہ سے جو نبیِ رحمت ہیں۔ یا محمد (یا رسول اللہ) میں آپ کے وسیلہ سے اپنے رب کی طرف اس لئے متوجہ ہوتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ آپ کے صدقے میں میری یہ حاجت پوری کر دے۔ یا اللہ تُو ان کی شفاعت میرے

Marfat.com

حق میں قبول فرما: یا اللہ ہم مسلمان تیرے اور تیرے رسول (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم) کے ارشادات کی تعمیل میں۔ رسول اللہ صلّی اللہ تعالیٰ وسلّم کا وسیلہ اختیار کرتے ہیں اور یا رسول اللہ پکار کر اپنی حاجات و مشکلات عرض کر کے شفاعت فرمانے کی درخواست کرتے ہیں تو نجدی وہابی ہمیں مشرک کافر ٹھہراتے ہیں۔ اور قرآن و حدیث کے واضح احکام و ارشادات میں تحریف و تاویلات فاسدہ و باطلہ کرتے ہوئے انبیاء علیہم السّلام اور اولیاء اللہ سے توسّل و نداء و استمداد کو شرک و کفر قرار دیتے ہیں۔ جیسا کہ تفسیر نجدیہ سعودیہ وہابیہ میں ان تمام آیاتِ مبارکہ کو جو بتوں اور کفار کے دیگر معبودان باطل کے رد میں اور ان کی عبادت کرنے والے مشرکین و کفّار کی مذمت میں نازل ہوئیں ان سب آیات کریمہ کو انبیاء و اولیاء اور مسلمانوں پر چسپاں کیا گیا ہے۔ جبکہ مسلمان کسی نبی اور ولی کو ہرگز معبود نہیں جانتے اور نہ ان کو حقیقی مستعان و مددگار سمجھتے ہیں۔ چنانچہ حضرت علامہ علی بن عبدالکافی سُبکی علیہ الرحمۃ جن کے امام ہونے پر سب کا اتفاق ہے حتیٰ کہ غیر مقلدین وہابیہ کے بڑے پیشوا میاں نذیر حسین دہلوی نے بھی اپنے مصدقہ فتویٰ میں بالاتفاق امام مجتہد تسلیم کیا ہے۔ "شفاء السقام میں فرماتے ہیں":

لیس المراد نسبۃ النبی صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم الی الخلق والاستقلال بالافعال ھذا لایقصدہٗ مسلم فصرف الکلام الیہ ومنعہٗ من باب لتلبیس فی الدین والتشویش علی عوام الموحدین۔

ترجمہ: یعنی حضرت رسول اللہ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم سے مدد مانگنے کا

Marfat.com

یہ مطلب نہیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام خالق وفاعل مستقل ہیں یہ کوئی مسلمان ارادہ نہیں کرتا تو اس معنے پر کلام کو ڈھالنا اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے مدد مانگنے کو منع کرنا دین میں مغالطہ دینا اور عوام مسلمانوں کو پریشانی میں ڈالنا ہے۔

(الامن والعلیٰ ص۱۶)

تفسیر فتح العزیز میں شاہ عبد العزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ إِيَّاكَ نَسْتَعِينُ کی تفسیر یوں بیان فرماتے ہیں

"باید فہمید کہ استعانت از غیر بوجہے کہ اعتماد برآں غیر باشد واورا مظہر عونِ الٰہی نہ داند حرام است واگر التفات بہ جانب حق ست واورا یکے از مظاہر عون دانستہ ونظر بہ کارخانہ اسباب وحکمت اُوتعالیٰ دراں نمودہ بغیر استعانت ظاہری نماید دور از عرفان نہ خواہد بود ودر شرع نیز جائز وروا ست وانبیاء واولیاء ایں نوع استعانت بہ غیر کردہ اند ودر حقیقت ایں نوع استعانت بحضرت حق ست لاغیر"

سمجھنا چاہیئے کہ غیر سے مدد چاہنا اس وجہ سے کہ اس پر ہی کُلّی اعتماد ہو۔ اور اسے مدد الٰہی کا مظہر نہ سمجھے حرام ہے اور اگر التفات حق تعالیٰ کی جانب ہے اور اس کو مدد الٰہی کے مظاہر میں سے ایک مظہر سمجھتا ہے کارخانہ اسباب میں اللہ تعالیٰ کی حکمت کو مدنظر رکھتے ہوئے غیر سے ظاہری مدد طلب کرے

Marfat.com

تو یہ عرفان سے دور نہیں اور شریعت میں بھی جائز اور روا ہے اور انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام اور اولیاء اللہ نے بھی غیر اللہ سے اس طرح کی مدد طلب کی ہے اور درحقیقت اس طرح غیر سے مدد طلب کرنا حق تعالیٰ سے ہی مدد طلب کرنا ہے۔ کسی غیر سے نہیں "۔

تفسیر فتح العزیز پارہ ۱ سورہ البقرہ ص ۶ پر مزید وضاحت فرماتے ہوئے حضرت استاذ المحدثین پاک و ہند شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ

استمداد و استعانت کے معاملہ میں مشرکین، کفار اور مسلمانوں میں فرق

بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: " افعال عادی الٰہی را مثل بخشیدن فرزند و توسیع رزق و شفائے مریض و امثال ذالک را مشرکاں نسبت بارواح خبیثہ و اصنام مے نمایند و کافر مے شوند و موحداں از تاثیر الٰہی یا خواص مخلوقات او میدانند از ادویہ و عقاقیر یا دعائے صلحاء بندگان او کہ ہم از جناب اُو درخواستہ انجاح مطلب مے کنانند مے فہمند و در ایمان ایشان خلل نمے افتد "۔

اللہ تعالیٰ کے افعال عادی کو مثلاً اولاد بخشنا اور رزق کی فراخی اور مریض کو شفا دینا اور اسی طرح کے دوسرے کاموں کو مشرک لوگ ارواح خبیثہ اور بتوں کی طرف منسوب کرتے ہیں اور کافر ہو جاتے ہیں اور توحید پرست

Marfat.com

(مسلمان) دواؤں اور جڑی بوٹیوں سے یا اللہ تعالیٰ کے صالح بندوں (اولیاء اللہ) کی دعا سے کہ یہ (اولیاء اللہ) سب کچھ بارگاہِ الٰہی سے ہی مانگ کر مطلب حل کرا دیتے ہیں سمجھتے ہیں اور ان کے ایمان میں خلل نہیں پڑتا ۔

مفسرین اور محدثین اور علماء دین سب یہی عقیدہ بیان فرماتے ہیں یعنی تمام اُمت کا اس پر اجماع ہے کہ حضور سرکار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم اور اولیائے عظام قدسنا اللہ باسرارہم اللہ تعالیٰ جل شانہ کی قدرتوں کے مَظہر و مُظہر ہیں۔ صفات وافعال اور اُمورِ الٰہیہ کے صدور و ظہور اور نفاذ کا سبب ذریعہ اور وسیلہ ہیں یعنی صحیح العقیدہ سب مسلمان۔ اسباب کو وسائل جانتے ہیں اور ان وسائل کے حجابات میں قادر مطلق کے دست قدرت کو دیکھتے ہیں۔ اختیار بالذات اللہ تعالیٰ کو سمجھتے ہیں اور افعال وصفات اور تاثیرات کو اسباب و وسائل کی طرف مجازاً منسوب کرتے ہیں نہ کہ حقیقتاً۔ پس مخلوق میں سے انبیاء علیہم السلام اور اولیاء اللہ کے لئے صفات و کمالات کو بہ عطائے الٰہی جاننا ہی شرک کے حکم سے خارج ہے۔

اللہ تعالیٰ کی کوئی صفت کسی غیر سے حاصل شدہ نہیں اللہ تعالیٰ کی صفات بالذات ہیں نہ کہ بالعطاء۔ اس کی ہر صفت ہر کمال ذاتی ہے غیر مکتسب ہے۔ مسلمانانِ اہل سنت وجماعت بحمداللہ ذاتی اور عطائی کا فرق سمجھتے ہیں۔

Marfat.com

اللہ تعالیٰ بالذات مددگار۔ رسُول اللہ علیہ الصّلوٰۃ والسّلام اوراولیاء اللہ تعالیٰ کے قدرت دینے سے مددگار ہیں

مدد دفعِ بلاء ہی کے لئے ہوتی ہے توجب رسُول اللہ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم اور اولیاء بنصِّ قرآن۔ انما ولیکم اللہ ورسولہ والذین آمنوا۔ الآیۃ۔ (اس آیت مبارکہ کا ترجمہ لکھا جاچکا ہے) مسلمانوں کے مددگار ہیں تو قطعاً دافع البلاء، مشکل کشاء۔ حاجت روا بھی ہیں اور فرق وہی ہے کہ اللہ تعالیٰ بالذات دافع البلاء مشکلکشاء حاجت روا ہے اور انبیاء علیہم الصّلوٰۃ والسّلام اور اولیاء اللہ بعطائے خدا۔

قرآن مجید اور حدیث شریف میں محبوبِ خدا محمّد رسُول اللہ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلّم اور دیگر انبیاء علیہم الصّلوٰۃ والسّلام اور اولیاء سے توسّل واستمداد واستعانت۔ نداء واستغاثہ نیز مزارات انبیاء واولیاء سے بھی حصول فیض وبرکت اور حاجت روائی کے لئے ان سے استعانت و توسّل کی واضح تعلیم دی گئی۔

لیکن تفسیر نجدی سعودیہ وہابیہ ہیں۔ آیاتِ قرآن وروایات حدیث میں بڑی دیدہ دلیری کے ساتھ تحریف کرتے ہوئے ان تمام اُمور کو شرک وکفر صریح قرار دیا جارہا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ نجدیہ وہابیہ کے عقیدۂ باطل

Marfat.com

کی رُو سے تعلیماتِ قرآن و حدیث شرک و کفر میں داخل۔ اللہ اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم شرک و کفر صریح کی تعلیم دیتے ہیں اور یہ نجدی وہابی اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی غلط تعلیمات کی اصلاح کر رہے ہیں۔ چنانچہ تفسیر نجدیہ سعودیہ وہابیہ میں۔ آیہ مبارکہ۔

اِیَّاکَ نَعۡبُدُ وَاِیَّاکَ نَسۡتَعِیۡنُ

میں بڑی بے حیائی کیساتھ تحریف معنوی کی گئی ہے

۱۔ نام نہاد مفسر نجدی۔ نے لکھا ہے ” نہ عبادت اللہ کے سوا کسی اور کی جائز ہے اور نہ استعانت ہی کسی اور سے جائز ہے۔ ان الفاظ سے شرک کا سدباب کر دیا گیا ہے لیکن جن کے دلوں میں شرک کا روگ راہ پا گیا ہے وہ مافوق الاسباب اور ماتحت الاسباب استعانت میں فرق کو نظر انداز کر کے عوام کو مغالطے میں ڈال دیتے ہیں۔ الخ

۲۔ اسباب کے ماتحت ایک دوسرے سے مدد چاہنا اور مدد کرنا یہ شرک نہیں ہے۔

۳۔ شرک تو یہ ہے کہ ایسے شخص سے مدد طلب کی جائے جو ظاہری اسباب کے لحاظ سے مدد نہ کر سکتا ہو جیسے کسی فوت شدہ شخص کو مدد کے لئے پکارنا اس کو مشکل کشا اور حاجت روا سمجھنا اس کو نافع و ضار باور کرنا اور دور و نزدیک

Marfat.com

سے ہر ایک کی فریاد سننے کی صلاحیت سے بہرہ ور تسلیم کرنا اس کا نام ہے۔ مافوق الاسباب طریقے سے مدد طلب کرنا اور اسے خدائی صفات سے متصف ماننا اسی کا نام شرک ہے۔ جو بد قسمتی سے محبت اولیاء کے نام پر مسلمان ملکوں میں عام ہے ؟

اس کا جواب۔ یہ ہے کہ غیر اللہ کی عبادت کسی صورت جائز نہیں شرک وکفر ہے اور غیر اللہ سے استعانت واستمداد۔ اگر اس کو مستعانِ حقیقی اور معبود جان کر کی جائے تو بھی شرک وکفر ہے۔ لیکن اگر کوئی کسی اور کو معبود نہ مان کر مستعان بعطائے الٰہی جان کر اس سے استعانت واستمداد کرے تو یہ ہرگز ناجائز نہیں بلکہ اس طرح کی استعانت واستمداد قرآن وحدیث سے بالوضاحت ثابت ہے۔ آسمان ہدایت ستارے صحابہ کرام علیہم الرضوان سرکارِ دوعالم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم سے حضور کی ظاہری حیات دینوی میں بھی اور حضور کے وصال شریف کے بعد بھی حضور سے استعانت واستمداد کرتے رہے ہیں۔ حضور علیہ الصّلوٰۃ والسّلام نے ان کو اس سے منع نہ فرمایا بلکہ صحابہ کرام علیہم الرضوان کے اس عمل کو پسند بھی فرماتے رہے اس پر اپنی خوشودی کا اظہار بھی فرماتے رہے۔ انہیں انعامات سے نوازتے بھی رہے ان کی مطلوبہ حاجات پوری فرماتے رہے اور ان کی پیش کردہ مشکلات حل بھی فرماتے رہے ہیں۔ اس سے صاف واضح ہے کہ انبیاء واولیاء اللہ سے استعانت واستمداد۔ سنّت اللہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں اسکا حکم فرمایا ہے۔ سنّت رسُول اللہ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم

Marfat.com

ہے کہ حضور نے صحابہ کرام علیہم الرضوان کو اس سے منع نہ فرمایا بلکہ اس کی حکماً تعلیم دی ہے۔ سنتِ صحابہ ہے سنتِ تابعین و تبع تابعین اور سنتِ جملہ صالحین ہے یہی صراط مستقیم۔ ما انا علیہ واصحابی ہے۔ راہِ ایمان ہے اور یہی راہ جنت میں پہنچانے والی ہے۔

لیکن قرن الشیطان ابن عبدالوہاب نجدی کے طریقِ باطل۔ پر چلنے والے نجدی سعودی وہابی جن کے دماغوں میں خناس گھسا ہوا ہے اور دلوں میں بغاوتِ خدا و عداوتِ رسول کا سنڈاس بھرا ہے وہ احکام خدا و رسول خدا کی نافرمانی کو اپنا نصب العین بنائے ہوئے ہیں یہی وہ ایمان سوز مرض وہابیت ہے جو بدقسمتی سے توحید کی آڑ میں نجدی سعودیہ وہابیہ میں عام ہے۔ یہی ضال و مضل جو خود گمراہ ہیں اور دوسروں کو گمراہ کرنے والے ہیں تفسیر قرآن کے نام سے تحریف قرآن کرتے ہوئے انبیاء و اولیاء سے استعانت واستمداد و نداء و استغاثہ کو شرک قرار دے کر مسلمانوں کو گمراہ کرنے میں لگے ہوئے ہیں۔ چنانچہ تفسیر قرآن کے نام پر مسلمانوں کو مغالطہ میں ڈالنے کے لئے

استعانت ماتحت الاسباب اور مافوق الاسباب کا نیا مسئلہ گھڑ کر ارشادات قرآن و حدیث کو جھٹلا رہے ہیں

واضح رہے کہ قرآن و حدیث میں کہیں بھی استعانت ماتحت الاسباب

Marfat.com

اور مافوق الاسباب میں کوئی فرق مذکور نہیں لیکن تفسیر نجدیہ سعودیہ دہابیہ میں
استعانت ماتحت الاسباب اور مافوق الاسباب میں فرق ظاہر کر کے استعانت
ماتحت الاسباب کو جائز اور مافوق الاسباب کو ناجائز اور شرک قرار دیا گیا ہے
جو قطعاً غلط ہے۔ امام الوہابیہ ابن عبدالوہاب نجدی کا ایجاد کردہ یہ نظریہ باطل
ومردود ہے۔ جو اس نے تحریف قرآن وحدیث کے ذریعہ محض اس لئے ایجاد
کیا کہ تمام مسلمانوں کو مشرک دکافر قرار دے کر ان کے خلاف جہاد کے نام سے
ان کے قتل عام اور اموال واسباب لوٹنے کا فتویٰ صادر کرے۔ چنانچہ اس
بہانے سے اس شقیٔ ازلی نے یہ سب کچھ محض جاہ واقتدار حاصل کرنے کی
خاطر سیاسی ضرورت کے تحت عملاً کر دکھایا۔ اور نجد کے ایک چھوٹے سے
علاقہ درعیہ کے امیر محمّد بن سعود کے جنگجو لٹیرے ساتھیوں کی مدد سے ہزاروں
بے گناہ مسلمانوں کا قتل عام کیا۔ لوٹ مار کر کے بستیوں اور آبادیوں کو تاخت و
تاراج کر دیا۔ اور بالآخر اسلام دشمن یورپین عیسائیوں کی مالی وجنگی امداد کے
بل بوتہ پر سلطنت سعودیہ عربیہ قائم کرنے میں کامیاب ہو گیا۔ اس کا مختصر
حال چونکہ اس کتاب کے دیباچہ " راہِ ایمان " میں کیا جا چکا ہے اور دنیا
بھر کی کتب تاریخ مفصل احوال سے بھری پڑی ہیں۔ لہٰذا یہاں ان کی
جارحانہ۔ ظالمانہ ،سفاکانہ شرمناک کاروائیوں کا مزید ذکر کرنا نامناسب
ہے اس لئے اصل مسئلہ کی جانب رجوع کیا جاتا ہے۔

بفضلہ تعالیٰ وبفضل رسولہ الاعلیٰ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلّم

Marfat.com

مسئلہ توسّل و استمداد و استعانت کی وضاحت گذشتہ صفحات میں بھی کی جا چکی ہے اور آئندہ صفحات میں بھی کی جا رہی ہے۔ تاکہ کم علم بھولے بھالے مسلمان نجدیہ سعودیہ وہابیہ کی تفسیر پڑھ کر ان کی غلط بیانیوں اور تحریفات کو قرآن و حدیث کی اصل تعلیم سمجھ کر کہیں گمراہ نہ ہو جائیں۔

مسلمانوں پر یہ حقیقت کُھل کر واضح ہو جائے کہ نجدیہ سعودیہ وہابیہ جو بات بات پر کتاب و سُنّت کی رٹ لگاتے رہتے ہیں ان کا کتاب و سُنّت سے کچھ واسطہ نہیں ہے یہ لوگ قرآن پڑھتے ہیں۔ قرآن کے حافظ و قاری بھی ہیں لیکن عملاً قرآن مجید کی تعلیم کو جھٹلاتے ہیں قرآن کی تعلیم کے مخالف ہیں یہ وہی بدبخت ہیں جن کے متعلق اللہ تعالیٰ کے محبوب دانائے غیوب محمد رسُول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم نے فرمایا ہے "یقرؤن القرآن لایجاوز حناجزھم" یہ لوگ قرآن پڑھینگے قرآن ان کے گلے سے نیچے نہیں اُترے گا۔ یعنی ان کے دل قرآن کی تعلیم قرآن کے فیض اور قرآن کے نُور سے خالی رہیں گے۔ بہت عمدہ طریقہ سے نمازیں پڑھینگے بڑے اچھے اہتمام سے روزے رکھیں گے لیکن ان کا حال یہ ہوگا یخرجون من الاسلام کما یمرق السھم من الرمیۃ۔ دین اسلام سے ایسے نکل جائیں گے جیسے تیر شکار سے پار نکل جاتا ہے۔ ان کے بارے میں اور بھی ایسی روایاتِ حدیث صحاح ستہ میں مذکور و منقول ہیں کچھ اس کتاب کے دیباچہ ردِ ایمان حصہ اوّل میں بھی درج کی جا چکی ہیں۔ احادیث میں

Marfat.com

دیگر علامات کے ساتھ یہ علامت بھی بتا دی گئی ہے کہ یقتلون اهل الاسلام ویدعون اهل الاوثان۔ یہ لوگ مسلمانوں کو قتل کریں گے اور بت پرستوں سے تعرض نہیں کریں گے یہ جملہ علامات خوارج الاصل نجدی سودی وہابیوں میں بتمام و کمال موجود ہیں۔ احادیث میں ان کی دیگر علامات بھی منقول ہیں لیکن۔

نجدی وہابیوں کی بنیادی علامت تحریف قرآن ہے

یہی وہ گروہ ہے جس کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا: یتلون کتاب اللہ رطبا لاتجاوز حناجرهم یمرقون من الدین کما یمرق السهم من الرمية۔ (صحیح بخاری جلد دوم ص ۲۶۴، ص ۶۲۳) اور صحیح مسلم جلد اول ص ۳۴۱ میں ہے۔ یتلون کتاب اللہ لینا رطباً۔ الحدیث۔ اس کے تحت حضرت امام نودی شارح مسلم فرماتے ہیں۔ ومعناہ سهلا لکثرۃ حفظهم وقيل ليا اى يلوون السنتهم اى يُحَرِّفُونَ معانيه وتاويله۔

یعنی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ارشاد کا مطلب یہ ہے کہ یہ لوگ قرآن کو آسانی سے پڑھ لیں گے اور کثرت سے حافظ قرآن ہوں گے نیز یہ معنی بھی بیان کئے گئے ہیں کہ یہ لوگ قرآن مجید

Marfat.com

کے معنوں اور تاویل میں تحریف کریں گے یعنی آیاتِ قرآن کے معنوں میں گڑبڑ کریں گے او غلط مطلب نکالیں گے اس کی تشریح و تصدیق اس روایت سے ہوجاتی ہے۔ کان ابن عمر براھم شرار خلق اللّٰہ وقال انھم انطلقوا الی آیات نزلت فی الکفار فجعلوھا علی المومنین" (صحیح بخاری صفحہ ۱۰۲۴) حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما خارجیوں کو اللہ تعالیٰ کی تمام مخلوق سے زیادہ بُرا جانتے تھے اور فرماتے تھے یہ لوگ اُن آیاتِ قرآن کو جو کفار کے بارے میں نازل ہوئیں مسلمانوں پر چسپاں کرتے ہیں۔ چونکہ نجدی سعودی وہابی خوارج الاصل ہیں اور تحریف قرآن کے بغیر قرن الشیطان ابن عبدالوہاب نجدی کی مخالفِ اسلام شیطانی تعلیمات کی تائید براہ راست قرآن مجید سے نہیں کر سکتے اس لئے یہ لوگ قرآن مجید کے معنوں اور تاویل میں تحریف کرتے ہیں معنوں میں گڑبڑ کرتے ہیں غلط مطلب نکالتے ہیں۔ اور بُتوں وغیرہ کی تردید اور بُت پرست مشرکین کی مذمت میں نازل شدہ آیاتِ مبارکہ سے محبوبانِ خدا انبیاء و اولیاء کی تردید کرتے ہیں اور بُت پرست مشرکین کے بجائے مسلمانوں کی مذمت کرتے ہیں۔ چنانچہ تفسیر نجدیہ سعودیہ وہابیہ میں ایاک نستعین کے تحت تحریف کی گئی ہے۔ جسکی مکمل تردید کی جاچکی ہے۔ اور آئندہ صفحات میں بھی ایسے واقعات کی روایات حدیث درج کی جارہی ہیں جن میں صحابہ کرام کا براہ راست استعانت مافوق الاسباب کرنا ثابت ہوتا ہے۔ اور رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم کا صحابہ کرام کی استعانت

Marfat.com

مافوق الاسباب پر خوش ہونا اور آپکی حاجات پوری کرنا ثابت ہوتا ہے۔ تاہم اس سے پہلے تفسیر نجدیہ وہابیہ کے مزید چند اقتباس نقل کیے جاتے ہیں تاکہ ثابت ہوجائے کہ یہ بدبخت لوگ آیات میں تحریف کرنے کے اتنے بڑے ماہر ہیں کہ کم علم مسلمان ان کی فریب کاریوں کو سمجھ نہیں سکتے۔

پ ۲۴ تفسیر نجدیہ وہابیہ ص ۱۳۳۵ سورۃ المومن

آیت مبارکہ : ھو الحی الذی لا الٰہ الا ھو فادعوہ مخلصین لہ الدین الحمدللّٰہ رب العالمین ۝ قل انی نھیت ان اعبد الذین تدعون من دون اللّٰہ لما جاءنی البینٰت من ربی وامرت ان اسلم لرب العالمین۔

ترجمہ نجدی : وہ زندہ ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں پس تم خالص اسی کی عبادت کرتے ہوئے اسے پکارو۔

تفسیر نجدی : یعنی جب سب کچھ کرنے والا اور دینے والا وہی ہے۔ دوسرا کوئی بنانے میں شریک ہے نہ اختیارات میں تو پھر عبادت کا مستحق بھی صرف ایک اللہ ہی ہے دوسرا کوئی اس میں شریک نہیں ہوسکتا استمداد و استغاثہ بھی اسی سے کرو کہ وہی سب کی فریادیں اور التجائیں سننے پر قادر ہے دوسرا کوئی بھی فوق الاسباب طریقے سے کسی کی بات سننے پر قادر ہی نہیں ہے جب یہ بات ہے تو دوسرے مشکل کشائی اور حاجت روائی کس طرح کرسکتے ہیں؟

Marfat.com

چاہے وہ پتھر کی مورتیاں ہوں۔ انبیاء علیہم السلام اور صلحا ہوں اور قبروں میں مدفون اشخاص ہوں مدد کے لئے کسی کو مت پکارو۔ ان کے ناموں کی نذر نیاز مت دو۔ ان کے ورد نہ کرو۔ ان سے خوف مت کھاؤ اور ان سے اُمیدیں وابستہ نہ کرو کیونکہ یہ سب عبادت کی قسمیں ہیں جو صرف ایک اللہ کا حق ہے۔"

تفسیر نجدیہ وہابیہ ص۱۳۳۳ پر ہے

آیت مبارکہ: وقال ربکم ادعونی استجب لکم ط ان الذین یستکبرون عن عبادتی سید خلون جھنم داخرین۔

ترجمہ نجدی: اور تمہارے رب کا فرمان (سرزد ہو چکا) ہے کہ مجھ سے دعا کرو میں تمہاری دعاؤں کو قبول کروں گا یقین مانو کہ جو لوگ میری عبادت سے خودسری کرتے ہیں وہ ابھی ابھی ذلیل ہو کر جہنم میں پہنچ جائیں گے۔

تفسیر نجدی: اس آیت میں دعا سے اکثر مفسّرین نے عبادت مراد لی ہے۔ یعنی صرف ایک اللہ کی عبادت کرو جیسا کہ حدیث میں بھی دعا کو عبادت بلکہ عبادت کا مغز قرار دیا گیا ہے۔ الدعاء ھو العبادۃ اور الدعاء مُخ العبادۃ۔ (مسند احمد۔ مشکوٰۃ الدعوات۔ علاوہ ازیں اس کے بعد یستکبرون عن عبادتی کے الفاظ سے بھی واضح ہے کہ مراد عبادت ہے۔ بعض کہتے ہیں کہ دعا سے مراد دعا ہی ہے یعنی اللہ سے جلب نفع اور دفع ضرر کا سوال کرنا کیونکہ دعا کے شرعی اور حقیقی معنی طلب کرنے کے ہیں دوسرے مفہوم میں اس کا استعمال مجازی ہے علاوہ ازیں دعا بھی اپنے حقیقی معنی کے اعتبار سے

Marfat.com

اور حدیث مذکور کی رو سے بھی عبادت ہی ہے کیونکہ

مافوق الاسباب طریقے سے کسی سے کوئی چیز مانگنا اور اس سے سوال کرنا یہ اس کی عبادت ہی ہے۔ (فتح القدیر) مطلب دونوں صورتوں میں ایک ہی ہے کہ اللہ کے سوا کسی اور کو طلب حاجات اور مدد کے لئے پکارنا جائز نہیں ہے کیونکہ اس طرح مافوق الاسباب طریقے سے کسی کو حاجت روائی کے لئے پکارنا اس کی عبادت ہے اور عبادت اللہ کے سوا کسی کی جائز نہیں۔

تفسیر نجدیہ سعودیہ وہابیہ صفحہ ۱۰۹۹ پر ہے۔

آیت مبارکہ: ولا تدع مع اللہ الھا آخر لا الہ الا ھو کل شئی ھالک الا وجھہ لہ الحکم والیہ ترجعون ٥

ترجمہ نجدی: اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی اور معبود کو نہ پکارنا بجز اللہ تعالیٰ کے کوئی اور معبود نہیں ہر چیز فنا ہونے والی ہے مگر اسی کا منہ (اور ذات) اسی کے لئے فرمانروائی ہے اور تم اسی کی طرف لوٹائے جاؤ گے۔

تفسیر نجدی: یعنی کسی اور کی عبادت نہ کرنا نہ دعا کے ذریعے سے نہ نذر و نیاز کے ذریعے سے نہ ہی قربانی کے ذریعے سے کہ یہ سب عبادات ہیں جو صرف ایک اللہ کے لئے خاص ہیں قرآن میں ہر جگہ غیر اللہ کی عبادت کو پکارنے سے تعبیر کیا گیا ہے جس سے مقصود اسی نکتے کی وضاحت ہے کہ

Marfat.com

غیر اللہ کو مافوق الاسباب طریقے سے پکارنا ان سے

استمداد واستغاثہ کرنا ان سے دعائیں اور التجائیں کرنا یہ ان کی عبادت ہی ہے اس سے انسان مشرک بن جاتا ہے۔

پارہ ۲۹ ـــــ تفسیر نجدیہ سعودیہ وہابیہ ص ۱۶۴۱ ـــــ سورۃ الجن

آیت مبارکہ: واَنّ المساجد للّٰہ فلا تدعوا مع اللّٰہ احدًاo

ترجمہ نجدی: اور یہ کہ مسجدیں صرف اللہ ہی کے لئے خاص ہیں پس اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی اور کو نہ پکارو۔

تفسیر نجدی: مسجد کے معنے سجدہ گاہ سجدہ بھی ایک رکن نماز ہے۔ اس لئے نماز پڑھنے کی جگہ کو مسجد کہا جاتا ہے آیت کا مطلب واضح ہے کہ مسجدوں کا مقصد صرف ایک اللہ کی عبادت ہے اس لئے مسجدوں میں کسی اور کی عبادت کسی اور سے دعا ومناجات کسی اور سے استغاثہ واستمداد جائز نہیں یہ امور ویسے تو مطلقاً ہی ممنوع ہیں اور کہیں بھی غیر اللہ کی عبادت جائز نہیں ہے لیکن مسجدوں کا بطور خاص اس لئے ذکر کیا گیا ہے کہ ان کے قیام کا مقصد ہی اللہ کی عبادت ہے اگر یہاں بھی غیر اللہ کو پکارنا شروع کر دیا گیا تو یہ نہایت ہی قبیح اور ظالمانہ حرکت ہوگی لیکن بدقسمتی سے بعض نادان مسلمان اب مسجدوں میں بھی اللہ کے ساتھ دوسروں کو بھی مدد کے لئے پکارتے ہیں بلکہ مسجدوں میں ایسے کتبے آویزاں کئے ہوئے ہیں۔

Marfat.com

جن میں اللہ کو چھوڑ کر دوسروں سے استغاثہ کیا گیا ہے۔

آہ ! فلیبلک علی الاسلام من کان باکیًا۔

المختصر : اسی طرح پورے قرآن مجید کی تمام ایسی آیات مبارکہ جن میں بتوں کی تردید اور کفار ومشرکین کی مذمت وارد ہے۔ تفسیر نجدیہ سعودیہ وہابیہ میں اُن آیاتِ مبارکہ کو انبیاء واولیاء پر چسپاں کر کے ان سے توسّل واستمداد. استعانت کو شرک وکفر قرار دیا گیا ہے۔ اور صاف لفظوں میں ان اُمور کو "عبادت" ٹھہرا کر یہ فتویٰ صادر کر دیا ہے کہ "عبادت کا مستحق بھی صرف ایک اللہ ہی ہے دوسرا کوئی اس میں شریک نہیں ہوسکتا استمداد واستغاثہ بھی اسی سے کرو کہ وہی سب کی فریادیں اور التجائیں سننے پر قادر ہے دوسرا کوئی بھی فوق الاسباب طریقے سے کسی کی بات سننے پر قادر ہی نہیں ہے جب یہ بات ہے تو دوسرے مشکل کشائی اور حاجت روائی کس طرح کر سکتے ہیں ؟ چاہے وہ پتھر کی مُورتیاں ہوں. انبیاء علیہم السلام اور صلحاء ہوں اور قبروں میں مدفون اشخاص ہوں مدد کے لئے کسی کو مت پکارو. ان کے ناموں کی نذر نیاز مت دو. ان کے ورد نہ کرو. ان سے خوف مت کھاؤ اور ان سے امیدیں وابستہ نہ کرو کیونکہ یہ سب عبادت کی قسمیں ہیں جو صرف ایک اللہ کا حق ہے۔ (تفسیر نجدیہ سعودیہ وہابیہ ص۱۳۳۵)

الغرض : خوارج الاصل نجدیہ وہابیہ کی تفسیر قرآن کے نام پر تحریف قرآن کے مجموعہ ظلمانی میں توحیدِ شیطانی کا پرچار کیا گیا ہے۔ محبوبان خدا

Marfat.com

انبیاء و اولیاء اللہ کو اللہ تعالیٰ کے عطا کردہ فضائل و خصوصی صفات و علوم و اختیارات جو قرآن و حدیث سے ثابت ہیں ان کا انکار کر کے انبیاء علیہم السلام کا عموماً اور سید الانبیاء محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم اور اولیائے کرام اُمت قدسنا اللہ باسرارہم کی قرن الشیطان نجدی کی تقلید میں نہایت گستاخانہ انداز میں توہین کی گئی ہے جو کفر صریح اور شیوۂ کفار ہے۔ آئندہ اوراق میں قرآن و حدیث سے وہابیہ خبیثیہ کی شیطانی توحید کی مکمل تردید کی جا رہی ہے۔

صحابہ کرام براہ راست حضور علیہ السلام سے مافوق الاسباب امداد کا سوال کرتے رہے ہیں

عن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اِنّ اللہ عزوجل وعدنی اَنْ یدخل الجنۃ من اُمّتی اَربَعِمائۃِ اَلفٍ بلاحساب فقال ابوبکر زِدْنا یارسول قال وھکذا فحث بکَفَّتیہِ وجمعھما فقال ابوبکر زِدْنا یارسول اللّٰہ قال وھکذا فقال عُمَرُ دعنا یا ابا بکر فقال ابوبکر وما علیک اَنْ یُدْخلنا اللّٰہ کلّنا الجنّۃَ فقال عُمَرُ اِنّ اللّٰہ عزوجل اِنْ شاءَ اَنْ یُدْخِلَ خلقہ الجنّۃَ بکفٍّ وّاحِدٍ فعل فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلّم صَدَقَ عُمَرُ رواہ فی شرح السُّنّۃِ (مشکوٰۃ باب الحوض والشفاعۃ)

Marfat.com

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرماتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کہ اللہ عزوجل نے مجھ سے وعدہ فرمایا کہ میری اُمت میں سے چار لاکھ کو بغیر حساب جنت میں داخل کرے گا تو (حضرت) ابو بکر (رضی اللہ عنہ) نے عرض کی "یا رسول اللہ ہم کو اور زیادہ دیجئے فرمایا اور اس طرح پھر آپ نے اپنے دونوں ہاتھ ملائے اُن کا لپ (لَپ) بھرا (یعنی ان چار لاکھ کے علاوہ رب تعالیٰ کے لپ (لَپ) اور بھی بغیر حساب جنت میں جائیں گے کہ حق تعالیٰ ان مومنوں کو اپنے دونوں دستِ قدرت میں لے کر وہاں پہنچا دے گا۔ خدا کرے ہم بھی اس میں آجائیں۔ آمین) اس پر حضرت ابوبکر (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) نے عرض کی "یا رسول اللہ ہمیں اور زیادہ دیجئے (یعنی ہمیں اور زیادہ بخشش کی خبر دیجئے یا اور زیادہ بخشش کرائیے) حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اور ایسے۔ تو حضرت عمر (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) نے فرمایا اے ابوبکر ہمیں چھوڑو بھی (یعنی اے ابوبکر یہ اجمال رہنے دو زیادہ کی تصریح نہ کراؤ تاکہ ہم خوف و امید پر رہیں اعمال کئے جائیں) اس پر حضرت ابوبکر (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) نے فرمایا تمہارا کیا حرج ہے۔ کہ ہم سب کو اللہ جنت میں داخل فرمائے (یعنی اے عمر ذرا خاموش تو رہو میں حضور انور سے ساری اُمتِ رسول کے لئے بے حساب جنتی ہونے کا وعدہ لے لیتا ہوں اے عمر تمہارا اس میں کیا بگڑتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سارے اُمتی بے حساب جنتی ہو جائیں؟) تو حضرت عمر (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) نے فرمایا کہ اگر اللہ چاہے تو ایک مٹھی میں

Marfat.com

ساری خلقت کو جنت میں داخل کر دے وہ کر سکتا ہے تب نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عمر نے سچ کہا ۔ خیال رہے کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عرض و معروض میں غلبۂ امید کی جھلک ہے اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عرض و معروض میں رضا بالقضاء کا ظہور ہے اس لئے حضرت عمر کے قول کی تائید بارگاہِ نبوت سے ہوئی نیز سب لوگ بغیر حساب بخش دیئے جائیں تو شفیعوں کی شفاعت۔ محبوبوں کی محبوبیت کا ظہور کیسے ہو؟ اس لئے بھی حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے قول کو ترجیح دی گئی۔

یارسول اللہ! ہمارے گناہ بخش دیجئے ہم پر سکینہ اتارئیے۔ جنگ میں ہم کو ثابت قدم رکھئے ہم حضور کے فضل سے بے نیاز نہیں

غزوہ خیبر شریف میں خیبر کو جاتے ہوئے حضرت عامر بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور میں رجز پڑھتے چلے

اَللّٰھُمَّ لَوْلَا اَنْتَ مَا اھْتَدَیْنَا ✧ وَلَا تَصَدَّقْنَا وَلَا صَلَّیْنَا

فَاغْفِرْ فِدَاءً لَکَ اَلْقَیْنَا ✧ وَاَلْقِیَنْ سَکِیْنَۃً عَلَیْنَا

وَثَبِّتِ الْاَقْدَامَ اِنْ لَاقَیْنَا ✧ وَنَحْنُ فَضْلِکَ مَا اسْتَغْنَیْنَا

Marfat.com

ترجمہ: خدا گواہ ہے۔ یارسول اللہ اگر حضور نہ ہوتے تو ہم ہدایت نہ پاتے نہ زکوٰۃ دیتے نہ نماز پڑھتے تو بخش دیجئے ہم حضور پر قربان جو گناہ ہمارے رہ گئے ہیں اور ہم پر حضور سکینہ اتاریں اور جب ہم دشمنوں سے مقابل ہوں تو حضور ہمیں ثابت قدم رکھیں ہم حضور کے فضل سے بے نیاز نہیں صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم یہ حدیث صحیح بخاری و صحیح مسلم وسنن ابی داؤد وسنن نسائی و مسند امام احمد بن حنبل (رضی اللہ عنہم) وغیرہ میں سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بطریق جدیدہ ہے اور پچھلا مصرع زیادات صحیح مسلم و امام احمد سے ہے رضی اللہ تعالیٰ عنہما (الامن والعلی ص۸۸) اور ص۹۰ پر ہے۔ کہ ابتداء میں اللّٰھُمَّ ہے اس سے مقصود حضرت عزت جلّ جلالہٗ کو پکارنا نہیں (کہ یہ اللہ عزوجل سے عرض قرار پائے) بلکہ اُس کے نام سے ابتدائے کلام ہے اور حضور ہم پر سکینہ اتاریں مقابلۂ دشمن کے وقت اور ہمیں ثابت قدم رکھیں یعنی اپنے رب جلّ وعلا سے ان مراعات کی دعا فرمائیں

یہ اشعار سُن کر حضور اقدس صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم نے دریافت فرمایا یہ کون اونٹوں کو رواں کرتا ہے۔ صحابہ نے عرض کی "عامر بن اکوع" حضور نے فرمایا اللہ اس پر رحمت کرے اور مسند احمد (وصحیح مسلم) میں بروایت ایاس بن سلمہ (اپنے والد ماجد سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے) ہے۔ رسول اللہ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم نے (عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے) فرمایا تیرا رب تیری مغفرت فرمائے اور حضور (ایسی جگہ) جب کسی خاص شخص کا نام لے کر دعائے مغفرت فرماتے تھے وہ شہید ہو جاتا تھا۔ (لہٰذا) حاضرین میں سے ایک صاحب یعنی

Marfat.com

امیرالمومنین عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جیسا کہ صحیح مسلم میں تصریح ہے۔ عرض کی یارسول اللہ حضور کی دعا سے عامر کے شہادت واجب ہوگئی حضور نے ہمیں ان سے نفع کیوں نہ لینے دیا یعنی حضور انہیں ابھی زندہ رکھتے کہ ہم ان سے بہرہ مند ہوتے۔ انتہیٰ۔ یہ پچھلے لفظ بھی یاد رکھنے کے قابل ہیں کہ حضور انہیں زندہ رکھتے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یہ حدیث ابنِ اسحاق نے اس سند سے روایت کی۔

حدثنی، محمد بن ابراھیم بن الحارث عن ابی الھیثم بن نصر بن دھرن الاسلمی اَنّ اباہ حدّثہ انہ سَمِع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم یقول فی میسرہ الی خیبر لعامر بن الاکوع فذکرہ اسی میں ہے۔ فقال عُمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ وَجَبَتْ واللہ یارسول اللہ لو امتعتنا بہٖ فَقُتِلَ یوم خَیبر شھیدًا۔ امیرالمؤمنین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی خدا کی قسم شہادت واجب ہوگئی یارسول اللہ کاش حضور ہمیں اُن کی زندگی سے بہرہ یاب رکھتے وہ روز خیبر شہید ہوئے رضی اللہ تعالیٰ عنہ (الامن والعلی ص۸۰)

حُضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا۔ مانگ کیا مانگتا ہے کہ ہم تجھے عطا فرمائیں صحابی نے عرض کی میں آپؐ سے سوال کرتا ہوں کہ جنّت میں اپنی رفاقت عطا فرمائیں

Marfat.com

صحیح مسلم، سنن ابی داؤد، سنن ابن ماجہ اور معجم کبیر طبرانی میں سیدنا ربیعہ بن کعب اسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ قال کنت ابیت مع رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم فَاَتَیتُہٗ۔ بوضوئہٖ وحاجتہٖ فقال لی سَلْ (ولفظ الطبرانی فقال یومًا یا ربیعۃ سَلْنی فاُعْطِیَکَ۔ رَجَعْنَا الی لفظ مسلم) قال فَقُلتُ اَسْئَلُکَ مُرافقتک فی الجنّۃِ فقال اَوَ غیر ذالک قُلْتُ ھُوَ ذاک قال فَاَعِنّی علی نفسِکَ بِکَثْرَۃِ السُّجُودِ۔

وہ فرماتے ہیں " میں حضور پُرنور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کے پاس رات کو حاضر رہتا ایک شب حضور کے لئے آب وضو وغیر ضروریات لایا (رحمتِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کا بحرِ رحمت جوش میں آیا) ارشاد فرمایا مانگ کیا مانگتا ہے کہ ہم تجھے عطا فرمائیں میں نے عرض کی میں حضور سے سوال کرتا ہوں کہ جنّت میں اپنی رفاقت عطا فرمائیں۔ فرمایا۔ کچھ اور۔ میں نے عرض کی میری مراد تو صرف یہی ہے۔ (یعنی۔ کہ حیف باشد از و غیر او تمنائے۔

ے سائل ہوں ترا مانگتا ہوں تجھ سے تجھی کو : معلوم ہے اقرار کی عادت تری مجھکو

سرکار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم نے فرمایا تو میری اعانت کر اپنے نفس پر کثرتِ سجود سے "

علامہ علی قاری محدث علیہ الرحمۃ الباری "مرقاۃ شرح مشکوۃ" میں فرماتے ہیں۔

یوخذ من اطلاقہٖ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم الامر بالسُّؤال

Marfat.com

ان اللہ تعالیٰ مکّنہٗ من اعطاء کلّ ما اراد من خزائن الحق

یعنی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم نے مانگنے کا حکم مطلق دیا اس سے مستفاد ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضور کو عام قدرت بخشی ہے خُدا کے خزانوں سے جو چاہیں عطا فرما دیں " ۔

مالک کونین ہیں گو پاس کچھ رکھتے نہیں : دو جہاں کی نعمتیں ہیں اُنکے خالی ہاتھ میں

شیخ محقق مولانا عبد الحق محدّث دہلوی قدّس سرہٗ " اشعۃ اللمعات شرح مشکوٰۃ ص ۴۲۵ ج ۱ پر اس حدیث کی شرح میں فرماتے ہیں :" از اطلاقِ سوال کہ فرمود ۔ سَل ۔ بخواہ و تخصیص نکرد بمطلوبے خاص معلوم میشود کہ کارِ ہمہ بدستِ ہمت وکرامتِ اوست صلّی اللہ علیہ وسلّم ہر چہ خواہد ہر کرا خواہد باذنِ پروردگار خود بدہد ۔ بیت

فَاِنَّ مِنْ جُوْدِکَ الدنیا وضرّتھا ⁘ ومِنْ علومک علم اللّوح والقَلَم

بیت ۔ اگر خیریتِ دنیا و عُقبیٰ آرزو داری ⁘ بدرگاھش بیا و ھر چہ میخواھی تمنا کن

ترجمہ : حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کا کسی چیز کی تخصیص فرمائے بغیر مطلقاً فرمانا کہ مانگ (سوال کر) اس سے معلوم ہوتا ہے کہ سب کے کام حضور علیہ الصّلوٰۃ والسّلام کے دستِ ہمت وکرامت (اختیار) میں ہیں جو کچھ چاہیں جس کو چاہیں باذن اللہ عطا فرمائیں ۔ اس کے بعد قصیدہ بُردہ شریف کا شعر نقل فرمایا ہے ۔ جس میں امام اجل محمد بوصیری قدس سرہ سرکارِ دو عالم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم سے عرض کرتے ہیں یا رسول اللہ دنیا و آخرت دونوں حضور کے

Marfat.com

خوانِ جود وکرم سے ایک حصّہ ہیں اور لوح وقلم کے جملہ علوم جن میں ماکان وما یکون جو کچھ ہوا اور جو کچھ قیامت تک ہونے والا ہے۔ ذرہ ذرہ بالتفصیل مندرج ہے حضور کے علوم سے ایک پارہ ہیں۔ اس کے بعد فارسی شعر نقل فرمایا ہے۔ جس کا ترجمہ یہ ہے کہ اگر تو دنیا وآخرت کی خیریت کی آرزو رکھتا ہے تو ان کی (سرکارِ دوعالم صلّی اللہ علیہ وسلّم کی) درگاہ میں آ (حاضر ہو) اور جو کچھ تو چاہتا ہے اس کی تمنا کر۔ مانگ لے۔ تجھے رسول اللہ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلّم دنیا وآخرت کی منہ مانگی مرادیں پوری کردیں گے اس حدیث مبارکہ سے ثابت ہوا کہ سرکارِ دوعالم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم ہر قسم کی حاجت روا فرما سکتے ہیں دنیا وآخرت کی سب مرادیں حضور کے اختیار میں ہیں ؎

کس چیز کی کمی ہے مولا تری گلی میں : دنیا تیری گلی میں عقبیٰ تیری گلی میں

تفسیر صاوی میں آیۂ مبارکہ لیس لک من الامر شئٌ کے تحت فرمایا۔ جعل اللّٰہُ مفاتیح خزائنہٖ بیدہٖ فمن زعم انّ النبّی کاٰحادِ الناس لایملک شئی اصلاً وّلا نفع بہٖ لا ظاھرًاوّلا باطنًا فھو کافر خاسِرُالدنیا والاٰخرۃ واستدلال بھٰذہ الاٰیتہ ضلالٌ مّبینٌ۔

علامہ شیخ احمد صاوی مالکی قدسنا اللہ باسرارہ العزیز فرماتے ہیں "اللہ تعالیٰ نے اپنے خزانوں کی چابیاں حضور کے ہاتھ (قبضہ واختیار) میں دے

Marfat.com

دی ہیں۔ (آپ کو تمام خزائن کا مختار بنا دیا ہے) پس جس شخص نے یہ گمان کیا کہ حضور دوسرے عام آدمیوں کی طرح کسی چیز کے بالکل مالک نہیں ہیں اور نہ آپ سے کچھ ظاہری یا باطنی نفع ہے تو وہ کافر ہے دنیا و آخرت میں خسارے والا ہے اور اس آیت سے یہ استدلال کرنا کہ آپ نفع و نقصان کے مالک نہیں ہیں یہ کھلی گمراہی ہے"

بفضلہٖ تعالیٰ و بفضل رسولہ الاعلیٰ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلّم ایاك نستعين۔ کے معنے و مفہوم میں تحریف کر کے تفسیر نجدیہ سعودیہ عربیہ میں جو وہابیانہ حرکت کی گئی ہے۔ اس کا مفصّل رد بدلائل قاہرہ مکمل ہوا۔ فالحمد للّٰه على ذالك والصلوٰة والسلام على حبيبه سيدنا ومولانا محمد رسول اللّٰه وآله واصحابه اجمعين وعلينا معهم يا ارحم الراحمين۔

آئندہ صفحات میں مسئلہ توسّل۔ استمداد۔ استغاثہ۔ نداء مفصلاً تحریر کیا جاتا ہے۔ جس سے تفسیر نجدیہ سعودیہ وہابیہ میں قرآن پاک کی جن جن آیاتِ مبارکہ میں تحریف کر کے انبیاء علیہم الصّلوٰۃ والسّلام و اولیاء کرام سے توسّل و استمداد و استغاثہ اور نداء کو شرک قرار دیا گیا ہے۔ ان سب تحریفات کی مکمل تردید ہو جائے۔ اور کم علم بھولے بھالے مسلمان ان وہابیہ کے گمراہ کن پروپیگنڈہ سے متاثر ہو کر گمراہی سے بچ جائیں۔

آمین۔

Marfat.com

Marfat.com

مِنْ دُوْنِ اللّٰہ
کی
وضاحت

Marfat.com

پ ۲۳ ع "تفسیر نجدی ص۱۲۵۲" سورۃ الصّفٰت

آیتہ مبارکہ: اُحشروا الذین ظلموا وازواجھم وما کانوا یعبدون ۝
من دون اللہ فاھدوھم الیٰ صراط الجحیم ۝

"ترجمہ نجدی: ظالموں کو اور ان کے ہمراہیوں کو اور (ان) جن کی وہ اللہ کے علاوہ پرستش کرتے تھے ان سب کو جمع کر کے انہیں دوزخ کی راہ دکھا دو۔

تفسیر نجدی: یعنی جنہوں نے کفر و شرک اور معاصی کا ارتکاب کیا یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے حکم ہوگا اس سے مراد کفر و شرک اور تکذیب رسل کے ساتھی یا بعض کے نزدیک جنات و شیاطین ہیں اور بعض کہتے ہیں کہ وہ بیویاں ہیں جو کفر و شرک میں ان کی ہمنوا تھیں۔ "ما" عام ہے تمام معبودین کو چاہے وہ مورتیاں ہوں یا اللہ کے نیک بندے سب کو ان کی تذلیل کے لئے جمع کیا جائے گا۔ تاہم نیک لوگوں کو تو اللہ جہنم سے دور ہی رکھے گا اور دوسرے معبودوں کو انکے ساتھ ہی جہنم میں ڈال دیا جائیگا تاکہ وہ دیکھ لیں کہ یہ کسی کو نفع نقصان پہنچانے پر قادر نہیں ہیں۔"

رَدِّ تفسیر نجدی

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ
اَمَّا بعد۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

آیتہ مبارکہ: اُحشروا الذین ظلموا وازواجھم وما کانو یعبدون ۝
من دون اللہ فاھدوھم الیٰ صراط الجحیم ۝ (پ ۲۳ ع ٦)

صحیح ترجمہ و تفسیر: "ہانکو ظالموں اور ان کے جوڑوں کو اور جو کچھ وہ پوجتے

Marfat.com

تھے اللہ کے سوا ان سب کو ہانکو راہِ دوزخ کی طرف "۔ ظالموں سے مُراد کافر ہیں اور ان کے جوڑوں سے مُراد اُن کے شیاطین ہیں جو دنیا میں اُن کے جلیس و قرین رہتے تھے۔ ہر ایک کافر اپنے شیطان کے ساتھ ایک ہی زنجیر میں جکڑ دیا جائے گا اور حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ جوڑوں سے مُراد اشباہ و امثال ہیں یعنی ہر کافر اپنے ہی قسم کے کفار کے ساتھ ہانکا جائے گا بُت پرست بُت پرستوں کے ساتھ اور آتش پرست آتش پرستوں کے ساتھ وعلیٰ ھٰذا القیاس۔ (تفسیر خزائن العرفان)

تفسیر قرطبی صفحہ ۵ جزو ۱۵ میں ہے " وما کانوا یعبدون من دون اللّٰہ" ای من الاصنام والشیاطین وابلیس۔

ترجمہ: اور جن جن کی وہ اللہ کے سوا عبادت کرتے ہیں یعنی اصنام (بتوں) کی شیاطین کی اور ابلیس کی "۔

تفسیر کبیر صفحہ ۱۳۲ جلد ۲۶ میں ہے " وما کانوا یعبدون من دون اللّٰہ" ففیہ قولان۔ الاول المراد ما کانوا یعبدون من دون اللّٰہ من الاوثان والطواغیت۔ القول الثانی الشیاطین الذین دعوھم الیٰ عبادۃ ما عبدوہ فلما قبلوا منھم ذالک الذین صاروا کالعابدین لاولئک الشیاطین "۔

ترجمہ۔ آیت: " وما کانوا یعبدون من دون اللّٰہ "اس میں دو قول ہیں۔ پہلا قول یہ ہے کہ اللہ کے سوا جن کی وہ عبادت کرتے ہیں، اس سے مراد بُت اور طاغوت دوسرا قول یہ ہے کہ وہ شیاطین جو ان کو غیر کی عبادت کی طرف بلاتے ہیں جب وہ ان سے ان کا دین قبول کرتے ہیں تو گویا وہ ان شیاطین کے پوجاری بن جاتے ہیں "۔

تفسیر جلالین میں ہے۔ ویقال للملائکۃ احشروا الذین ظلموا "انفسھم

Marfat.com

بالشرك" و زوجهم. قرنائهم من الشيطين" وما كانوا يعبدون من دون الله" اى غيرہ من الاوثان. "فاهدوهم" دلوهم وسوقوهم." الى صراط الجحيم طريق النار

اور ملائکہ سے کہا جائے گا۔ ہانکو ان کو جنہوں نے ظلم کیا اپنی جانوں پر شرک سے اور انکے جوڑوں کو شیطانوں سے جو ان کے قرین تھے اور جن جن کی وہ عبادت کرتے تھے سوائے اللہ کے یعنی اللہ کے سوا بتوں کو پوجتے تھے۔ ان سب کو ہانکو راہ جحیم یعنی جہنم کی طرف ۔

تفسیر کمالین میں ہے جلالین کے حاشیہ پر : قوله قرناء هم من الشياطين كل كافر يحشر مع شيطانه في سلسلة كذا روى عن الضحاك ومقاتل وعن ابن عباس وابي عمر واحشروا الظالمين اشباههم عابدي الصنم مع عابدي الصنم وعابدي الكواكب مع عبدوها وعن عمر صاحب كل ذنب مع صاحب ذلك الذنب كالزاني مع الزانية وصاحب الخمر مع نظيره وعن الحسن ازواجهم المشركات روى الحاكم عن عمر انه قال في ازواجهم امثالهم الذين هم مثلهم" کے کہ اس ارشاد کا مطلب یہ ہے کہ شیطانوں میں سے ان کے قرینوں میں سے ہر کافر کو اس کے شیطان کے ساتھ ہانکا جائے گا۔ اس سلسلہ میں اسی طرح حضرت ضحاک اور حضرت مقاتل اور حضرت ابن عباس اور حضرت ابی عمر رضی اللہ عنہم سے مروی ہے کہ ظالمین اور ان جیسے کفار کے ساتھ ہانکا جائے گا۔ بت پرست کو بت پرست کے ساتھ اور ستاروں کے پجاریوں کو ستاروں کے پجاریوں کے ساتھ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہر گنہگار کو اسی طرح کے گنہگار کے ساتھ جیسا کہ زانی کو زنا کرنے والوں کے ساتھ۔ اور شراب پینے والوں کو ان ہی جیسوں کے ساتھ اور حضرت حسن سے مروی ہے کہ مشرکوں کو انکی مشرک بیویوں کے ساتھ۔ محدث حاکم علیہ الرحمۃ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ انہوں نے فرمایا ہم مثل کو ہم مثل جوڑوں میں۔ تفسیر

Marfat.com

بنظر اختصار مندرجہ بالا بلند پایہ متداول مشہور و مقبول تفاسیر کے اقتباسات پر اکتفا کافی سمجھتا ہے۔ اس لئے کہ

ے ہو شرم تو کافی ہے اک حرف صداقت بھی : بے شرم کو کافی نہیں دفتر نہ صحیفے

تمام سلف صالحین مفسّرین متفق ہیں کہ آیت مبارکہ میں۔ الذین ظلموا سے کفار مراد ہیں اور ماکانوا یعبدون من دون اللّٰہ سے بُت مراد ہیں۔ آیت مبارکہ میں۔ اللہ کے نیک بندوں انبیاء و اولیاء کا ذکر تو کیا اشارہ تک نہیں ہے۔ لیکن نجدی سعودی وہابی تفسیر میں مردود ازلی ابن عبدالوہاب نجدی کے مردود عقیدہ کو صحیح ثابت کرنے کی خاطر نام نہاد مفسّر مردود لکھتا ہے۔

"ما" عام ہے تمام معبودین کو چاہے وہ مُورتیاں ہوں یا اللہ کے نیک بندے سب کو ان کی تذلیل کے لئے جمع کیا جائے گا۔ الخ۔ نعوذ باللّٰہ من ھفوات النجدیۃ الوھابیۃ الخبیثہ۔ نام نہاد مفسر نجدی کا یہ لکھنا کہ "ما" عام ہے تمام معبودین کو چاہے وہ مورتیاں ہوں یا اللہ کے نیک بندے سب کو ان کی تذلیل کے لئے جمع کیا جائے گا" اس کی جہالت، رذالت اور ضلالت کی دلیل ہے اور قطعاً غلط ہے تحریفِ معنوی ہے۔ واضح رہے کہ "ما" زبانِ عربی میں غیر ذوی العقول کے لئے بولا جاتا ہے۔ لیکن تفسیر نجدیہ سعودیہ میں تحریفِ معنوی کر کے "ما" کے اصل معنی و مفہوم کو بدل کر۔ ذوی العقول۔ "نیک بندے" لکھ کر۔ اللہ تعالیٰ کے محبوب بندوں انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام اور اولیاء عظام کو غیر ذوی العقول "بتوں" کے ساتھ شامل کر دیا گیا ہے۔ نعوذ باللّٰہ من شرور النجدیہ الوھابیہ۔ نجدی وہابیوں کی اس شیطانی حرکت سے صاف ظاہر ہے کہ

Marfat.com

تفسیر نجدیہ سعودیہ وہابیہ لکھی ہی۔ انبیاء و اولیاء سے بغض و کمال عناد کی بنیاد پر ہے۔ اس مقصد سے کہ اے مسلمانو!

ع ہم تو ڈوبے ہیں مگر تم کو بھی لے ڈوبیں گے

نجدیہ وہابیہ کے دھرم میں۔ ملائکہ پیغمبر اولیاء صلحاء شیاطین لکڑی پتھر کے تراشے ہوئے بت سب یکساں ہیں

واضح رہے کہ نجدی وہابی اپنے خانہ ساز من گھڑت باطل اصول کے تحت۔ ملائکہ۔ انبیاء و اولیاء سے توسّل و استمداد کو عبادت قرار دے کر بتوں میں شمار کرتے ہیں اور ان سے توسّل و استمداد کرنے والے مسلمانوں کو ان کی عبادت کرنے والے مشرک کافر قرار دیتے ہیں۔ اور اپنے اس باطل اصول و عقیدۂ توحیدِ شیطانی کو صحیح ثابت کرنے کے لئے آیات قرآن مجید و احادیث میں بے دھڑک تحریف کرتے ہیں۔ اور تاویلات فاسدہ کے ذریعہ مسلمانوں کو دھوکہ و فریب دے کر گمراہ کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ چنانچہ

نجدی تفسیر ص ۱۲۲۱ و ص ۱۲۲۲ پر۔ پ ۲۲۔ سورہ فاطر

آیت مبارکہ: والذین تدعون من دونہ مایملکون من قطمیر ان تدعوھم لایسمعوا دعائکم ولوسمعوا ما استجابوا لکم ویوم القیٰمۃ یکفرون بشرککم ولاینبئک مثل خبیر ۰

ترجمہ نجدی: جنہیں تم اس کے سوا پکار رہے ہو وہ تو کھجور کی گٹھلی کے چھلکے کے بھی مالک نہیں۔ تفسیر نجدی۔ یعنی اتنی حقیر چیز کے بھی مالک نہیں۔ نہ

Marfat.com

اسے پیدا کرنے پر ہی قادر ہیں۔ قطمیر اس جھلی کو کہتے ہیں جو کھجور اور اس کی گٹھلی کے درمیان ہوتی ہے یہ پتلا سا چھلکا گٹھلی پر لفافے کی طرح چڑھا ہوا ہوتا ہے۔ یعنی اگر تم انہیں مصائب میں پکارو تو وہ تمہاری پکار سنتے ہی نہیں کیونکہ وہ جمادات ہیں یا منوں مٹی کے نیچے مدفون۔ یعنی اگر بالفرض وہ سن بھی لیں تو بے فائدہ اس لئے کہ وہ تمہاری التجاؤں کے مطابق تمہارا کام نہیں کر سکتے۔ اور کہیں گے (ما کنتم ایانا تعبدون) یونس ۲۸ "تم ہماری عبادت نہیں کرتے تھے" (ان کنا عن عبادتکم لغفلین) "یونس ۲۹ "ہم تو تمہاری عبادت سے بے خبر تھے"۔ اس آیت سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ جن کی اللہ کے سوا عبادت کی جاتی ہے وہ سب پتھر کی مورتیاں ہی نہیں ہوں گی بلکہ ان میں عاقل (ملائکہ، جن، شیاطین اور صالحین) بھی ہوں گے تب ہی تو یہ انکار کریں گے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ ان کی حاجت براری کے لئے پکارنا شرک ہے۔

نیز انبیاء و اولیاء سے توسّل و استمداد کرنے والوں کا اس طرح سے مذاق اُڑایا جاتا ہے

نام نہاد مفسّر تفسیر نجدیہ سعودیہ وہابیہ صفحہ ۱۳۰۵ پر

آیت مبارکہ: واذا ذکر اللہ وحدہ اشمأزت قلوب الذین لایؤمنون بالاخرۃ واذا ذکر الذین من دونہ اذا ھم یستبشرون پ ۲۴ سورۃ الزمر

ترجمہ نجدی: "جب اللہ اکیلے کا ذکر کیا جائے تو ان لوگوں کے دل نفرت

Marfat.com

کرنے لگتے ہیں جو آخرت کا یقین نہیں رکھتے اور جب اس کے سوا (اور کا) ذکر کیا جائے تو ان کے دل کھل کر خوش ہو جاتے ہیں "۔

تفسیر نجدی : یا کفر و استکبار یا انقباض محسوس کرتے ہیں مطلب یہ ہے کہ مشرکین سے جب یہ کہا جائے کہ معبود صرف ایک ہی ہے تو ان کے دل یہ بات ماننے کے لئے تیار نہیں ہوتے ہاں جب یہ کہا جائے کہ فلاں فلاں بھی معبود ہیں یا وہ بھی آخر اللہ کے نیک بندے ہیں وہ بھی کچھ اختیار رکھتے ہیں وہ بھی مشکل کشائی اور حاجت روائی کر سکتے ہیں تو پھر مشرکین بڑے خوش ہوتے ہیں۔ منحرفین کا یہی حال آج بھی ہے جب ان سے کہا جائے کہ صرف "یا اللہ مدد" کہو کیونکہ اس کے سوا کوئی مدد کرنے پر قادر نہیں ہے تو سیخ پا ہو جاتے ہیں یہ جملہ ان کے لئے سخت ناگوار ہوتا ہے لیکن جب "یا علی مدد" یا "یا رسول اللہ مدد" کہا جائے اسی طرح دیگر مُردوں سے استمداد و استغاثہ کیا جائے مثلاً "یا شیخ عبد القادر شیئاً لِلّٰہ" وغیرہ تو پھر ان کے دل کی کلیاں کھل اٹھتی ہیں۔ فَتَشَابَهَتْ قُلُوبُهُمْ : نیز نجدی تفسیر میں ص ۱۳۱۱ پر لکھا ہے۔ یعنی جب یہ پسند نہیں کرتے کہ تمہارے غلام اور نوکر چاکر جو تمہارے ہی جیسے انسان ہیں وہ تمہارے مال و دولت میں شریک اور تمہارے برابر ہو جائیں تو پھر یہ کس طرح ہو سکتا ہے کہ اللہ کے بندے چاہے وہ فرشتے ہوں پیغمبر ہوں اولیاء و صلحاء ہوں یا شجر و حجر کے بنائے ہوئے معبود وہ اللہ کے ساتھ شریک ہو جائیں جب کہ وہ بھی اللہ کے غلام اور اس کی مخلوق ہیں؟ یعنی جس طرح پہلی بات نہیں ہو سکتی دوسری بھی نہیں ہو سکتی اس لئے اللہ کے ساتھ دوسروں کی بھی عبادت کرنا اور انہیں بھی

Marfat.com

حاجت روا و مشکل کشا سمجھنا یکسر غلط ہے ۔

مسلمانوں کے لیڈر اور پیروں (اولیاء اللہ) پر بہتان تراشی کہ یہ غیر اللہ کی عبادت کراتے ہیں

نام نہاد مفسر نجدی تفسیر نجدیہ سعودیہ ص ۱۲۲۹ پر

آیۃ مبارکہ : قل أرأیتم شرکاءکم الذین تدعون من دون اللہ أرونی ماذا خلقوا من الارض ام لھم شرک فی السموت ام اتینھم کتاباً فھم علی بینت منہ بل ان یعد الظلمون بعضھم بعضاً الا غروراً ۝ (پارہ ۲۲ ع ۱۷)

ترجمہ نجدی : آپ کہئے کہ تم اپنے قرار داد شریکوں کا حال تو بتاؤ جن کو تم اللہ کے سوا پوجا کرتے ہو یعنی مجھ کو یہ بتاؤ کہ انہوں نے زمین میں سے کون سا جزو بنایا ہے یا ان کا آسمانوں میں کچھ ساجھا ہے یا ہم نے ان کو کوئی کتاب دی ہے کہ یہ اس کی دلیل پر قائم ہوں بلکہ یہ ظالم ایک دوسرے سے نرے دھوکے کی باتوں کا وعدہ کرتے آئے ہیں۔

تفسیر نجدی : یعنی ان میں سے کوئی بات بھی نہیں ہے بلکہ یہ آپس میں ہی ایک دوسرے کو گمراہ کرتے آئے ہیں ان کے لیڈر اور پیر کہتے تھے کہ یہ معبود انہیں نفع پہنچائیں گے انہیں اللہ کے قریب کر دیں گے اور ان کی شفاعت کریں گے۔ یا یہ باتیں شیاطین مشرکین سے کہتے تھے یا اس سے وہ وعدہ مراد ہے جس کا

Marfat.com

اظہار وہ ایک دوسرے کے سامنے کرتے تھے کہ وہ مسلمانوں پر غالب آئیں گے جس سے ان کو اپنے کفر پر جمے رہنے کا حوصلہ ملتا تھا۔

ردِّ تفسیر نجدیہ سعودیہ وہابیہ

نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمۡ
اَمَّا بَعۡد۔ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمۡ

تحریف، جھوٹ، بہتان طرازی اور انبیاء، شہداء اولیاء کی توہین کی شیطانی حرکتیں ملاحظہ ہوں

۱۔ مندرجہ بالا آیات کریمہ بتوں اور کفار مشرکین کے بارے میں ہیں جن کو محبوبانِ خدا پر چسپاں کیا گیا ہے۔

۲۔ مسلمانوں کو مشرک و کافر ٹھہرانے کے لئے بہتان باندھا گیا ہے کہ یہ لوگ انبیاء، اولیاء، شہداء کی عبادت کرتے ہیں۔

۳۔ حالانکہ کوئی مسلمان اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کی عبادت نہیں کرتا اور نہ ہی کسی کو خدائی میں شریک ٹھہراتا ہے۔

۴۔ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام اور اولیاء اللہ کو مشکل کشائی و حاجت روائی کے لئے پکارنے کو شرک ٹھہرایا گیا ہے۔ حالانکہ یہ قرآن و حدیث سے صریحاً ثابت ہے۔ اسکی

Marfat.com

تصریح آئندہ اوراق میں مفصلاً تحریر کی جارہی ہے۔

۵۔ انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام اور اولیاء کرام کو نہایت حقارت کے ساتھ منوں مٹی کے نیچے مدفون بے فیض، بے کار، کسی کی آواز و پکار نہ سن سکنے والے جمادات لکھ کر سخت توہین کی گئی ہے۔

۶۔ بے شرمی و بے حیائی کے ساتھ علماء کرام اور اولیاء عظام علیہم الرحمۃ پر بہتان باندھا گیا ہے کہ یہ ایک، دوسرے کو گمراہ کرنے والے اور غیر اللہ کی عبادت کرنے کی تعلیم دینے والے جھوٹے دھوکہ باز ہیں۔

۷۔ مسلمانوں کو اسلام سے منحرف قرار دے کر ان کا مذاق اڑایا گیا ہے کہ یہ لوگ یااللہ مدد کہنے پر سیخ پا ہوجاتے ہیں۔ لیکن یا علی مدد۔ یارسول اللہ مدد کہا جائے، مردوں سے استمداد و استغاثہ کیا جائے تو ان کے دل کی کلیاں کھل اٹھتی ہیں۔

تفسیر نجدیہ سعودیہ کی ان جملہ خرافات کی مکمل تردید آئندہ صفحات میں درج کی جارہی ہے

پ حٰمٓ ۲۶ نجدی سعودی تفسیر صـــ ۱۴۱۵ ، صـــ ۱۴۱۶ سورۃ احقاف

آیۃ مبارکہ: قل ارأیتم ما تدعون من دون اللہ ارونی ماذا خلقوا من الارض ام لھم شرک فی السمٰوٰت ایتونی بکتب من قبل ھذا او اثرۃ من علم ان کنتم صٰدقین ٥ ومن اضل ممن یدعوا من دون اللہ من لایستجیب لہ الی یوم القیمۃ وھم عن دعائھم غافلون ٥ واذا حشر الناس کانوا لھم اعداء وکانوا بعبادتھم کٰفرین۔ (پ ۲۶ ع ۱)

ترجمہ نجدی: آپ کہہ دیجیے بھلا دیکھو تو جنہیں تم اللہ کے سوا پکارتے ہو

Marfat.com

مجھے بھی تو دکھاؤ کہ انہوں نے زمین کا کونسا ٹکڑا بنایا ہے یا آسمانوں میں ان کا کون سا حصہ ہے؟ اگر تم سچے ہو تو اس سے پہلے کی کوئی کتاب یا کوئی علم ہی جو نقل کیا جاتا ہو میرے پاس لاؤ اور اس سے بڑھ کر گمراہ اور کون ہوگا؟ جو اللہ کے سوا ایسوں کو پکارتا ہے جو قیامت تک اس کی دعا قبول نہ کر سکیں بلکہ ان کے پکارنے سے بے خبر ہوں اور جب لوگوں کو جمع کیا جائے گا تو یہ ان کے دشمن ہو جائیں گے اور ان کی پرستش سے صاف انکار کر جائیں گے۔

تفسیر نجدی: أرأیتم بمعنی اخبرونی یا ارونی یعنی اللہ کو چھوڑ کر جن بتوں یا شخصیات کی تم عبادت کرتے ہو مجھے بتلاؤ یا دکھلاؤ کہ انہوں نے زمین و آسمان کی پیدائش میں کیا حصہ لیا ہے؟ مطلب یہ ہے کہ جب آسمان و زمین کی پیدائش میں بھی ان کا کوئی حصہ نہیں ہے بلکہ مکمل طور پر ان سب کا خالق صرف ایک اللہ ہے تو پھر تم ان غیر حق معبودوں کو اللہ کی عبادت میں کیوں شریک کرتے ہو؟ یعنی کسی نبی پر نازل شدہ کتاب میں یا کسی منقول روایت میں یہ بات لکھی ہو تو وہ لاکر دکھاؤ تاکہ تمہاری صداقت واضح ہو سکے۔ بعض نے آثارۃ من علم کے معنے واضح علمی دلیل کے کئے ہیں اس صورت میں کتاب سے نقلی دلیل اور اثارۃ من علم سے عقلی دلیل مراد ہوگی یعنی کوئی عقلی اور نقلی دلیل پیش کرو پہلے معنی اس کے اثر سے ماخوذ ہونے کی بنیاد پر روایت اس لئے کئے گئے ہیں یا بقیہ من علم پہلے انبیاء علیہم السلام کی تعلیمات کا باقی ماندہ حصہ ہو جو قابل اعتماد ذریعے سے نقل ہوتا آیا ہو اس میں یہ بات ہو یعنی یہی سب سے بڑے گمراہ ہیں جو پتھر کی مورتیوں کو یا فوت شدہ

Marfat.com

اشخاص کو مدد کے لئے پکارتے ہیں جو قیامت تک جواب دینے سے قاصر ہیں اور قاصر ہی نہیں بلکہ بالکل بے خبر ہیں یہ مضمون قرآن کریم میں متعدد مقامات پہ بیان کیا گیا ہے مثلاً سورۂ یونس ۲۹۔ سورۂ مریم ۸۱۔۸۲۔ سورۂ عنکبوت ۲۵ وغیرہ۔ من الآیات۔ دنیا میں ان معبودوں کی دو قسمیں ہیں۔ ایک تو غیر ذی روح جمادات و نباتات اور مظاہر قدرت سورج آگ وغیرہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو زندگی و قوت گویائی عطا فرمائے گا اور یہ چیزیں بول کر بتلائیں گی کہ ہمیں قطعاً اس بات کا علم نہیں ہے کہ یہ ہماری عبادت کرتے اور ہمیں تیری خدائی میں شریک گردانتے تھے۔ بعض کہتے ہیں کہ زبان قال سے نہیں زبان حال سے وہ اپنے جذبات کا اظہار کریں گی۔ واللہ اعلم۔ معبودوں کی دوسری قسم وہ ہے جو انبیاء علیہم السلام، ملائکہ، اور صالحین میں سے ہیں جیسے عیسیٰ، حضرت عزیر علیہم السلام اور دیگر عباد اللہ الصالحین ہیں۔ یہ اللہ کی بارگاہ میں اسی طرح کا جواب دیں گے جیسے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا جواب قرآن کریم میں منقول ہے علاوہ ازیں شیطان بھی انکار کریں گے جیسے قرآن میں ان کا قول نقل کیا گیا ہے تبرّانا الیک ما کانوا ایانا یعبدون۔ القصص ۶۳۔ "ہم تیرے سامنے اپنے عابدین سے اظہار برأت کرتے ہیں یہ ہماری عبادت نہیں کرتے تھے"

Marfat.com

ردِّ تفسیر نجدی

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمْ
بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمْ

نجدی نام نہاد مفسر نے آیات مبارکہ کا ترجمہ غلط لکھا اور تفسیر کی آڑ میں۔ حسب معمول نجدیہ وہابیہ تحریف بھی کی تاکہ مسلمانوں کو مشرک قرار دیا جا سکے۔ اور محبوبانِ خدا انبیاء و اولیاء کو بتوں میں شامل کر کے مسلمانوں کے دلوں سے ان کی عقیدت کو اور محبوبانِ خدا کی شان کو گھٹایا جا سکے اس ناپاک مقصد کے تحت

تفسیر نجدیہ میں حسبِ ذیل تحریفات کی گئی ہیں

ا۔ بتوں اور ان کے پجاری مشرکین کفار کی تردید و مذمت میں نازل شدہ آیت مبارکہ کو انبیاء علیہم السلام اور اولیاء اللہ اور ان سے توسّل و استمداد کرنے والے مسلمانوں پر چسپاں کیا گیا ہے۔

۲۔ ترجمہ میں تحریف کی گئی ہے کہ قل ارئیتم ما تدعون من دون اللہ کا ترجمہ غلط لکھا ہے۔ "بھلا دیکھو تو جنہیں تم اللہ کے سوا پکارتے ہو" جبکہ صحیح ترجمہ یوں ہے۔ "بھلا بتاؤ تو وہ جو تم اللہ کے سوا پوجتے ہو یعنی بت جنہیں معبود ٹھہراتے ہو"

۳۔ تفسیر میں تحریف کی گئی ہے کہ اس طرح لکھا ہے۔

ارئیتم بمعنی اخبرونی یا ارونی یعنی اللہ کو چھوڑ کر جن بتوں یا شخصیات

Marfat.com

کی تم عبادت کرتے ہو "۔ واضح رہے کہ آیت مبارکہ میں نجدی خبیث نے "یا شخصیات کی تم عبادت کرتے ہو خود بڑھایا ہے۔ شخصیات کا لفظ آیت میں ہرگز نہیں ہے۔ اس کمینہ حرکت سے انبیاء علیہم السلام اور اولیاء کرام کو بتوں کی صف میں شامل کر کے یہ ظاہر کرنا چاہا ہے کہ جس طرح مشرکین بتوں کی عبادت کرتے ہیں۔ اسی طرح مسلمان انبیاء واولیاء سے توسل واستمداد کر کے ان کی عبادت کرتے ہیں۔ حالانکہ کوئی مسلمان انبیاء واولیاء کو معبود نہیں جانتا اور نہ ہی ان کی عبادت کرتا ہے بلکہ اللہ تعالیٰ اور اس کے محبوب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلّم کی تعلیم کے مطابق انبیاء واولیاء سے توسّل واستمداد کر کے قرآن وحدیث کے احکام کی تعمیل کرتا ہے اس کے برعکس مشرکین کفار بتوں کو معبود جان کر ان کی عبادت کرتے اور ان سے استمداد بھی کرتے ہیں جنکی تردید قرآن وحدیث میں کی جاتی ہے۔

۴۔ اشقیاء ازلی شیطانی توحید کے پرستار نجدیہ سعودیہ نے تفسیر کے صفحہ ۱۴۱۶ پر۔ آیۃ مبارکہ ومن اضل ممن یدعوا من دون اللہ من لا یستجیب لہ الی یوم القیامۃ وھم عن دعائھم غافلون ۝ واذا حشر الناس کانوا لھم اعداء وکانوا بعبادتھم کفرین : کی تفسیر کے نام سے تحریف کرتے ہوئے لکھا ہے۔ "یعنی یہی سب سے گمراہ ہیں جو پتھر کی مورتیوں کو یا فوت شدہ اشخاص کو مدد کے لئے پکارتے ہیں جو قیامت تک جواب دینے سے قاصر ہی نہیں بلکہ بالکل بے خبر ہیں یہ دنیا میں ان معبودوں کی دو قسمیں ہیں ایک تو غیر ذی روح جمادات ونباتات اور مظاہر قدرت (سورج آگ وغیرہ) ہیں

Marfat.com

اللہ تعالیٰ ان کو زندگی اور قوت گویائی عطا فرمائے گا اور یہ چیزیں بول کر بتلائیں گی کہ ہمیں قطعاً اس بات کا علم نہیں ہے کہ یہ ہماری عبادت کرتے اور ہمیں تیری خدائی میں شریک گردانتے تھے بعض کہتے ہیں کہ زبان قال سے نہیں زبان حال سے وہ اپنے جذبات کا اظہار کریں گی۔ واللہ اعلم معبودوں کی دوسری قسم وہ ہے جو انبیاء علیہم السلام ملائکہ اور صالحین میں سے ہیں جیسے عیسیٰ حضرت عزیر علیہم السلام اور دیگر عباد اللہ الصالحین ہیں۔ یہ اللہ کی بارگاہ میں اسی طرح کا جواب دیں گے جیسے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا جواب قرآن کریم میں منقول ہے۔ علاوہ ازیں شیطان بھی انکار کریں گے جیسے قرآن میں ان کا قول نقل کیا گیا ہے۔ "تبرأنا الیک ما کانوا ایانا یعبدون" (القصص ۶۳) ہم تیرے سامنے (اپنے عابدین سے اظہار برأت کرتے ہیں یہ ہماری عبادت نہیں کرتے تھے"

۵۔ یہ آیت مبارکہ بھی بتوں کی تردید اور مشرکین کفار کی مذمت میں نازل ہوتی ہے لیکن نجدی تفسیر میں حسب اصول نجدیہ وہابیہ بتوں کے ساتھ انبیاء علیہم السلام اور اولیاء اللہ کی تردید اور مسلمانوں کی مذمت کی گئی ہے۔ ان کی ان تحریفات کی تردید آئندہ صفحات میں قرآن و حدیث سے مکمل طور پر کی جا رہی ہے۔

پ ۱۸ نجدی تفسیر ص ۹۵۶۔ ص ۹۵۷ سورہ المومنون

آیتہ مبارکہ: قل من رب السموات السبع و رب العرش العظیم ○ سیقولون للہ قل افلا تتقون ○ ترجمہ نجدی: دریافت کیجئے کہ ساتوں آسمانوں کا اور بہت باعظمت عرش کا رب کون ہے؟ وہ لوگ جواب دیں گے

Marfat.com

کہ اللہ ہی ہے کہہ دیجئے کہ پھر تم کیوں نہیں ڈرتے ؟

تفسیر نجدی : یعنی جب تمہیں تسلیم ہے کہ زمین کا اور اس میں موجود تمام اشیاء کا خالق بھی ایک اللہ ہی ہے اور آسمان وعرش عظیم کا مالک بھی وہی ہے تو پھر تمہیں یہ تسلیم کرنے میں تامل کیوں ہے کہ عبادت کے لائق بھی صرف وہی ایک اللہ ہے۔ پھر تم اس کی وحدانیت کو تسلیم اس کے عذاب سے بچنے کا اہتمام کیوں نہیں کرتے ؟ یعنی پھر تمہاری عقلوں کو کیا ہو گیا ہے کہ اس اعتراف اور علم کے باوجود تم دوسروں کو اس کی عبادت میں شریک کرتے ہو ؟ قرآن کریم کی اس صراحت سے واضح ہے کہ مشرکین مکہ اللہ تعالیٰ کی ربوبیت، اس کی خالقیت و مالکیت اور رزاقیت کے منکر نہیں تھے بلکہ وہ یہ سب باتیں تسلیم کرتے تھے انہیں صرف توحید الوہیت سے انکار تھا یعنی عبادت صرف ایک اللہ کی نہیں کرتے تھے بلکہ اس میں دوسروں کو بھی شریک کرتے تھے۔ اس لئے نہیں کہ آسمان و زمین کی تخلیق یا اس کی تدبیر میں کوئی اور بھی شریک ہے بلکہ صرف اور صرف اس مغالطے کی بناء پر کہ یہ بھی اللہ کے نیک بندے تھے ان کو بھی اللہ نے کچھ اختیارات دے رکھے ہیں اور ہم ان کے ذریعے سے اللہ کا قرب حاصل کرتے ہیں۔ یہی مغالطہ آج کل کے مُردہ پرست اہل بدعت کو ہے جس کی بنیاد پر وہ فوت شدگان کو مدد کے لئے پکارتے۔ ان کے نام کی نذر نیاز دیتے اور ان کو اللہ کی عبادت میں شریک گردانتے ہیں حالانکہ اللہ نے کہیں بھی یہ نہیں فرمایا کہ میں نے کسی فوت شدہ بزرگ، ولی یا نبی کو اختیارات دے رکھے ہیں تم ان کے ذریعے سے میرا

Marfat.com

قرب حاصل کر دیا نہیں مدد کے لئے پکار دیا ان کے نام کی نذر نیاز دو۔ اسی لئے اللہ نے آگے فرمایا کہ ہم نے انہیں حق پہنچا دیا یعنی یہ اچھی طرح واضح کر دیا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور یہ اگر اللہ کی عبادت میں دوسروں کو شریک کر رہے ہیں تو اس لئے نہیں کہ ان کے پاس اسکی کوئی دلیل ہے نہیں بلکہ محض ایک دوسرے کی دیکھا دیکھی اور آبا پرستی کی وجہ سے اس شرک کا ارتکاب کر رہے ہیں ورنہ حقیقت میں یہ بالکل جھوٹے ہیں۔

نیز۔ تفسیر نجدی۔ پ ۲۱ سورہ عنکبوت۔ ص۱۱۲۱ پر

۲۔ آیت مبارکہ: ولئن سألتھم من نزل من السماء ماءً فاحیا بہ الارض من بعد موتھا لیقولن اللہ قل الحمد للہ بل اکثرھم لا یعقلون۔

ترجمہ نجدی: "اور اگر آپ ان سے سوال کریں کہ آسمان سے پانی اتار کر زمین کو اس کی موت کے بعد زندہ کس نے کیا؟ تو یقیناً ان کا جواب یہی ہوگا۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کہہ دیں کہ ہر تعریف اللہ ہی کے لئے سزاوار ہے بلکہ ان میں سے اکثر بے عقل ہیں"

تفسیر نجدی: "کیونکہ عقل ہوتی تو اپنے رب کے ساتھ پتھروں کو اور مُردوں کو رب نہ بناتے نہ ان کے اندر یہ تناقض ہوتا کہ اللہ تعالیٰ کی خالقیت و ربوبیت کے اعتراف کے باوجود بُتوں کو حاجت روا اور لائق عبادت سمجھ رہے ہیں"

نیز پ ۲۰ سورہ القصص۔ ص۱۰۹ پر

۳۔ آیت مبارکہ: ویوم ینادیھم فیقول این شرکاءی الذین

Marfat.com

کُنتم تذعمون ٥

ترجمہ نجدی : اور جس دن اللہ تعالیٰ انہیں پکار کر فرمائے گا کہ تم جنہیں اپنے گمان میں میرا شریک ٹھہرا رہے تھے کہاں ہیں ؟

تفسیر نجدی : یعنی وہ اصنام یا اشخاص ہیں جن کو تم دنیا میں میری الوہیت میں شریک گردانتے تھے، اور انہیں مدد کے لئے پکارتے تھے ان کے نام کی نذر نیاز دیتے تھے آج کہاں ہیں ؟ کیا وہ تمہاری مدد کر سکتے اور تمہیں میرے عذاب سے چھڑا سکتے ہیں ؟ الخ

پ ۲۱ ۔ رکوع ۱۰ نجدی تفسیر ص ۱۱۴۵ سورہ لقمان

آیت مبارکہ : ھٰذا خلق اللّٰہ فارونی ماذا خلق الذین من دونہ بل الظالمون فی ضلال مُبین ٥

ترجمہ نجدی : یہ ہے اللہ کی مخلوق اب تم مجھے اس کے سوا دوسرے کسی کی مخلوق تو دکھاؤ (کچھ نہیں) بلکہ یہ ظالم کھلی گمراہی میں ہیں۔

تفسیر نجدی : یہ اشارہ ہے اللہ کی ان پیدا کردہ چیزوں کی طرف جن کا گذشتہ آیات میں ذکر ہوا یعنی جن کی تم عبادت کرتے اور انہیں مدد کے لئے پکارتے ہو انہوں نے آسمان و زمین میں کونسی چیز پیدا کی ہے ؟ کوئی ایک چیز تو بتلاؤ ؟ مطلب یہ ہے کہ جب ہر چیز کا خالق صرف اور صرف اللہ ہے تو عبادت کا مستحق بھی وہی ہے اس کے سوا کائنات میں کوئی ہستی اس لائق نہیں کہ اس کی عبادت کی جائے اور اسے مدد کے لئے پکارا جائے ؏

Marfat.com

نجدی تفسیر ص۱۰۲۶ پ ۱۹ سورہ الشعراء

۵۔ آیت مبارکہ: وبرزت الجحیم للغوین ٥ فقیل لھم اینما کنتم تعبدون ٥ من دون اللّٰہ ھل ینصرونکم او ینتصرون ٥ فکبکبوا فیھا ھم والغاون:

ترجمہ نجدی: اور گمراہ لوگوں کے لئے جہنّم ظاہر کر دی جائے گی اور ان سے پوچھا جائے گا کہ جن کی تم پوجا کرتے رہے وہ کہاں ہیں؟ جو اللہ تعالیٰ کے سوا تھے کیا وہ تمہاری مدد کرتے ہیں؟ یا کوئی بدلہ لے سکتے ہیں۔ ۱۔ پس وہ سب اور کل گمراہ لوگ جہنّم میں اوندھے منہ ڈال دیئے جائیں گے۔

تفسیر نجدی: ۲۔ یعنی تم سے عذاب ٹال دیں یا خود اپنے نفس کو اس سے بچالیں۔ ۳۔ یعنی معبودین اور عابدین سب کو مال ڈنگر کی طرح ایک دوسرے کے اوپر ڈال دیا جائے گا۔ دنیا میں تو ہر تراشا ہوا پتھر اور قبر پر بنا ہوا خوش نما قُبّہ مشرکوں کو خدائی اختیارات کا حامل نظر آتا ہے۔ لیکن قیامت کو پتہ چلے گا کہ یہ تو کھلی گمراہی تھی کہ وہ انہیں رب کے برابر سمجھتے رہے۔

ردّ تفسیر نجدیہ سعودیہ وہابیہ

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ
اَمَّا بَعْدُ۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

ایسی تمام آیاتِ قرآن مجید میں انبیاء علیہم السّلام و اولیاء اللہ سے توسّل و استمداد و استغاثہ کی نفی نہیں بلکہ "مِنْ دُوْنِ اللّٰہ" کی نفی ہے جنہیں کفار

Marfat.com

نے از خود ناصر و مددگار بنا رکھا ہے جیسے بُت شیاطین وغیرہ" ولی اللہ" وہ جسے
اللہ تعالیٰ نے ناصر و مددگار بنایا جیسے انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام و اولیاء کرام۔
"گورنر" وہ ہے۔ جسے گورنمنٹ گورنر بنائے اگر کوئی شخص کسی کو از خود گورنر مان
لے تو وہ مجرم اور باغی ہے۔ مشرکین کفار بتوں کو از خود ناصر و مددگار بھی جانتے
ہیں اور ان کو معبود بھی مانتے ہیں اور انکی عبادت کرتے ہیں۔ اس لئے قرآن و
حدیث میں بتوں اور ان کی عبادت کرنے والوں کی تردید کی گئی ہے۔ قرن الشیطان
ابن عبدالوہاب کی شیطانی توحید کے پرستار نجدی سعودی وہابی خوارج الاصل ہونے
کی وجہ سے جن آیات میں بتوں اور ان کی عبادت کرنے والے کفار و مشرکین کی
تردید و مذمت کی گئی ہے۔ بتوں کی جگہ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام اور اولیاء کرام
کو اور کفار و مشرکین کی جگہ انبیاء و اولیاء سے توسل و استمداد کرنے والے مسلمانوں کو
مراد لیتے اور ان کی تردید و مذمت کرتے ہیں۔ آیاتِ قرآن میں تحریف کر کے
انبیاء علیہم السلام اور اولیاء کرام کے خداداد فضائل و اوصاف کا انکار کرتے ہیں۔
قرآن مجید اور حدیث شریف میں کہیں بھی انبیاء و اولیاء سے توسل و استمداد سے منع نہیں
فرمایا گیا بلکہ اسے محبوب عمل قرار دیا گیا ہے اور اس کی تعلیم دی گئی ہے۔ آئندہ
صفحات میں اس مسئلہ کا مفصل بیان تحریر کیا جا رہا ہے۔ انشاء اللہ العزیز وباللہ التوفیق۔

پ ۱۴۔ نجدی تفسیر ص ۳۲۱ سورہ النحل

آیت مبارکہ: والذین یدعون من دون اللہ لا یخلقون شیئاً وھم
یخلقون ۝ اموات غیر احیاء وما یشعرون ایان یبعثون الھکم الہ واحد ۝

ترجمہ نجدی: اور جن جن کو یہ لوگ اللہ تعالیٰ کے سوا پکارتے ہیں۔

Marfat.com

وہ کسی چیز کو پیدا نہیں کر سکتے بلکہ وہ خود پیدا کئے ہوئے ہیں مُردے ہیں زندہ نہیں انہیں تو یہ بھی شعور نہیں کہ کب اٹھائے جائیں گے تم سب کا معبود صرف اللہ تعالیٰ اکیلا ہے۔

تفسیر نجدی: ''اس میں ایک چیز کا اضافہ ہے صفت کمال (خالقیت) کی نفی کے ساتھ نقصان یعنی کمی (عدم خالقیت) کا اثبات (فتح القدیر) مُردہ سے مراد وہ جماد پتھر بھی ہیں جو بے جان اور بے شعور ہیں اور فوت شدہ صالحین بھی ہیں کیونکہ مرنے کے بعد اٹھایا جانا جس کا انہیں شعور نہیں وہ تو جماد کے بجائے صالحین پر ہی صادق آسکتا ہے ان کو صرف مردہ ہی نہیں کہا بلکہ مزید وضاحت فرما دی وہ زندہ نہیں ہیں اس سے قبر پرستوں کا بھی واضح رد ہو جاتا ہے جو کہتے ہیں کہ قبروں میں مدفون مردہ نہیں زندہ ہیں اور ہم زندوں کو ہی پکارتے ہیں اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد سے واضح ہوا کہ موت کے وارد ہونے کے بعد دنیوی زندگی کسی کو نصیب نہیں ہو سکتی نہ دنیا سے ان کا کوئی تعلق ہی باقی رہتا ہے''

ردِّ تفسیر نجدیہ سعودیہ وہابیہ

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ
اَمَّا بَعْدُ۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

واضح رہے کہ کوئی مسلمان اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کو کسی چیز کا خالق نہیں جانتا نہ ہی غیر اللہ یعنی انبیاء علیہم السلام و اولیاء اللہ قدسنا اللہ باسرارہم کو اُلوہیت میں

Marfat.com

شریک و معبود مانتا اور عبادت کرتا ہے۔ مسلمان انبیاء و اولیاء سے توسّل و استمداد کرتے ہیں جو کہ نہ صرف قرآن و حدیث سے بالبداہت ثابت بلکہ سُنّت ہے۔ خود رسول اللہ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم نے اپنی ذاتِ اقدس سے اور پہلے تمام انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام سے توسّل کیا۔ حضور اکرم صلّی اللہ علیہ وسلّم نے اپنے ارشاداتِ عالیہ سے اور عملاً بھی اپنی اُمّت مسلمہ کو توسّل اور استمداد اور نداء و استغاثہ کی تعلیم دی صحابہ کرام علیہم الرضوان آپ کی خدمت اقدس میں بالمشافہ توسّل و استمداد اور نداء و استغاثہ کرتے رہے اور حضور انکی فریادیں قبول فرماتے اور ان کی حاجت روائی اور مشکل کشائی فرماتے رہے۔ حضور اقدس صلّی اللہ علیہ وسلّم کی رحلت کے بعد بھی صحابہ کرام علیہم الرضوان تابعین تبع تابعین سے لے کر آج تک مفسّرین و محدّثین ائمہ کرام و علماء عظام علیہ الرحمۃ اور مسلمان حضور کے روضۂ اقدس کی حاضری دیتے صلوٰۃ و سلام عرض کرتے اور آپ کی بارگاہ اقدس میں نداء۔ و استغاثہ و استمداد کرتے اپنی مرادیں حاصل کرتے اور آپ کی عنایات و عطیاتِ عظیمہ اور دنیا و آخرت کی بے پایاں نعمتیں پاتے چلے آرہے ہیں۔ اور آپ کی تبعیت میں اولیاء اللہ قدس اللہ اسرارہم گذشتہ مدفون اور ان کی حین حیات ظاہری میں ان سے توسّل و استمداد و نداء و استغاثہ کی بدولت دو جہان کی نعمتیں۔ اور فیوض و برکات سے مالا مال ہو رہے ہیں لیکن یہ کتنا بڑا المیہ ہے کہ قرن الشیطان ابن عبدالوہاب نجدی کے مقلّدین نجدی سعودی وہابیہ کی تفسیر میں وسیلۂ دو جہاں، صاحبِ قرآن۔ محبوب رب رحیم و رحمان۔ رحمۃ للعالمین سیّد الاولین والآخرین خاتم النبیین سرکارِ دو عالم محمد رسول اللہ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم

Marfat.com

کی ذات اقدس کے روضۂ انور کی حاضری۔ ان سے توسّل واستمداد ونداء واستغاثہ کو شرک قرار دیا گیا ہے۔ بلکہ حضور علیہ الصّلوٰۃ والسّلام کو نہ صرف عام مُردوں میں شمار کیا گیا ہے بلکہ بے جان مطلقاً بے شعور۔ اور دنیا سے بالکل بے تعلق لکھا گیا ہے اور بتوں کی تردید اور بُت پرست مشرکین وکفار کی مذمت میں نازل شدہ آیت کریمہ کو حضور سرکار دوعالم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم، صحابہ کرام، ائمہ عظام مفسّرین و محدّثین اور مسلمانوں پر چسپاں کر دیا گیا ہے۔ ان سب کو مشرک قرار دے دیا گیا ہے۔ اور ستم بالائے ستم یہ کہ نجدیہ سعودیہ وہابیہ کی اس ناپاک تحریف قرآن کو مختلف زبانوں میں طبع کرا کر مسلمانوں میں مُفت تقسیم کیا جا رہا ہے۔ کوئی روکنے ٹوکنے والا نہیں۔

نعوذ باللہ من شرور النجدیۃ السعودیۃ الوہابیہ۔

مذکورہ آیت مبارکہ بھی بُتوں اور ان کے پُجاریوں کی تردید و مذمت میں نازل ہوئی ہے۔ لیکن تفسیر نجدیہ سعودیہ میں بتوں کے بجائے۔ انبیاء واولیاء کی اور ان سے توسّل واستمداد کرنے والے مسلمانوں کی تردید و مذمّت کی گئی ہے۔ آیتہ مبارکہ میں بتوں کو مردہ بے جان فرمایا گیا ہے۔ اس کے برعکس نجدی تفسیر میں جماد۔ بُتوں کے بجائے صالحین یعنی انبیاء واولیاء کو مُردہ بے جان لکھا گیا ہے۔

آیت مبارکہ میں بُتوں کو بے شعور فرمایا گیا ہے اس کے برخلاف نجدی تفسیر میں انبیاء علیہم السّلام اور اولیاء اللہ کو بے شعور بنایا گیا ہے۔ نیز مزارات انبیاء و اولیاء کی حاضری دینے والے ان سے توسّل واستمداد کرنے والے مسلمانوں کو قبر پرست

Marfat.com

کھکران کی تردید کی گئی ہے اور قبروں میں مدفون انبیاء واولیاء اللہ کے حیات ہونے کا انکار کیا گیا ہے۔

جبکہ اس آیت مبارکہ میں بھی فوت شدہ صالحین اور مدفون انبیاء واولیاء کا ذکر تو کیا اشارہ تک نہیں ہے۔ یہ سب شیطانی توحید کا کرشمہ ہے کہ پوری آیت مبارکہ کے منشا اور مفہوم کو بدلنے کے لئے بڑی بے حیائی کے ساتھ کھلم کھلا تحریف کی گئی ہے۔ ایسے بدبختوں سے ہی کہا گیا ہے۔

بے حیاء باش وہرچہ خواھی کن

اِذْ لَمْ تَسْتَحِی فَاصْنَعْ مَا شِئْتَ

اس آیتہ مُبارکہ کا صحیح ترجمہ ومفہوم حسبِ ذیل ہے

والذین یدعون من دُون اللہ لایخلقون شیئاً وھم یخلقونؕ اموات غیرُ احیاءٍ ومایشعرون ایان یُبعثون (پ ۱۴ ع ۸)

اور اللہ کے سوا جن کو پوجتے ہیں (یعنی بتوں کو) وہ کچھ بھی نہیں بناتے اور (بنائیں کیا کہ) وہ خود بنائے ہوئے ہیں (اور اپنے وجود میں بنانے والے کے محتاج اور وہ مُردے ہیں (بے جان) زندہ نہیں اور انہیں خبر نہیں لوگ کب اٹھائے جائیں گے۔ (تو ایسے مجبور، بے علم معبود کیسے ہوسکتے ہیں ان دلائلِ قاطعہ سے ثابت ہو گیا کہ اِلٰھُکم اِلٰہٌ وّاحِدٌ تمہارا معبود ایک معبود ہے۔ اللہ عزّوجل جو اپنی

Marfat.com

ذات وصفات میں شریک سے پاک ہے۔ (تفسیر خزائن العرفان)

تفسیر جلالین میں ہے

والذین یدعون بالتاء والیاء تعبدون من دون اللہ وهو الاصنام لا یخلقون شیئا وهم یخلقون یصورون من الحجارۃ وغیرها اموات لا روح فیهم خبر ثان غیر احیاء تاکید وما یشعرون ای الاصنام ایان وقت یبعثون ای الخلق فکیف یعبدون اذ لا یکون الٰها الا الخالق الحی العالم بالغیب۔ ترجمہ: اور وہ لوگ جن کی عبادت کرتے ہیں سوائے اللہ کے یعنی بتوں کی یہ بت کسی چیز کے خالق نہیں بلکہ مخلوق ہیں یعنی بتوں کو لوگ پتھر وغیرہ سے گھڑ کر بناتے ہیں۔ مردہ ہیں زندہ نہیں ہیں مطلب روح نہیں غیر احیاء تاکید کے لیے ہے۔ یہ بت نہیں جانتے لوگ کب اٹھائے جائیں گے اور شعور پر تفسیر ملا ہے ای الخلق الضمیر فی یشعرون للاصنام وفی یبعثون للخلق و قیل الضمیر للاصنام ای لا یعلمون وقت بعثهم ای عبدتهم فکیف تعبدون کیف تعبدون من دون اللہ شیئا جهلتم ... یشعرون میں ضمیر بتوں کے لیے ہے اور یبعثون میں مخلوق کے لیے اور بعض نے فرمایا دونوں ضمیریں بتوں کے لیے ہیں یعنی یہ بت نہیں جانتے کہ کب وہ اٹھائے جائیں گے کیونکہ قیامت میں بتوں کو بھی حشر میں لایا جائے گا اور ان کے پرستاروں کو یہ شرمندگی ہے۔ فکیف تعبدون

Marfat.com

من دُون سٹے حصب جہنم ۔تم اور جن معبودانِ باطل کو تم اللہ کے سوائے
پُوجتے ہو سب کے سب جہنم کا ایندھن ہیں اور

تفسیر خازن میں ہے

"والذین تدعون من دون اللہ ۔یعنی الاصنام التی تدعونها آلهتہ
من دون اللہ اموات ای جمادات میتة لا احیاء فیھا غیر احیاء کغیرھا
والمعنی لو کان ھٰذہ الاصنام آلھتہ کما تزعمون لکانت احیاء غیر
جائز الی الموت لاَنّ الالٰہ الذی یستحق ان یعبد ھوالحی الذی لا یموت
وھٰذہٖ اموات غیر احیاء فلا یستحق العبادۃ فمن عَبَدَھا فقد وضع
العبادۃ فی غیر موضعھا۔ ما یشعرون یعنی ھٰذہ الاصنام ایّان یبعثون
یعنی متی یبعثون وفیہ دلیلٌ علی اَنّ الاصنام تجعل فیھا الحیوٰۃ وتبعث
یوم القیٰمۃ حتی تتبرأ من عابدیھا "

ترجمہ: اور وہ لوگ جو عبادت کرتے ہیں سوائے اللہ کے بتوں کی الٰہ (معبود)
قرار دے کر اموات بے جان جمادات ہیں ان میں (مطلقاً) زندگی نہیں ہے۔غیر احیاء
اپنے علاوہ دوسروں کی طرح۔ اس کے معنے یہ ہیں کہ اگر یہ بُت الٰہ (خدا) ہوں جس طرح
کہ (بت پرست) گمان کرتے ہیں تو ان (بتوں) میں وہ زندگی ہوتی جس کے لئے
موت جائز نہیں، اس لئے کہ قابلِ پرستش وہ خدا ہے جو ہمیشہ زندہ رہنے والا
ہے اس کو موت نہیں ہے۔ اور یہ (بُت) بے جان ہیں ان میں مطلقاً زندگی

Marfat.com

Marfat.com

اهل الجهل بما ليس لهم استعداد بقبول الحيوٰة المعرفة وروح المحبة لذلك اكّد في حق الاصنام بعد قوله اموات بقوله غير اَحْيَاءٍ قطع الحيوٰة الاصليّة عنها وقطع عنها ايضاً استعداد قبول الحيوٰة لانها جمادات۔

ترجمہ: (جن کی نسبت یہ حکم وارد ہوا ہے) ان کی مثال بتوں کی مثال ہے کہ ان میں کوئی روح نہیں ہے اور نہ ہی حیات ہونے کی استعداد رکھتے ہیں (ان میں زندگی قبول کرنے کی صلاحیت نہیں ہے) پس ایسی ہی مثال اہل جہالت کی ہے کہ ان میں بھی معرفت کی زندگی اور محبت کی روح قبول کرنے کی استعداد نہیں۔ اسی لئے اللہ تبارک وتعالیٰ نے بتوں کے بارے میں اَمْوَاتٌ فرمانے کے بعد غَیْرُ اَحْیَاءٍ کے ارشاد سے تاکیداً بتوں کی حالت بیان فرمائی کہ ان بتوں سے حیات اصلیہ قطع کر دی گئی ہوئی ہے۔ زندگی قبول کرنے کی استعداد بھی ان میں ودیعت نہیں فرمائی گئی اور یہ اس لئے کہ جمادات ہیں۔"

تفسیر بیضاوی میں ہے

بتوں کو یہ بھی معلوم نہیں کہ قیامت کب ہوگی اور یہ کب اٹھائے جائیں گے چنانچہ حدیث شریف میں وارد ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ بتوں کو بھی حشر فرمائے گا جن کے ساتھ شیاطین ہوں گے پس سب کو دوزخ میں ڈال دیئے جانے کا حکم فرمائے گا۔

Marfat.com

مشہور ومتداول بلند پایہ تفاسیر اور حدیث شریف سے واضح ہوا کہ۔۔۔۔
"مِن دُونِ اللّٰہ" بُت پرست مشرکین و کفار کے معبودان باطل بُت اور ان کی وہ مزعومہ ہستیاں ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے مخلوق کے لئے وسیلہ مددگار نہیں بنایا۔ ان کا تعلق اللہ تعالیٰ سے منقطع ہے اور جن انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام یا فرشتوں کو کفار نے اپنے زعم فاسد سے از خود معبود بنالیا ہے وہ بھی حقیقتاً من دون اللہ نہیں ہیں بلکہ وہ مقبولانِ بارگاہِ رب العزت ہیں اور حضور سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد سے بھی واضح ہے کہ انبیاء و فرشتگان کو معبود ٹھہرا لینے والے درحقیقت شیطان کی پرستش کرتے ہیں لیکن۔ نجدی وہابی کس قدر ظالم ہیں کہ وہ قرآن و حدیث میں تحریف کر کے قرآن و حدیث کے منشا کے خلاف انبیاء علیہم السلام اور فرشتوں اور اولیاء اللہ کو "من دون اللہ" قرار دیتے ہیں۔ انہیں بُتوں کے مقام میں شمار کر کے انبیاء و اولیاء سے توسّل و استمداد کرنے والے مسلمانوں کو مشرک و کافر ٹھہراتے ہیں۔

مشرکین کفّار اور نجدی وہابی دونوں اللہ تعالیٰ کے حکم کو نہ مان کر انکار و بغاوت میں یکساں ہیں

اللہ عزوجل فرماتا ہے۔ انما ولیکم اللّٰہ ورسولہ والذین آمنوا الذین یقیمون الصلوٰۃ ویؤتون الزکوٰۃ وھم راکعون ○ ومن یتول اللّٰہ ورسولہ والذین امنوا فان حزب اللّٰہ ھم الغالبون۔ (سورہ المائدہ ع ۸) اے مسلمانو! تمہارے مددگار نہیں مگر اللہ

Marfat.com

و اس کا رسول اور وہ ایمان والے جو نماز قائم رکھتے اور زکوۃ دیتے ہیں اور وہ رکوع کرنے والے ہیں۔ (اللہ کے حضور جھکے ہوئے ہیں) اور جو اللہ اور اس کے رسول اور مسلمانوں کو اپنا مددگار (دوست) بنائے تو بے شک اللہ ہی کا گروہ غالب ہے۔ اس آیت مبارکہ میں اللہ و رسول اور نیک بندوں میں مدد کو منحصر فرما دیا کہ بس یہی مددگار ہیں تو ضرور یہ مدد خاص ہے جس پر نیک بندوں کے سوا اور لوگ قادر نہیں ورنہ عام مددگاری کا علاقہ تو ہر مسلمان کو ہر مسلمان کے ساتھ ہے کہ فرمایا ہے والمؤمنون والمؤمنات بعضھم اولیاء بعض ○ مسلمان مرد اور مسلمان عورتیں ایک دوسرے کے مددگار ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا میرا محبوب محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور دیگر انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام اور اولیاء اللہ "من دون اللہ" نہیں میرے اولیاء ہیں میں نے ان کو تمہارے لئے وسیلہ، مددگار، شفیع مان لیا ہے مسلمانوں نے اللہ تعالیٰ کے حکم کو تسلیم کرتے ہوئے انبیاء و اولیاء اللہ کو وسیلہ، مددگار، شفیع بنا لیا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ بت من دون اللہ ہیں۔ میں نے ان کو وسیلہ، مددگار، شفیع نہیں بنایا مسلمانوں نے بتوں کو وسیلہ، مددگار، شفیع نہیں سمجھا کہ اللہ تعالیٰ کا حکم مان لینا ہی حق اور عین ایمان ہے مسلمان وہی ہے جو اللہ تعالیٰ کے حکم کے تابع ہیں جیسا وہ حکم فرمائے مسلمان سر تسلیم خم کر دے۔ لیکن اس کے برعکس خدا نے مشرکین سے فرمایا بتوں کو وسیلہ، مددگار، شفیع نہ سمجھو۔ انہوں نے بتوں کو وسیلہ۔ مددگار، شفیع سمجھ کر سرتابی کی خدا کے باغی ہو گئے۔ نجدیہ وہابیہ نے اللہ تعالیٰ کے حکم کو نہ مانا انبیاء و اولیاء کو من دون اللہ قرار دے کر ان کو وسیلہ،

Marfat.com

مددگار، شفیع نہ سمجھا خدا کے باغی ہو گئے۔ پس مشرکین کفار اور نجدی وہابی انکار وبغاوت میں یکساں ہیں۔ "نعوذ باللہ من ذالک"

تفسیر نجدیہ وہابیہ میں بہت بڑا فریب اور دھوکہ

یہ دیا جا رہا ہے کہ آیاتِ قرآن مجید میں "من دون اللہ" کفار کے باطل معبودوں بتوں کے لئے وارد ہوا ہے لیکن نجدی تفسیر میں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور اولیاء اللہ کو مِنْ دُون اللہ قرار دیا جاتا ہے۔ اور مسلمانوں پر بہتان باندھا جاتا ہے کہ یہ لوگ انبیاء و اولیاء اللہ کی عبادت کرتے ہیں۔ اور اس کے لئے دلیل یہ دیتے ہیں کہ مسلمان انبیاء و اولیاء۔ سے توسل واستمداد کرتے ہیں ان کی قبروں پر جاتے ہیں ان کے نام کی نذر و نیاز دیتے ہیں یہ سب کام عبادت میں داخل ہیں شرک و کفر ہیں اور نجدی سعودی وہابیہ کی تفسیر پڑھ کر سیدھے سادے کم علم مسلمان ان کے اس فریب میں آکر دھوکہ کھا جاتے ہیں اور بہک کر سیدھی راہ صراط مستقیم سے بھٹک کر جہنم میں جانے والی گمراہی کی راہ پر چل پڑتے ہیں۔ لہذا مسلمانوں کو اس گمراہی اور ایمان کی تباہی سے بچانے کے لئے ضروری ہے کہ پہلے

مِنْ دُونِ اللہ کا صحیح مطلب

واضح کر دیا جائے۔ اس کے بعد انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام اور اولیائے کرام قدس اللہ باسراہم سے توسل واستمداد واستغاثہ مزارات مقدسہ پر حاضری اور نذر و نیاز وغیرہ کا اثبات آیات قرآن مجید اور روایات حدیث شریف سے مفصلاً تحریر کیا جائے

Marfat.com

واضح ہے کہ مِن دُونِ اللہ کی دو قسمیں ہیں۔ واقعی اور غیر واقعی۔ واقعی وہ ہیں جن کا تعلق اللہ تعالیٰ سے حقیقتاً منقطع ہے۔ معبودان باطل اللہ تعالیٰ نے ان کو مخلوق کے لئے وسیلہ، مددگار، شفیع نہیں بنایا۔ انہیں کچھ اختیار نہیں "دون" کے لغوی معنے ہیں "قصر" (مفردات راغب اصفہانی) یعنی علیحدگی۔ کٹ جانا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ "وَمُقَصِّرِيْنَ" لہٰذا من دُون اللہ وہ ہے جو اللہ سے کٹا ہوا ہو متعلق نہ ہو۔ یہ سب اولیاء اللہ نہیں بلکہ قطعاً اولیاء مِنْ دُونِ اللہ ہیں۔ جیسے بُت اور ہندوؤں کے دھرم کے مطابق خدا کے اَوتار۔ رام لچھمن۔ کرشن۔ مہادیو وغیرہم جن کی تردید قرآن حدیث نے فرمائی۔

"غیر واقعی" وہ مقبول ہستیاں جنہیں کفار و مشرکین نے مستقل بالذات متصرف وصاحب قدرت مان لیا اور ان کو بھی معبود جان کر ان کی عبادت کرنے لگے یا انہیں خدا کی بیٹیاں اور بیٹے جان کر انہیں خدائی میں شریک ٹھہرالیا۔ اور ان میں خدائی مان لی جیسے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو نصاریٰ نے اور حضرت عزیر علیہ السلام کو یہود نے خدا یا خدا کا بیٹا مان کر معبود ٹھہرالیا یا بعض مشرکین نے ملائکہ کو خدا کی بیٹیاں بنا دیا۔ پس یہ نفوس قدسیہ از روئے عقیدۂ کفار و مشرکین کے "من دُون اللہ" ہیں مگر حقیقتاً اولیاء اللہ ہیں یعنی حقیقتہً "مِنْ دُون اللہ" نہیں ہیں۔ اللہ عزوجل نے ان کی تردید فرمائی جو حقیقتہً "مِنْ دون اللہ" ہیں مگر نجدی وہابی تفسیر میں جن آیات مبارکہ ہیں۔ ان معبودان باطل بتوں وغیرہ کی

Marfat.com

تردید فرمائی گئی ہے جو "واقعی من دون اللہ" ہیں جن کا تعلق اللہ تعالیٰ سے حقیقتاً منقطع ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو مخلوق کے لئے وسیلہ، مددگار، شفیع نہیں بنایا۔ انہیں کچھ اختیار نہیں دیا۔ اور ان بتوں کی عبادت کرنے والے مشرکین کفار کو بڑے ظالم اور گمراہ ٹھہرا کر تردید و مذمت فرمائی گئی ہے۔ ان آیات مبارکہ سے بذریعہ تحریف محبوبانِ خدا انبیاء و اولیاء کی تردید کی جا رہی ہے جو حقیقتہً من دون اللہ نہیں ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے محبوب ہیں ان کا تعلق محبوبیت ہر آن اللہ تعالیٰ کے ساتھ قائم ہے۔ جنہیں اللہ عزوجل نے مخلوق کے لئے وسیلہ۔ مددگار۔ شفیع بنایا ہے۔ اور حسبِ ضرورت و استعداد اختیارات بھی عطا فرمائے ہیں۔ مسلمان ان کو اللہ تعالیٰ کے محبوب بندے جانتے مانتے ہیں ان کو معبود نہیں ٹھہراتے اور نہ ہی ان کی عبادت کرتے ہیں بلکہ تعلیماتِ قرآن وحدیث کے مطابق ان کو وسیلہ، مددگار۔ شفیع جان کر ان سے توسّل و استمداد کرتے ہیں۔ اور ایصال ثواب کے لئے نذر و نیاز دیتے ہیں۔ تفسیر نجدیہ وہابیہ میں تعلیمات قرآن وحدیث کے برعکس ان جائز، مستحب اور سنّت امور کو شرک و کفر ٹھہرایا گیا ہے۔ اور ان امور پر عمل کرنے والے مسلمانوں کو مشرک کافر قرار دیا گیا ہے۔ وہابیہ خبیثہ تعلیماتِ قرآن وحدیث کی تردید اور مخالفت کر کے کفر کا ارتکاب کرتے تو خود ہیں مگر مشرک کافر ٹھہراتے ہیں تعلیماتِ قرآن و حدیث پر عمل کرنے والے مسلمانوں کو۔ الغرض۔

Marfat.com

تفسیر نجدیہ سعودیہ از اوّل تا آخر تحریف اور دجل وفریب پر مشتمل ہے

واضح رہے کہ یہ تفسیر لکھنے لکھانے والے خوارج الاصل ہیں ان کے متعلق مقدمتہ الکتاب "دیباچہ" میں سرکار دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم اجمعین کے ارشادات سے مختصر اً تعارف تحریر کیا جا چکا ہے۔ ان نجدیہ سعودیہ وہابیہ کے بارے میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ارشاد مبارک ہے۔ یتلون کتاب اللّٰہ رطباً لایجاوز حناجرھم یمرقون من الدین کما یمرق السھم من الرمیۃ (صحیح بخاری ص ۶۲۳ اور ص ۲۶۴ جلد ۲ اور صحیح مسلم جلد اول ص ۳۴۱) میں ہے۔ یتلون کتاب اللّٰہ لیناً رطباً۔ (الحدیث) اس کے تحت حضرت امام نووی شارح مسلم علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔ ومعناہ سھلاً لکثرۃ حفظتھم وقیل لیّاً ای یلوون السنتھم بہ ای یحرفون معانیہ وتاویلہ۔ یعنی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کا مطلب یہ ہے کہ یہ لوگ قرآن کو آسانی سے پڑھ لیں گے اور کثرت سے حافظ ہوں گے نیز یہ معنے بھی بیان کئے گئے ہیں کہ یہ لوگ قرآن کے معنوں اور تاویل میں تحریف کریں گے اور غلط مطلب نکالیں گے۔ اس کی تشریح او تصدیق اس روایت سے ہو جاتی ہے۔ کان ابن عمر یراھم شرار خلق اللّٰہ وقال انھم انطلقوا الی آیات نزلت فی الکفار فجعلوھا علی المومنین (صحیح بخاری ص ۱۰۲۴)

Marfat.com

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما خارجیوں کو اللہ تعالیٰ کی تمام مخلوق سے زیادہ بُرا جانتے تھے اور فرماتے تھے یہ لوگ ان آیات قرآن کو جو کفّار کے بارے میں نازل ہوئیں مسلمانوں پر چسپاں کرتے ہیں نیز رسُول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد ہے۔ تکون بعدی ائمۃ لایھتدون بھدای ولا یستنون بسنتی وسیقوم فیھم رجال قلوبھم قلوب الشیاطین فی جثمان انس (صحیح مسلم جلد دوم ص۱۲۷) "میرے بعد ایسے پیشوا پیدا ہوں گے جو میری ہدایت سے ہدایت نہ پائیں گے اور نہ میرے طریقہ پر چلیں گے ان میں ایسے لوگ کھڑے ہو جائیں گے جن کے دل شیطانوں کے دل ہوں گے انسانی لباس میں" نیز فرمایا۔ دعاۃ علی ابواب جھنم من اجابھم فیھا قذبوہ فیھا۔ "دوزخ کے دروازوں پر بلانے والے جو دوزخ کی طرف لے جانے والی ان کی باتیں مانے گا اسے دوزخ میں ڈال دیں گے یعنی ایسے پیشوا جو لوگوں کو ہدایت کے لباس میں گمراہی دیں گے، خیر دکھا کر شر دکھائیں گے توحید کی آڑ میں گستاخیٔ رسُول کی تعلیم دیں گے شربت ظاہر کر کے زہر پلائیں گے یہ لوگ دوزخ میں بھیجنے کا سبب ہوں گے۔" حضرت حذیفہ بن الیمان نے عرض کی یا رسُول اللہ صفھم لنا یا رسول اللہ آپ ہمیں ان کی پہچان بتا دیں" فرمایا نعم۔ ھم قوم من جلدتنا ویتکلمون بالسنتنا (صحیح مسلم جلد دوم ص۱۲۷ اور صحیح بخاری جلد اول ص۵۰۹) ہاں۔ وہ ہمارے گروہ (مسلمانوں میں) سے ہوں گے اور ہماری زبان میں کلام کریں گے۔ نیز فرمایا۔ یخرج فی آخر الزمان رجال یختلون الدنیا بالدین یلبسون للناس جلود الضان السنتھم

Marfat.com

احلی من السکر وقلوبھم قلوب الذئاب۔ (الحدیث) ترمذی جلد دوم ص۶۳) آخر زمانہ میں کچھ لوگ ظاہر ہوں گے جو دین کے بہانے دنیا کمائیں گے۔ (دنیا کو دین کے ذریعہ دھوکہ دیں گے) لوگوں کے سامنے بھیڑوں کی کھال پہنیں گے۔ (خود کو صلح پسند اور خوش اخلاق ظاہر کریں گے تاکہ لوگ انہیں پاکباز اور خدا رسیدہ سمجھیں) ان کی زبانیں شکر سے زیادہ میٹھی ہوں گی (حالانکہ) ان کے دل بھیڑیوں کے سے (خونخوار) ہوں گے۔ یعنی دھوکہ سے جھپٹ کر لوگوں کے دین وایمان لوٹنے والے ہوں گے۔ اور تاریخی واقعات شاہد ہیں کہ یہ تمام باتیں سارے وہابیوں میں بہ تمام وکمال موجود ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے محبوب دانائے غیوب صلّی اللہ علیہ وسلّم نے اُمت کو خبردار کرتے ہوئے فرمایا۔ لایزالون یخرجون حتیٰ یخرج آخرھم مع الدجال فاذا لقیتموھم شر الخلق والخلیقۃ۔ ”یہ نکلتے ہی رہیں گے یہاں تک کہ ان کی آخری جماعت دجال کے ساتھ ہوگی اگر تم ان سے ملو تو جان لو کہ وہ تمام مخلوق میں بدتر ہیں“۔ نیز حضور انور صلّی اللہ علیہ وسلّم نے مسلمانوں کو تاکیداً فرمایا۔ ایاکم وایاھم ان لوگوں کو اپنے قریب نہ آنے دو اور نہ تم ان کے قریب جاؤ انہیں خود سے دور رکھنا اور خود بھی ان سے دور رہنا تاکہ تم ان کی گمراہیوں سے بچے رہو“

انبیاء علیہم السلام واولیاء کرام من دون اللہ نہیں ہیں

رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم کا کفار سے مناظرہ

سرکارِ دوعالم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلّم ایک روز کعبہ معظمہ میں داخل

Marfat.com

ہوئے۔ اس وقت قریش کے سردار حطیم میں موجود تھے اور کعبہ شریف کے گرد تین سو ساٹھ بُت تھے۔ نضر بن حارث حضور کے سامنے آیا اور آپ سے کلام کرنے لگا حضور نے اس کو جواب دے کر ساکت کر دیا اور یہ آیت تلاوت فرمائی اِنَّکُمْ وما تعبدون من دُون اللّٰہ حصب جھنّم۔ یہ فرما کر حضور تشریف لے آئے۔ پھر عبداللہ بن زبعری سہمی آیا اس کو ولید بن مغیرہ نے اس گفتگو کی خبر دی۔ کہنے لگا "خدا کی قسم میں ہوتا تو ان سے مباحثہ کرتا"۔ اس پر لوگوں نے حضور کو بلایا۔ ابن زبعری یہ کہنے لگا "آپ نے یہ فرمایا ہے کہ تم اور جو کچھ اللہ کے سوا تم پوجتے ہو سب جہنّم کے ایندھن ہیں؟ حضور نے فرمایا۔ ہاں"۔ کہنے لگا یہود تو عزیر کو پوجتے ہیں اور نصاریٰ حضرت مسیح کو پوجتے ہیں اور بنی ملیح فرشتوں کو پوجتے ہیں؟" اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی "اِنَّ الّذین سبقت لھم منّا الحُسنیٰ اولٰئک عنھا مبعدون (پ ۱۷ ع ۷) اور بیان فرمادیا کہ حضرت عزیر اور مسیح اور فرشتے وہ ہیں جن کے لئے بھلائی کا وعدہ ہو چکا اور وہ جہنّم سے دور رکھے گئے ہیں"۔ اور حضور نے فرمایا "درحقیقت یہود و نصاریٰ وغیرہ شیطان کی پرستش کرتے ہیں"۔ ان جوابات کے بعد اس کو مجال دم زدن نہ رہی اور وہ ساکت رہ گیا۔ اور درحقیقت اس کا اعتراض کمالِ عناد سے تھا کیوں کہ جس آیت پر اس نے اعتراض کیا اس میں ماتعبدون ہے اور ما زبانِ عربی میں غیر ذوی العقول کے لئے بولا جاتا ہے۔ یہ جانتے ہوئے اس نے اندھا بن کر اعتراض کیا۔ یہ اعتراض تو اہل زبان کی نگاہوں میں کھلا ہوا باطل تھا مگر مزید بیان کے لئے اس آیت میں توضیح فرمادی گئی۔

(تفسیر خزائن العرفان)

Marfat.com

اللہ و رسول کے ارشادات سے کفّار ساکت ہو گئے
لیکن نجدی تفسیر میں وہی کفّار والی رٹ لگائی جا رہی ھے

چنانچہ تفسیر نجدیہ سعودیہ وہابیہ ص۱۲۵۲ پر آیت مبارکہ۔ احشروا الذین ظلموا وازواجھم وما کانوا یعبدون من دون اللّٰہ فاھدوھم الی صراط الجحیم کے تحت لکھا ہے "ما" عام ہے تمام معبودین کو چاہے وہ مُورتیاں ہوں یا اللہ کے نیک بندے سب کو ان کی تذلیل کے لئے جمع کیا جائے گا۔ الخ: واضح رہے کہ وہابیہ کے مذہبِ نامہذب میں مُورتیوں سے مراد کفار کے باطل معبود بُت اور نیک بندوں سے تمام محبوبانِ خدا انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام اور صالحین اولیاء اللہ اور شہداء قدسنا اللہ باسرارہم مراد لیے جاتے ہیں۔ اور تمام محبوبانِ خدا کو معبودان باطل قرار دیا جاتا اور "من دُون اللہ" میں شمار کیا جاتا ہے۔ اور بہانہ یہ بنایا جاتا ہے کہ مسلمان انبیاء واولیاء سے توسّل کرتے ہیں استمداد کرتے اور ان کو ایصالِ ثواب کے لئے نذر و نیاز دیتے ہیں یہ کام عبادت میں داخل ہیں۔ اس لئے انبیاء و اولیاء معبودان باطل اور مسلمان ان کی عبادت کرنے والے مشرک کافر ہیں۔ اس آیتِ مبارکہ کی نجدی تحریف اور اس کی تردید گذشتہ صفحات میں لکھی جا چکی ہے۔ یہاں یہ واضح کرنا مقصود ہے کہ جس طرح کفار مکہ کے نمائندے عبداللہ بن زبعری سہمی کافر نے۔ کمالِ عناد کے تحت ماتعبدون۔ کے لفظ "ما" سے حضرت عزیر اور حضرت عیسیٰ علیہم السلام کو

Marfat.com

معبودانِ باطل میں شمار کیا تھا اسی طرح تفسیر نجدی سعودیہ وہابیہ میں "ما" سے محبوبانِ خدا انبیاء و اولیاء کو کمالِ بغض و عناد کے تحت معبودانِ باطل میں شمار کیا جا رہا ہے۔ لیکن کفار مکہ۔ اور نجدی وہابیہ میں فرق یہ ہے کہ رسُول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلّم کے ارشاد اور نزول آیت کو سُن کر کفار مکہ ساکت ولاجواب ہو کر چپ ہو گئے۔ لیکن نجدی سعودی تفسیر لکھنے لکھانے والے اس قدر ڈھیٹ ہیں، محبوبانِ خدا انبیاء و اولیاء سے ان کا کمالِ بغض و عناد اتنا شدید ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشاد اور آیتِ قرآن کے سامنے کفار والی ہٹ پر آج تک ڈٹ کر وہی رٹ لگا رہے ہیں جو کفارِ مکہ نے لگائی تھی۔ اور شکست کھائی تھی۔ کفار مکہ۔ ساکت ولاجواب ہو گئے تھے۔ انہوں نے اپنی ہار مان لی تھی لیکن یہ کسی صورت ہار نہیں مان رہے۔ اور اس پر یہ دعویٰ ہے کہ ہم توحید کی تبلیغ کر رہے ہیں۔ کونسی توحید کی؟ توحید شیطانی کی! لاحول ولاقوۃ فقیر سمجھتا ہے کہ۔ مِنْ دُونِ اللہ۔ کی مذکورہ بحث میں مزید طوالت تحصیل حاصل ہے۔ بفضلہ تعالیٰ وبفضل رسولہ الاعلیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلّم وبفیضان اولیاء کرام قدسنا اللہ باسرارہم مِنْ دُونِ اللہ کا صحیح مطلب واضح کیا جا چکا ہے۔

اور آیاتِ قرآن مجید میں "مِنْ دُونِ اللہ" کی نجدی وہابیہ تفسیر میں کی گئی تحریفات کی تردید مکمل ہو چکی ہے۔

Marfat.com

مَا ادرىٰ
مَا یفعل بی وَلا بکم
کی
وضاحت

Marfat.com

پ حٰمٓ ۲۶ ع ۱ ۔ نجدی تفسیر، ۱۴۲۱ سورہ احقاف ۴۶

آیۂ مبارکہ : قل ما کنت بدعا من الرسل وما ادری ما یفعل بی ولا بکم ان اتبع الا ما یوحیٰ الیّ وما انا الا نذیر مبین ۝

ترجمہ نجدی : وہابی ۔ آپ کہہ دیجئے کہ میں کوئی بالکل انوکھا پیغمبر تو نہیں نہ مجھے یہ معلوم ہے کہ میرے ساتھ اور تمہارے ساتھ کیا کیا جائے گا میں تو صرف اسی کی پیروی کرتا ہوں جو میری طرف وحی بھیجی جاتی ہے اور میں تو صرف علی الاعلان آگاہ کر دینے والا ہوں ۔

نجدی سعودی تفسیر : یعنی پہلا اور انوکھا رسول تو نہیں ہوں بلکہ مجھ سے پہلے بھی متعدد رسول آچکے ہیں یعنی دنیا میں مکے میں ہی رہوں گا یا یہاں سے نکلنے پر مجبور ہونا پڑے گا مجھے موت طبعی آئے گی یا تمہارے ہاتھوں میرا قتل ہوگا؟ تم جلد ہی سزا سے دوچار ہوگے یا لمبی مہلت تمہیں دی جائے گی؟ ان تمام باتوں کا علم صرف اللہ کو ہے مجھے نہیں معلوم کہ میرے ساتھ یا تمہارے ساتھ کل کیا ہوگا؟ تاہم آخرت کے بارے میں یقینی علم ہے کہ اہل ایمان جنت اور کافر جہنم میں جائیں گے اور حدیث میں جو آتا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بعض صحابہ کی وفات پر جب ان کے بارے میں حسن ظن کا اظہار کیا گیا تو فرمایا۔

واللہ ما ادری وانا رسول اللہ ما یفعل بی ولا بکم ۔

Marfat.com

(صحیح بخاری مناقب الانصار باب مقدم النبی واصحابہ المدینۃ) اللہ کی قسم مجھے اللہ کا رسول ہونے کے باوجود علم نہیں کہ قیامت کو میرے اور تمہارے ساتھ کیا کیا جائے گا؟ اس سے کسی ایک معین شخص کے قطعی انجام کے علم کی نفی ہے الا یہ کہ ان کی بابت بھی نص موجود ہو جیسے عشرہ مبشرہ اور اصحاب بدر وغیرہ۔

ردِّ تفسیر نجدیہ سعودیہ

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ

اَمَّا بَعْد۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نجدی سعودی تفسیر کے نام نہاد مفسر نے اس آیۂ مبارکہ کے ترجمہ میں خیانت اور بددیانتی سے کام لیتے ہوئے اپنے حسب معمول ترجمہ بگاڑ کر لکھا ہے۔ اس بارے میں۔ آیات قرآن مجید اور احادیث صحیحہ کی تردید کا ارتکاب کیا ہے۔ اُمت کے مسلمہ اجماعی عقیدہ کو غلط ثابت کرنے کی شیطانی حرکت کی ہے۔ شیطانی توحید کے زعم باطل میں منسوخ شدہ آیت سے غلط استدلال کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے محبوب دانائے غیوب محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو معاذ اللہ۔ اپنی عاقبت اور اُمت مسلمہ کے ساتھ پیش آنے والے احوال سے مطلقاً بے خبر بلا علم۔ جاہل ثابت کرنے کی ناکام کوشش کر کے۔ تحریف قرآن و حدیث کے سنگین جرم کے ساتھ ساتھ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی توہین کے ناقابلِ معافی جرم کا ارتکاب بھی کیا ہے کہ حضور کے خداداد علوم واختیارات

Marfat.com

وقدرت آصرف کا انکار توہین رسالت ہے۔

فقیر ابوالحسان حکیم محمد رمضان علی قادری غفرلہ الرحمٰن ۔ نجدی سعودی وہابیہ کے نام نہاد مفسرین لیکن حقیقتہً محرف کے مذکورہ جرائم کے اثبات کیلئے آیتِ مبارکہ کا صحیح ترجمہ و تفسیر اور حدیث مبارکہ کی صحیح تشریح درج ذیل کررہا ہے۔

ترجمہ: تم فرماؤ میں کوئی انوکھا رسول نہیں اور میں نہیں جانتا میرے ساتھ کیا کیا جائے گا اور تمہارے ساتھ کیا میں تو اسی کا تابع ہوں جو مجھے وحی ہوتی ہے اور میں نہیں مگر صاف ڈر سنانے والا۔

(پ ۲۶. رکوع ۱) واضح ہو کہ۔ آیت مبارکہ میں ۔ وَمَا اَدْرِیْ۔ فرمایا گیا ہے۔ مفردات القرآن میں امام راغب اصفہانی رحمتہ اللہ علیہ۔ تحریر فرماتے ہیں۔ اَلدِّرَایَۃُ ۔ اس معرفت کو کہتے ہیں جو کسی قسم کے حیلہ یا تدبیر سے حاصل کی جائے۔ یعنی ہر علم کو درایت نہیں کہا جاتا۔ درایۃ وہ علم ہے جو اٹکل۔ قیاس گمان وغیرہ سے حاصل ہو۔ اس لئے اللہ تعالیٰ کے علم کو "درایۃ" نہیں کہا جاتا۔ حضور صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کی وحی بھی "درایۃ" سے وراء ہے۔ اس آیت مبارکہ کا منشایہ ہے کہ آئندہ کی جو باتیں مجھے معلوم ہیں وہ وحی سے معلوم ہیں نہ کہ درایۃ اور قیاس سے کیونکہ درایۃ کا علم ظنّی ہوتا ہے یقینی نہیں ہوتا۔ یہ مطلب نہیں کہ مجھے خبر ہی نہیں کہ تم سے اور مجھ سے کیا معاملہ ہوگا۔ حضور صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کو سارے انسانوں کے انجام کی خبر ہے اس لئے سرکارِ دو عالم علیہ الصلوٰۃ والسلام قیامت میں سب مومنوں۔ منافقوں۔ کافروں ۔ ملحدوں

Marfat.com

مرتدوں وغیرہم سب کے گواہ ہیں۔ اللہ عزوجل فرماتا ہے۔ فکیف اذا جئنا من کل امۃ بشھید وجئنا بک علی ھؤلاء شھیدا۔ (پ ۵ ع ۳)

تو کیسی ہوگی جب ہم ہر اُمت سے ایک گواہ لائیں گے۔ (اُس نبی کو اور وہ اپنی اُمت کے ایمان وکفر ونفاق اور تمام افعال پر گواہی دیں گے کیونکہ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام اپنی اُمتوں کے افعال سے باخبر ہوتے ہیں) اور تمہیں ان سب پر گواہ اور نگہبان بنا کر لائیں گے کہ تم نبی الانبیاء ہو اور سارا عالم تمہاری اُمت (خزائن العرفان)

اس بیان سے ثابت ہوا کہ نجدی سعودی وہابی نے آیت مبارکہ۔ "مـا دری" کے معنے غلط نکالے اور تفسیر لکھتے ہوئے آیتِ مُبارکہ کے اصل مفہوم میں تحریف کر کے اپنی عاقبت تباہ کی اور مسلمانوں کو بھی گمراہ کر کے صراط مستقیم سے بھٹکا کر جہنم کی راہ پر لگانے کی کوشش میں ہے۔ بمصداق

ع ہم تو ڈوبے ہیں صنم تم کو بھی لے ڈوبیں گے۔

آیت مبارکہ: مـا دری مایفعل بی ولا بکـم۔ کا صحیح مطلب یہ ہے کہ جو کچھ میرے ساتھ ہونے والا ہے۔ اور جو کچھ تمہارے ساتھ ہونے والا ہے اس کو میں اٹکل اور قیاس سے نہیں جانتا کہ اس میں کسی شک وشبہ کی گنجائش ہوسکے بلکہ ان امور کو وحی الہٰی سے جانتا ہوں یعنی جو کچھ میرے اور تمہارے ساتھ اللہ تعالیٰ معاملہ کرے گا اس کو میں اللہ تعالیٰ کے دیئے ہوئے علم کی بناء پر یقینی طور سے جانتا ہوں۔

Marfat.com

جواب نمبر [illegible]

آیۃ مبارکہ ما ادری ما یفعل بی ولا بکم منسوخ ہے

تفسیر جلالین کے حاشیہ پر تفسیر کا متن نقل ہے۔ لما نزلت هذه الآية فرح المشركون والمنافقون وقالوا كيف نتبع رجلا لا يدري ما يفعل به ولا بنا وانه لا فضل له علينا ولولا انه ابتدع الذي يقوله من تلقاء نفسه لاخبره الذي بعثه بما يفعل به فنسخت هذه الآية وارغم انف بنزول قوله ليغفر لك الله ما تقدم من ذنبك وما تاخر الآية فقالت الصحابة هنيئا لك يا رسول الله قد بين الله لك ما يفعل بك فليت شعرنا ما هو فاعل بنا فنزلت ليدخل المؤمنين والمؤمنات جنات تجري من تحتها الانهار الآية ونزلت وبشر المؤمنين بان لهم من الله فضلا كبيرا فهذه الآية نزلت في اول الاسلام۔

جب یہ آیت نازل ہوئی مشرکین اور منافقین بہت خوش ہوئے اور بولے ہم ایسے شخص کی تابعداری کیونکر کریں جو یہ نہیں جانتا کہ اس کے ساتھ اور ہمارے ساتھ کیا ہوگا اور یقیناً اس کو ہم پر کچھ بھی فضیلت نہیں ہے۔ اور اگر وہ قرآن کو اپنی طرف سے گھڑ کر نہ کہتا ہوتا تو اس کو بھیجنے والا خدا سے بتا دیتا پس یہ آیت منسوخ کر دی گئی اور منکرین مشرکوں اور منافقوں کی ناک

Marfat.com

حضور کے لئے خاک آلود کر دی یعنی حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سامنے انہیں ذلیل وخوار کر دیا۔ یہ آیت نازل فرما کر۔ لیغفر لک اللہ ماتقدم من ذنبک وماتأخر۔ الآیۃ۔ پس صحابہ کرام علیہم الرضوان نے عرض کی یا رسول اللہ آپ کو مبارک ہو۔ جو کچھ آپ کے ساتھ ہونے والا ہے وہ اللہ تعالیٰ نے بیان فرمادیا لیکن ہم کو یہ معلوم نہ ہوا کہ اللہ تعالیٰ ہمارے ساتھ کیا کرے گا۔

اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ لیدخل المومنین والمومنات جنات تجری من تحتھا الانھار۔ الآیۃ۔ اور یہ آیت نازل ہوئی۔ وبشر المومنین بانّ لھم من اللہ فضلا کبیرا۔ یہ آیت مایفعل بی ولابکم۔ اوائل اسلام میں نازل ہوئی تھی۔ بعد میں منسوخ کر دی گئی۔
(تفسیر کمالین)

حضرت مُلّا عبدالرحمٰن دمشقی رحمۃ اللہ علیہ رسالہ "ناسخ ومنسوخ" میں فرماتے ہیں

قولہ تعالیٰ مادری مایفعل بی ولابکم نسخ بقولہ تعالیٰ انا فتحنالک فتحا مبینا لیغفر لک اللہ ماتقدم من ذنبک وما تاخر یعنی آیت مادری مایفعل بی ولابکم اس آیت انا فتحنالک

Marfat.com

الآیۃ سے منسوخ ہو چکی ہے۔

تفسیر خازن میں ہے

لما نزلت ھٰذہ الآیۃ فرح المشرکون فقالوا واللات والعزیٰ ما امرنا وامر محمد الا واحدا ومالہ علینا من مزیۃ و فضل لولا انہ ما ابتدع مایقولہ لاخبرہ الذی بعثہ بما یفعل بہ فانزل اللّٰہ عزوجل لیغفرلک اللّٰہ ماتقدم من ذنبک الآیۃ فقالت الصحابۃ ھنیئا لک یانبی اللّٰہ قد علمت مایفعل بک فماذا یفعل بنا فانزل اللّٰہ لیدخل المومنین والمومنات جنت الآیۃ وانزل وبشر المومنین بان لھم من اللّٰہ فضلا کبیرا وھٰذا قول انس و قتادۃ وعکرمۃ قالا انما ھٰذا قبل ان یخبر بغفران ذنبہ عام الحدیبیۃ فنسخ ذالک۔ جب یہ آیتہ (ما ادری ما یفعل بی ولابکم) نازل ہوئی تو مشرک خوش ہوئے اور کہنے لگے کہ لات وعزیٰ کی قسم ہمارا اور محمدؐ کا تو یکساں حال ہے ان کو ہم پر کوئی زیادتی اور بزرگی نہیں۔ اگر وہ قرآن کو اپنی طرف سے گھڑ کر نہ کہتا ہوتا تو اس کو بھیجنے والا اس کو بتا دیتا کہ اس سے کیا معاملہ کرے گا تو اللہ تعالیٰ نے لیغفرلک اللّٰہ ماتقدم الآیۃ۔ نازل فرمائی پس صحابہ نے عرض کی یا نبی اللہ آپ کو مبارک ہو آپ نے تو جان لیا جو آپ کے ساتھ معاملہ کیا جائے گا اب ہمیں بھی بشارت دیجئے کہ

Marfat.com

ہمارے ساتھ کیا معاملہ ہوگا۔ تو یہ آیت نازل ہوئی۔ لیدخل المومنین والمومنات جنتٍ الآیۃ۔ داخل فرمائے گا اللہ مسلمان مرد اور عورتوں کو (جنتوں میں) اور یہ آیت اتری۔ وبشر المومنین بان لھم من اللہ فضلا کبیرا۔ اے میرے حبیب مومنوں کو خوشخبری دیجیے کہ ان کے لئے اللہ کی طرف سے بڑا فضل ہے۔ یہ حضرت انس اور حضرت قتادہ اور حضرت عکرمہ صحابہ کرام علیہم الرضوان کا ارشاد ہے انہوں نے فرمایا کہ یہ آیتہ (ما ادری ما یفعل بی ولا بکم) اس سے پہلے نازل ہوئی تھی جب کہ صلح حدیبیہ کے سال میں اللہ تعالیٰ نے لیغفرلک اللہ ما تقدم من ذنبک الآیۃ نازل فرماکر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو (بذریعہ وحی) مطلع فرمایا پس یہ آیت (ما ادری ما یفعل بی ولا بکم) منسوخ ہوگئی۔

دُنیا و آخرت میں مُسلمانوں اور کفّار کے ساتھ جو کچھ ہونے والا ہے حضُور کو اجمالاً و تفصیلاً بتا دیا گیا

تفسیر صاوی صـ ۶۳ جلد ۴ میں۔ مندرجہ بالا تفسیر خازن کے بیان کی طرح لکھنے کے بعد فرمایا۔ فما خرج صلی اللہ علیہ وسلم من الدنیا حتّٰی اعلمہ اللہ فی القرآن ما یحصل لہٗ وللمومنین والکافرین فی الدنیا والآخرۃ اجمالاً وتفصیلاً۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دنیا سے تشریف لے جانے سے

Marfat.com

پہلے آپ کو اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں اجمال اور پوری تفصیل کے ساتھ وہ سب بتادیا جو کہ آپ سے اور مومنین کے ساتھ اور کافروں کے ساتھ دنیا و آخرت میں ہونے والا ہے۔ اس کے علاوہ دیگر معتبر و متداول تفسیروں میں بھی آیت۔ ما ادری ما یفعل بی ولا بکم۔ کا یہی مطلب بیان کیا گیا ہے۔ لیکن توحید شیطانی کے حامل نجدی سعودی نام نہاد مفسر اور حقیقتہً محرفِ قرآن وہابی نے صحابہ کرام علیہم الرضوان، مفسرین عظام اور علماء اُمت رحمۃ اللہ علیہم اجمعین کی توحیدِ رحمانی اسلامی کے متفقہ عقیدہ کو رد کر کے یہی لکھا ہے" آپ کہہ دیجئے کہ میں کوئی بالکل انوکھا پیغمبر تو نہیں نہ مجھے یہ معلوم ہے کہ میرے ساتھ اور تمہارے ساتھ کیا کیا جائے گا"۔

نعوذ باللہ من شرور الوہابیۃ الخبیثۃ۔ معلوم ہوا کہ نجدیوں سعودیوں وہابیوں کا راستہ ہی صراط مستقیم سے الگ ہے۔ یہ اشقیاء ازلی امت محمدیہ علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کو بلا وجہ مشرک ٹھہرانے اور محبوب خدا محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان ارفع و اعلیٰ کو گھٹانے مسلمانوں کے دلوں سے تعظیم رسول کو مٹانے کی خاطر کس کس طرح پاپڑ بیلتے ہیں آیاتِ قرآن اور روایات کے معانی و مطالب من گھڑت بناتے اور منسوخ شدہ آیات چن کر تلاش کر کے مسلمانوں کو بہکانے بھٹکانے کی خاطر لاتے ہیں۔

Marfat.com

نجدی سعودی وہابی آج تک مشرکین ومنافقین کے طرزِ عمل پر قائم ہیں

جب آیت مبارکہ ما ادری ما یفعل بی ولا بکم نازل ہوئی تو مشرکین ومنافقین نے کہا کہ جس طرح ہمیں اپنی عاقبت کی خبر نہیں اسی طرح محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کو بھی خبر نہیں اور اس امر میں ہم اور محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) برابر ہیں مگر جب یہ آیت مبارکہ انا فتحنا لک فتحا مبینا ۔ الآیۃ نازل ہوئی تو دشمنانِ رسول مشرکین ومنافقین کا منہ بند ہوگیا اور صحابہ کرام علیہم الرضوان نے خوش ہوکر آپ کو مبارکباد کہکر آپ سے اپنی عاقبت کے متعلق سوال عرض کیا تو لیدخل المومنین والمومنات جنت الآیۃ اور بشر المؤمنین الآیۃ کے نزول کے بعد صحابہ کرام علیہم الرضوان مطمئن ہو گئے مگر نجدی سعودی وہابی آج تک مشرکین ومنافقین والے اسی عقیدہ اور طرزِ عمل پر قائم ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نہ اپنی عاقبت کے متعلق علم ہے اور نہ کسی دوسرے کی عاقبت کا علم ہے اور اپنے اس عقیدۂ باطل کے اثبات میں یہی آیت۔ ما ادری ما یفعل بی ولا بکم ۔ (جس کا صحیح ترجمہ وتفسیر قارئین پڑھ چکے ہیں۔) اور صحیح بخاری کے حوالے سے حضرت ام العلاء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی روایت میں سے اپنی مطلب برآری کے لئے۔ حدیث کا ایک فقرہ۔

Marfat.com

"واللہ ما ادری - وانا رسول اللہ - ما یفعل بی ولا بکم ۔ اللہ کی قسم مجھے اللہ کا رسول ہونے کے باوجود علم نہیں کہ قیامت کو میرے اور تمہارے ساتھ کیا کیا جائے گا؟ لکھ کر کم علم مسلمانوں کو بہکانے کی کوشش سے باز نہیں رہ سکا۔ اس کا مفہوم بگاڑ کر لکھا ہے ۔اس سے کسی معین شخص کے قطعی انجام کے علم کی نفی ہے۔ الا یہ کہ ان کی بابت بھی نص موجود ہو جیسے عشرہ مبشرہ اور اصحاب بدر وغیرہ۔"

حالانکہ آیت قرآن مجید کی طرح اس روایت حدیث میں بھی لفظ .... ما ادری ۔ ہے جس کے معنے ہیں میں اپنے اٹکل وقیاس سے نہیں جانتا حالانکہ میں اللہ کا رسول ہوں کہ میرے ساتھ کیا کیا جائے گا اور تمہارے ساتھ کیا کیا جائے گا بلکہ مجھ کو وحی الٰہی سے اس کا یقینی علم حاصل ہے تو اے ام العلاتم جو عثمان ابن مظعون کے جنتی ہونے کی گواہی محض قیاس سے دے رہی ہو یہ معتبر نہیں اس غیب کی خبروں میں تو انبیاء کرام بھی قیاس نہیں فرماتے۔ واضح رہے کہ قرآن مجید کی آیۃ ما ادری ما یفعل بی ولا بکم ۔ کے منسوخ ہو جانے کے بعد بھی اس سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو معاذ اللہ ۔ بے خبر، لاعلم ثابت کرنے کے لئے استدلال وہابیہ خبیثہ کی فریب کاری دھوکہ دہی اور ابلیسانہ حرکت ہے۔ حضرت شیخ عبد الحق محدث رحمۃ اللہ علیہ بھی مشکوٰۃ کی شرح اشعتہ لمعات جلد ۴ صفحہ ۲۷۵ پر اس حدیث مبارکہ کی شرح کے آخر میں فرماتے ہیں ۔

"وحق آنست کہ ورود ایں قول پیش از نزول قول حق سبحانہ ہست ۔

Marfat.com

لیغفرلک اللہ ماتقدم من ذنبک وماتاخر۔ حق یہ ہے کہ اس قول (ماادری) کا ورود حق سبحانہٗ کے قول لیغفرلک اللہ ماتقدم من ذنبک وماتاخر۔ نازل ہونے سے پہلے کا ہے"۔ یعنی منسوخ ہوچکا ہے۔

نجدی سعودی تفسیر میں آیۃ مبارکہ: قل ماکنت بدعامن الرسل وماادری مایفعل بی ولابکم سے توہین رسالت کی تردید بدلائل قاہرہ مکمل ہوچکی۔ فالحمد للہ علی ذالک والصلوۃ والسلام علی حبیبہ سیدنا محمد رسول اللہ وآلہ واصحابہ اجمعین۔ اب روایت حدیث مبارکہ کے حوالہ سے جو

حدیث میں تحریف اور توہینِ رسالت کا شیطانی ارتکاب

کیا گیا ہے اس کی تردید اور وضاحت ملاحظہ ہو۔ نجدی نام نہاد مفسر لکھتا ہے "اور حدیث میں جو آیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بعض صحابہ کی وفات پر جب ان کے بارے میں حسنِ ظن کا اظہار کیا گیا تو فرمایا۔ واللہ ماادری وانا رسول اللہ مایفعل بی ولابکم۔ (صحیح بخاری مناقب الانصار باب مقدم النبی واصحابہ المدینۃ) اللہ کی قسم مجھے اللہ کا رسول ہونے کے باوجود علم نہیں کہ قیامت کو میرے اور تمہارے ساتھ کیا کیا جائے گا؟ اس سے کسی ایک معین شخص کے قطعی انجام کے علم کی نفی ہے۔ الا یہ کہ ان کی بابت بھی نص موجود ہو جیسے عشرہ مبشرہ اور اصحاب بدر وغیرہ"۔

Marfat.com

شقیٔ ازلی نجدی نام نہاد مفسر نے معمول وہابیہ کے مطابق غلط بیانی اور تحریف کرتے ہوئے رسُول دشمنی کا بدترین مظاہرہ کیا ہے۔

اوّل یہ کہ : اس خبیث نے "بعض صحابہ کی وفات پر" لکھا۔ یہ صریح غلط بیانی ہے کہ روایت حدیث میں بعض صحابہ کی وفات پر۔ ایسا واقعہ ہونے کا ذکر تو کیا اشارہ تک نہیں ہے۔ چند صحابہ کی وفات پر یہ واقعہ ہرگز نہیں ہوا۔ یہ واقعہ صرف حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفات پر ہوا۔

دوم یہ کہ : صحیح بخاری کے جس حوالہ سے روایت ان الفاظ سے واللہ ما ادری وانا رسول اللہ ما یفعل بی ولا بکم۔ نجدی مفسر نے لکھی ہے اس میں لفظی تحریف کردی ہے۔ اور معنی بھی تحریف کر کے وہی لکھے جس سے حضور علیہ الصلوٰۃ والسّلام کو اپنے اور دوسروں کے انجام سے لاعلم قرار دیا جاسکے۔ جب کہ اس باب کے تحت صحیح بخاری کی روایت کے الفاظ یہ ہیں۔ واللہ ما ادری وانا رسول اللہ ما یفعل بہ ولا بکم۔ اللہ کی قسم جب کہ میں اللہ کا رسول ہوتے ہوئے اندازہ اور اٹکل سے یہ نہیں جانتا کہ عثمان بن مظعون اور تمہارے ساتھ کیا کیا جائے گا۔ صحیح بخاری کی اس روایت کا پس منظر یہ ہے کہ جب مشہور صحابی حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ کی وفات ہوئی اور ان کو کفن پہنایا گیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے ان کی پیشانی پر بوسہ دیا (ان کی پیشانی کو چوما) جس پر ایک صحابیہ حضرت اُمّ العلاء انصاری رضی اللہ عنہا نے کہا۔

"اے عثمان تجھے جنت مبارک ہو یقیناً تیری عاقبت بالخیر ہے۔"

Marfat.com

رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم کی موجودگی میں ایک غیبی بات پر اتنے یقین اور وثوق کے ساتھ اس طرح کہنا کمالِ ادب کے بھی خلاف تھا اور حضور علیہ الصّلوٰۃ والسّلام کے فرمان مبارک کا انتظار کئے بغیر اس طرح کہہ دینا ٹھیک بھی نہیں تھا اس لئے رسول اکرم صلیّ اللہ علیہ وسلّم نے اس صحابیہ کو تنبیہ فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا۔

وما ادری وانا رسول اللّٰہ مایفعل بہ ولا بکم۔ (ملاحظہ ہو صحیح بخاری ص۱۰۴۷ حدیث نمبر ۷۰۱۸، مطبوعہ ریاض۔ باب عین الجاریہ فی المنام) میں اللہ کا رسول ہوتے ہوئے قیاس و اٹکل سے یہ نہیں جانتا کہ عثمان بن مظعون کے ساتھ اور تمہارے ساتھ کیا کیا جائے گا" تو اے اُمّ العلاء تو نے جزم و یقین کے ساتھ اپنے قیاس و اٹکل سے کیوں کہہ دیا کہ : اے عثمان تجھے جنّت مبارک ہو یقیناً تیری عاقبت بالخیر ہے ۔ شارحین حدیث محدثین عظام علیہم الرحمتہ نے اس روایت حدیث کی شرح میں اسی طرح لکھا ہے۔ چنانچہ شیخ المحققین عبد الحق محدث دہلوی رحمتہ اللہ علیہ لکھتے ہیں" درحقیقت مضمون ایں زجر و منع است بطریق مبالغہ بر سوءِ ادب در حضرت نبوّت و حکم بر غیب و جزم بداں ظاہر ایں حدیث آنست کہ عاقبت مبہم است و ہیچ کس نمے داند کہ چہ خواہد شد۔ و ایں دربابِ انبیاء و رسل خصوصاً در حق سید المرسلین صلوات اللہ و سلامہ علیہ و علیہم اجمعین منفی است بدلائل قطعیہ کہ دلالت دارند بر جزم و یقین بحسن عاقبت ایشاں " (شرح مشکوٰۃ اشعتہ اللمعات ص۲۵۲ جلد ۴)

ترجمہ : دراصل اس حدیث کے مضمون سے یہ واضح ہوتا ہے کہ

Marfat.com

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس صحابیہ (اُمّ العلاء) کو نبی اللہ کی موجودگی میں ایک غیبی بات پر بطریق مبالغہ اتنے یقین کے ساتھ حکم لگانے سے جھڑک کر منع فرمایا کہ اس کا یوں کہنا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شان میں بے ادبی ہے۔ اس حدیث کے ظاہری معنے یہ ہیں کہ عاقبت مبہم ہے۔ کوئی نہیں جانتا کہ کیا ہوگا۔ لیکن یہ بات انبیاء و رسل خصوصاً سید المرسلین صلوات اللہ وسلامہ علیہ و علیہم اجمعین کے بارے میں نہیں کہی جاسکتی اس لئے کہ دلائل قطعیہ کے ساتھ ان کی حسنِ عاقبت بجزم و یقین ثابت ہے۔"

(اشعۃ اللمعات شرح مشکوٰۃ۔ ص۲۵۳ جلد چہارم۔ اس کے علاوہ علامہ طیبی محدث شارح مشکوٰۃ نے بھی "شرح طیبی ص۱۸ جلد ۱۰" پر اور شارح مشکوٰۃ علامہ محدث علی قاری نے بھی "مرقات ص۷۶ جلد ۱۰" پر اس حدیث کی تشریح اسی طرح کی لکھی ہے۔ علیہما الرحمۃ والغفران۔

نجدی سعودی تفسیر میں توہین رسالت کے لئے بد دیانتی کا شرمناک مظاہرہ

حدیث مذکورہ: "واللہ ما ادری۔ الخ" صحیح بخاری میں چھ مختلف مقامات پر مختلف الفاظ سے مروی ہے۔

وہ مختلف چھ مقامات حسب ذیل ہیں۔

Marfat.com

۱۔ باب القرعۃ فی المشکلات۔ میں یہ حدیث ان الفاظ سے مروی ہے۔
واللہ ما ادری وانا رسول اللہ ما یفعل بہ ولا بکم۔" اللہ کی قسم میں اللہ کا رسول ہوتے ہوئے قیاس و اٹکل سے یہ نہیں جانتا کہ عثمان بن مظعون کے ساتھ اور تمہارے ساتھ کیا کیا جائے گا۔"

۲۔ باب مقدم النبی صلی اللہ علیہ وسلم واصحابہ المدینۃ میں بھی حدیث کے الفاظ یہ ہیں۔" واللہ ما ادری وانا رسول اللہ ما یفعل بہ ولا بکم۔"
ترجمہ وہی ہے جو اوپر لکھا جا چکا ہے۔

۳۔ باب العین الجاریۃ فی المنام میں بھی حدیث کے الفاظ یہ ہیں "واللہ ما ادری وانا رسول اللہ ما یفعل بہ ولا بکم"

۴۔ باب الدخول علی المیت بعد الموت اذا ادرج فی اکفانہ۔ اس باب میں یہ حدیث دو مختلف الفاظ سے مروی ہے۔ ۱۔"واللہ ما ادری وانا رسول اللہ ما یفعل بہ ولا بکم"۔

۵۔ ۲۔" واللہ ما ادری وانا رسول اللہ ما یفعل بی ولا بکم"۔

۶۔ باب رؤیا النساء۔ اس باب میں اس حدیث کے الفاظ یہ ہیں۔
"واللہ ما ادری وانا رسول اللہ ماذا یُفعَلُ بی ولا بکم"۔ یعنی صحیح بخاری میں اس روایت کے الفاظ چار مقامات میں۔ ما یُفعَلُ بہٖ۔ عثمان بن مظعون کے ساتھ کیا کیا جائے گا منقول ہیں۔ اور دو مقامات میں
۱۔ ما یفعل بی ۲۔ ماذا یفعل بی۔ میرے ساتھ کیا کیا جائے گا منقول ہیں

Marfat.com

ان مختلف الفاظ کے بارے میں شارحین حدیث محدثین کرام فرماتے ہیں کہ ۔ مایفعل بی ۔ اور ماذا یفعل بی ۔ کے الفاظ کہنے والے راوی سے غلطی ہوئی ہے ۔ چنانچہ حضرت ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ شارح بخاری ۔ فرماتے ہیں۔ فی روایۃ الکشمیھنی بہ وھو غلط منہ فان المحفوظ فی روایۃ اللیث ھٰذا ولذالک عقبہ المصنف بروایۃ نافع بن یزید عن عقیل التی لفظھا مایفعل بہٖ (فتح الباری ص۹۰ جلد ثالث) کشمیھنی کی روایت سے ثابت ہے کہ اس حدیث کے الفاظ میں راوی سے غلطی ہوئی ہے ۔ حدیث کے وہ الفاظ زیادہ صحیح اور محفوظ ہیں جن کو لیث نے اپنی روایت میں ذکر کیا ہے ۔ لیث والی روایت کے الفاظ امام بخاری نے نافع بن یزید سے ۔ " مایفعل بہٖ " روایت فرمائے ہیں ۔

نیز صحیح بخاری کے قدیم شارح ابن بطال نے لکھا ہے ۔ وقد روی فی ھٰذا الحدیث مایفعل بہٖ وھو الصواب (شرح بخاری لابن البطال ص۲۴۲ جلد ثالث)

اس حدیث میں صحیح الفاظ " مایفعل بہ ۔ روایت شدہ ہیں "۔ یعنی مایفعل بی اور ماذا یفعل بی ۔ میرے ساتھ کیا کیا جائے گا ۔ غلط ہیں راوی کی غلطی سے ہیں ۔ حدیث کے صحیح الفاظ مایُفْعَلُ بِہٖ ۔ ہیں عثمان بن مظعون سے کیا کیا جائے گا ۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین ۔

مولای صل وسلم دائما ابدا ∴ علی حبیبک خیر الخلق کلھم

Marfat.com

نجدی سعودی وہابیہ کا یہ کس قدر بڑا ظلم اور سنگین جرم ہے کہ صحیح بخاری میں منقول ان چار روایات کو جن میں صحیح لفظ "بہ" ہے۔ "عثمان بن مظعون کے ساتھ کیا کیا جائے گا" ان کو تو مانتے نہیں اور جن دو روایات کو جن میں راوی کی غلطی سے غلط لفظ "بی" وارد ہے۔ "میرے ساتھ کیا کیا جائے گا"۔ چونکہ ان سے تنقیص شانِ رسالت کا اظہار ہوتا ہے۔ ان کو نہ صرف یہ کہ مانتے ہیں بلکہ نجدی سعودی تفسیر میں شامل کر کے دوسروں سے منوانے کی کوشش کرتے ہیں کہ کم علم مسلمان نجدیہ سعودیہ وہابیہ کی تحریفِ قرآن و حدیث کو سمجھ نہ سکنے کی وجہ سے وہابیہ کے عقیدۂ باطل کو تسلیم کر لیں گے کہ (معاذ اللہ) رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلّم کو نہ اپنی عاقبت کی خبر ہے اور نہ ہی دوسروں کی عاقبت کے بارے میں کچھ جانتے ہیں۔ حالانکہ قرآن و حدیث سے ثابت ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسّلام نہ صرف یہ کہ اپنی عاقبت سے مفصّلاً واقف ہیں بلکہ ہر انسان کے بارے میں یقینی طور پہ جانتے ہیں کہ فلاں جنّت میں جائے گا اور فلاں جہنّم میں داخل ہو گا۔ لیکن نجدی سعودی وہابی تفسیر لکھنے لکھوانے والے اشقیاءِ ازلی ان آیات قرآن مجید اور روایات حدیث شریف کو نہیں مانتے۔ ان میں تحریف معنوی و لفظی کر کے نہ صرف یہ کہ اس حقیقت کا صاف انکار کر دیتے ہیں بلکہ تاویلات فاسدہ کے ذریعہ شرک و کفر ٹھہراتے ہیں۔ وہابیوں کے اس طرزِ عمل سے صاف ظاہر ہے کہ

Marfat.com

رسول دشمنی کی پاداش میں انکا ایمان سلب کیا جاچکا ہے اور ان کے دل اندھے کر دیئے گئے ہیں

یہی وجہ ہے کہ نجدی سعودی تفسیر میں تحریف و تلبیس کی انتہا کر دی گئی ہے۔ چنانچہ نجدی مفسر نے اللہ تعالیٰ کے محبوب دانائے غیوب محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو اپنی اور دوسروں کی عاقبت سے بے خبر ثابت کرنے کے لئے تفسیر نجدی میں صحیح بخاری "باب مقدم النبی واصحابہ المدینۃ" کے حوالہ سے جو روایت نقل کی اس میں تحریف معنوی بھی کی اور تحریف لفظی بھی کر دی ہے۔

اس باب کے تحت۔ حدیث کے الفاظ یہ ہیں۔ واللہ ما ادری وانا رسول اللہ ما یفعل بہ ولا بکم۔ اللہ کی قسم میں اللہ کا رسول ہوتے ہوئے قیاس واٹکل سے یہ نہیں جانتا کہ عثمان بن مظعون کے ساتھ اور تمہارے ساتھ کیا کیا جائے گا لیکن خبیث نجدی مفسر نے "بہ" کو "بی" کر کے لکھا ہے یعنی لفظ کو بھی بدل کر تحریف لفظی کا سنگین جرم کیا اور ترجمہ اس طرح بگاڑ کر لکھا۔ "اللہ کی قسم مجھے اللہ کا رسول ہونے کے باوجود علم نہیں کہ قیامت کو میرے اور تمہارے ساتھ کیا کیا جائے گا۔" ترجمہ بگاڑ کر تحریف معنوی بھی کر کے توہین رسالت کا مرتکب ہوا۔ کوئی صاحبِ ایمان ایسی کمینہ و ذلیل ترین حرکت

Marfat.com

کرنے کا تصور تک نہیں کر سکتا۔ فقیر انشاء اللہ تعالیٰ آئندہ صفحات میں آیات قرآن مجید اور روایات حدیث درج کرے گا جن سے دشمنانِ خدا و رسول خدا نجدیہ وہابیہ کی تمام خرافات وہفوات و تحریف و تلبیس اور مکر و فریب کی قلعی اتر جائیگی اور نجدی سعودی تفسیر پڑھنے والوں پر روز روشن کی طرح واضح ہو جائے گا کہ نجدی سعودی وہابی توحید شیطانی کے پرستار ہیں۔

نجدی وہابیہ کو قرآن وحدیث کی وہ آیات و روایات کیوں دکھائی نہیں دیتیں جن سے ان کے عقائد باطلہ کی مکمل تردید ہوتی ہے؟

کیا ان اشقیاء ازلی کو سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا یہ ارشاد مبارک حدیث کی کسی کتاب میں نظر نہیں آیا؟ انا اول الناس خروجاً اذا بعثوا وانا قائدهم اذا وفدوا وانا خطيبهم اذا انصتوا وانا شفيعهم اذا حبسوا وانا مبشرهم اذا ايئسوا الكرامة والمفاتيح يومئذ بيدي ولواء الحمد يومئذ بيدي۔ (سنن دارمی و ترمذی شریف جلد ۲ صفحہ ۲۰۱ اور مشکوٰۃ شریف صفحہ ۵۰۶)

ترجمہ: میں سب سے پہلے روضۂ انور باہر تشریف لاؤں گا جب لوگ اٹھائے جائیں گے اور میں ان کا پیشوا ہوں جب وہ حاضر بارگاہ ہوں گے۔ میں ان کا خطیب ہوں جب وہ دم بخود ہوں گے اور میں ان کا شفیع ہوں۔

Marfat.com

جب وہ مجبوس ہوں گے اور میں ان کو خوشخبری دینے والا ہوں جب وہ نا اُمید ہوں گے ۔ عزت اور کنجیاں اس دن میرے ہاتھ میں ہیں اور لواء الحمد اس دن میرے ہاتھ ہوگا ۔ شارح مشکوٰۃ شیخ عبد الحق محدث دہلوی قدس سرہ العزیز اشعتہ اللمعات شرح مشکوٰۃ جلد چہارم صـ۲۷ پر ۔ الکرامتہ والمفاتیح یومئذ بیدی کے ترجمہ میں ارشاد فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے ۔ بزرگی دادن وکلید ہائے بہشت وابواب رحمت آں روز بدست من است ۔ بزرگی دینا اور جنت اور رحمت کے دروازوں کی چابیاں اس (حشر کے) دن میرے ہاتھ (یعنی قبضہ) میں ہیں ۔ اور حافظ الحدیث ابن حجر مکی محدث نے " الجواہر المنظم صـ۵۲ " میں فرمایا ۔ " انہ صلی اللہ علیہ وسلم خلیفتہ اللہ الذی جعل خزائن کرمہ وموائد نعمہ طوع یدیہ وتحت ارادتہ یعطی منہا من یشاء ویمنع من یشاء " بے شک حضور صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے خلیفہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے کرم کے خزانوں اور اپنی نعمتوں کے خوان آپ کے دستِ کرم (یعنی آپ کے قبضہ واختیار) میں دے دیئے ہیں اور آپ کے ارادہ کے تحت کر دیئے ہیں آپ (ان خزانوں اور نعمتوں میں سے) جس کو چاہیں عطا فرمائیں اور جسے چاہیں محروم رکھیں ۔" ترمذی شریف صـ۲۰۱ جلد دوم میں ایک روایت کے آخر میں ہے ۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ۔ " اذا کان یوم القیامۃ کنت امام النبیین وخطیبھم وصاحب شفاعتھم غیر فخر ۔ جب قیامت کا دن ہوگا ۔

Marfat.com

میں تمام انبیاء (علیہم السلام) کا پیشوا ہوں گا اور ان کی شفاعت کرنے والا ہوں بغیر فخر کے یعنی میرا یہ ارشاد فخریہ نہیں بلکہ اظہار حقیقت اور تحدیث نعمت کے لئے ہے۔ نیز ترمذی جلد ۲ صفحہ ۲۰۱ میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ انا اول من تنشق عنہ الارض فاکسیٰ الحلۃ من حلل الجنۃ ثم اقوم عن یمین العرش لیس احد من الخلائق یقوم ذالک المقام غیری۔ "میں وہ پہلا ہوں جس کے لئے زمین شق ہوگی اور مجھے جنتی حلہ پہنایا جائے گا پھر میں عرش کے دائیں جانب کھڑا ہوں گا اور اس مقام پر میرے بغیر مخلوقات میں سے کوئی نہ پہنچے گا"

نیز بخاری شریف جلد ۲ صفحہ ۱۱۸ اور ترمذی شریف جلد ۲ صفحہ ۱۴۳ اور دیگر کتب احادیث میں بھی اس مضمون کی احادیث نام نہاد مفسر نجدی سعودی وہابی اور اس کے ہمنوا نجدی وہابیوں کو دکھائی نہیں دیتیں کہ سرکار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد ہے "قیامت کے دن جب لوگ پریشان او غمگین ہوں گے تو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں شفاعت کرانے کی خاطر حضرت آدم (علیہ الصلوٰۃ والسلام) کی بارگاہ میں حاضر ہو کر اپنی حالت بیان کر کے طالب شفاعت ہوں گے آپ جواب میں فرمائیں گے لست ھناکم۔ میرا یہ مقام نہیں کہ تمہارے لئے شفاعت کروں اور فرمائیں گے نوح (علیہ السلام) کی خدمت میں جاؤ۔ حضرت نوح (علیہ السلام) بھی جواب میں فرمائیں گے لست ھناکم اور فرمائیں گے ابراہیم (علیہ الصلوٰۃ والسلام) کی بارگاہ میں حاضر ہو۔ لوگوں کو یہاں سے بھی یہی

Marfat.com

جواب ملے گا۔ لَسْتُ ھُنَاکُمْ اور انہیں حضرت موسیٰ (علیہ الصلوٰۃ والسلام) کے پاس جانے کا ارشاد فرمائیں گے وہاں سے یہی جواب پاکر آپ کے ارشاد کے مطابق حضرت عیسیٰ (علیہ السلام) کی خدمت میں حاضر ہو کر طالب شفاعت ہونگے۔ حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام بھی یہی فرمائیں گے لَسْتُ ھُنَاکُمْ۔ میرا یہ مقام و منصب نہیں ہے لیکن تم لوگ (حضرت) محمد (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) کی بارگاہ میں حاضر ہو کر طلب شفاعت کرو۔ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ پھر لوگ میری خدمت میں حاضر ہوں گے تو میں فرماؤں گا۔ اَنَا لَھَا۔ "ہاں میرا منصب ہے میں تمہاری شفاعت کرتا ہوں پھر باذن تعالیٰ بارگاہِ الٰہی میں لوگوں کی شفاعت کروں گا اور لوگوں کو پریشانی اور مصیبت سے نجات دلاؤں گا اور دوزخیوں کو دوزخ سے نکال کر جنت میں داخل کروں گا۔"

معلوم ہوا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو تمام مخلوق کے حالات اور احوال کا علم ہے اور معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے بہرہ ور ہونے کے لئے مخلوقِ خدا محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے فضل و کرم کی محتاج ہے۔ ورنہ غور کیجئے کہ اللہ تعالیٰ دیکھ رہا ہو گا کہ مخلوق مصیبت میں گرفتار اور پریشان ہے مگر انہیں مصیبت سے نجات نہ دے گا یہاں تک کہ لوگ جلیل القدر انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کی بارگاہوں میں پھرتے پھراتے اللہ تعالیٰ کے محبوب محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر آپ سے توسل و استمداد نہ کریں اور آپ سے فریاد کر کے شفاعت نہ کرالیں۔ پھر جب سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

Marfat.com

ان پر رحم فرما کر بارگاہِ الٰہی میں شفاعت فرمائیں گے تو اللہ تعالیٰ اپنے محبوب کی شفاعت قبول فرما کر لوگوں کو مصیبت اور پریشانی سے رہائی بخشے گا اور یہ اس لئے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ارفع و اعلیٰ شان کا اچھی طرح مظاہرہ ہو جائے۔

ے فقط اتنا سبب ہے انعقادِ بزمِ محشر کا :- کہ ان کی شان محبوبی دکھائی جانے والی ہے

منکرین غور کریں کہ۔ اگر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے توسل و استمداد اور فریاد و استغاثہ بقول نجدیہ وہابیہ شرک ہے تو حشر کے دن کیونکر جائز ہو سکتا ہے ؟ کیونکہ شرک بہر حال۔ بہر وقت۔ بہر مقام شرک ہے۔ ناقابل معافی جرم ہے۔ تو ثابت ہوا کہ انبیاء و اولیاء توسل و استمداد اور فریاد و استغاثہ شرک نہیں بلکہ یہ عمل عند اللہ مقبول و محبوب اور سنتِ رسول و صحابہ ہے۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم اجمعین۔ حضرت شیخ عبد الحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ تحریر فرماتے ہیں۔ "بحقیقت دراں روز ظاہر گردد کہ وے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم محبوب الٰہی و سرورِ کائنات و مظہر فیوضِ نامتناہی اوست جل وعلا و خلیفہ رب العلمین و نائب مالکِ یوم الدین اوست و مقامیکہ او را باشد ہیچ یکے را نہ باشد و جا ہے کہ او راست کسے را نہ بود روز روزِ اوست و حکم حکم او بحکم رب العالمین،، (مدارج النبوۃ جلد اوّل صفحہ ۳۱۸) ترجمہ بحقیقت اس (قیامت کے) دن ظاہر ہوگا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم محبوب الٰہی اور کائنات کے سردار اور اللہ تعالیٰ کے فیوضِ نامتناہی کے مظہر ہیں اور رب العالمین کے خلیفہ اور نائب مالک یوم الدین آپ ہی ہیں روز قیامت

Marfat.com

جو مقام آپ کا ہوگا ویسا کسی اور کا نہ ہوگا اور جو مرتبہ آپ کا ہے ویسا کسی دوسرے کا نہیں۔ روزِ قیامت آپ کا قدر دان ہے اس دن باذن اللہ تعالیٰ آپ کا ہی حکم چلے گا۔ مندرجہ بالا شواہد سے ثابت ہوا کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نہ صرف یہ کہ اپنے ساتھ ہونے والے معاملات سے بخوبی واقف ہیں بلکہ مخلوق کی عاقبت کو جانتے اور آئندہ پیش آنے والے تمام واقعات و حوادث سے باخبر ہیں۔ یہی عقیدہ قرآن و حدیث سے بوضاحت ثابت ہے اور یہی بزرگانِ علیہم الرضوان، مفسرین و محدثین، علماء دین اور صلحائے امت اسی عقیدہ پر متفق اور قائم ہیں۔

تفسیر نجدیہ سعودیہ وہابیہ کے لکھنے والے نے اس کی تائید میں جو آیات پیش کرنے کے بعد چند ایک احادیث درج کی ہیں ان سے وضاحت کی صورت ثابت ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سب کے انجام و عاقبت کو جانتے ہیں اور کائنات پر حکمران ہیں۔

حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم كان على ثبير مكة ومعه ابو بكر وعمر وانا فتحرك الجبل حتى تساقطت حجارته بالحضيض فركضه برجله،

Marfat.com

قال اُسْکُنْ ثَبِیرُ فَاِنَّمَا عَلَیْکَ نَبِیٌّ وَصِدِّیْقٌ وَشَهِیْدَانِ ۔ الحدیث۔ رواہ الترمذی والنسائی والدارقُطْنِیّ ۔ (مشکوٰۃ باب فضائل عثمان) رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ ثبیر پہاڑ پر تھے اور حضور کے ساتھ ابوبکر اور عمر اور میں تھا تو پہاڑ ہلا حتیٰ کہ اس کے پتھر نیچے گر گئے تو اسے حضور نے اپنے پاؤں سے ایڑی ماری فرمایا اے ثبیر ٹھہر جا کہ تجھ پر ایک نبی ایک صدیق اور دو شہید ہیں۔

ثابت ہوا کہ حضور کو سب کے انجام کی خبر ہے کہ کس طرح اور کس حال میں کس کی موت ہوگی۔ کہ فرمایا کہ ایک صدیق ہو کر اور دو (عمر و عثمان) شہید ہو کر وفات پائیں گے۔ ایمان عرفان۔ محبتِ رحمان عشق رسُول میں دنیا سے جائیں گے۔ نیز واضح ہوا کہ۔ آیتہ ما ادری ما یفعل بی ولا بکم۔ منسوخ آیت سے نجدی وہابی استدلال کر کے کہتے ہیں کہ رسول اللہ کو نہ اپنی عاقبت کی خبر ہے نہ اور کسی کی عاقبت کی خبر ہے۔ نعوذ باللہ من ہفوات النجدیتہ الوہابیہ۔

عن اَنَسٍ اَنَّ النبی صلی اللہ علیہ وسلم صَعِدَ اُحُدًا و ابوبکر و عمر و عثمان فَرَجَفَ بِهِمْ فضربہٗ برجلہٖ فقال اُثْبُتْ اُحُدُ فَاِنَّمَا علیک نبیٌّ وصدیقٌ وشهیدانِ رواہ البخاری۔ (مشکوٰۃ) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر صدیق اور عمر اور عثمان احد پہ چڑھے تو وہ ان سب پہ کانپا (پہاڑ خوشی میں وجد کرنے اور دہلنے لگا۔) حضور نے اسے اپنے پاؤں سے مارا۔ فرمایا۔ اے احد ٹھہر جا کہ

Marfat.com

تجھ پر ایک نبی ایک صدیق اور دو شہید ہیں۔ اسی قسم کا واقعہ جبل شبیر جبل حراء پر بھی گزرا ہے۔ جبل حراء پر حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم۔ ابوبکر صدیق۔ عمر فاروق عثمان غنی۔ علی مرتضےٰ۔ طلحہ۔ زبیر تھے وہ وجد میں آگیا تو حضور نے فرمایا۔ تجھ پر نبی۔ صدیق اور شہداء ہیں۔ (مرقات شرح مشکوۃ۔ از علامہ ملا قاری)

عن ابی موسیٰ الاشعریؓ قال کنت مع النبی صلّی اللہ علیہ وسلّم فی حائط من حیتان المدینتہ فجاء رجل فاستفتح فقال النبی صلّی اللہ علیہ وسلّم افتح لہٗ وبشرہ بالجنۃ ففتحت لہٗ فاذا ابوبکر فبشرتہٗ بما قال رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم فحمد اللہ ثمّ جاء رجلٌ فاستفتح فقال النبیؐ صلّی اللہ علیہ وسلّم افتح لہٗ وبشرہ بالجنۃ ففتحت لہٗ فاذا عمر فاخبرتہٗ بما قال النبیؐ صلّی اللہ علیہ وسلّم فحمد اللہ ثمّ استفتح رجلٌ فقال لی افتح لہٗ وبشرہ بالجنۃ علی بلوائے تصیبہٗ فاذا عثمانُ فاخبرتہٗ بما قال النبیؐ صلّی اللہ علیہ وسلّم فحمد اللہ ثمّ قال اللہ المستعان۔ (صحیح بخاری و صحیح مسلم۔ مشکوۃ)

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم کے ساتھ مدینہ کے باغوں میں سے ایک باغ میں تھا۔ (حائط اس باغ کو کہتے جو چہار دیواری سے گھرا ہو۔ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ اس باغ کے دروازے پر حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم کے دربان بن کر بیٹھے تھے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام وسط باغ میں جلوہ افروز تھے) کہ ایک صاحب آئے اس نے کہا دروازہ کھولئے

Marfat.com

میں نے عرض کی یارسول اللہ کوئی صاحب دروازہ کھلوانا چاہتے ہیں کیا کھول دوں؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان کے لئے دروازہ کھول دو اور انہیں جنّت کی بشارت دے دو۔ حضور انور نے نور نبوت سے یہ بھی دیکھ لیا کہ دروازہ کھلوانے والے ابوبکر صدیق (رضی اللہ عنہ) ہیں اور یہ بھی کہ وہ قطعی جنتی ہیں) میں نے دروازہ کھول دیا تو دیکھا کہ وہ ابوبکر ہیں میں نے ان کو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بشارت دے دی تو انہوں نے اللہ کا شکر کیا (کہ اب میں حسی شدہ جنتی ہو گیا کہ مالک جنّت نے مجھے اپنی زبان مبارک سے جنتی فرما دیا) پھر ایک اور صاحب آئے اور انہوں نے دروازہ کھولنے کو کہا۔ تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان کے لئے بھی دروازہ کھول دو اور انہیں بھی جنّت کی بشارت دے دو۔ میں نے دروازہ کھولا تو وہ جناب عمر تھے میں نے ان کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کی خبر دی۔ تو انہوں نے اللہ کا شکر کیا۔ پھر ایک اور صاحب آئے انہوں نے دروازہ کھولنے کو کہا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا۔ ان کے لئے بھی کھول دو اور انہیں بھی جنت کی بشارت دو ایک مصیبت پر جو انہیں پہنچے گی۔ (یہاں علیٰ بمعنی مع ہے یعنی۔ انہیں جنت کی بشارت دو مگر ایک بڑی مصیبت کی بھی خبر سنا دو جو انہیں پہنچے گی۔ واضح رہے کہ مومن کی تکالیف اور مصیبتیں بھی اللہ کی رحمتیں ہوتی ہیں اس لئے اس مصیبت کی بشارت دی گئی۔ (مرقات شرح مشکوٰۃ از ملا علی قاری محدث علیہ الرحمتہ) دروازہ کھولا تو میں نے دیکھا کہ وہ حضرت عثمان ہیں میں نے انہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم

Marfat.com

کے فرمان کی خبر دی تو انہوں نے اللہ کا شکر ادا کیا اور کہا۔ اللہ مددگار ہے۔ (مُسلم۔ بُخاری۔ مشکوٰۃ) حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے دونوں چیزوں پر اللہ کا شکر ادا کیا مگر بلاء و فتنہ پر اللہ سے مدد مانگی کہ مجھے صبر کی توفیق ملے۔ خیال رہے کہ ایسے موقعہ پر مصیبت کے دفعیہ کی دعا مانگنا ممنوع ہے کہ اس میں ایک طرح کی بے صبری سی ہے عبدیت کے اظہار کے لئے ہر وقت دعائیں مانگو مگر امتحان کے موقعہ پر دفعیہ کی دعا نہ کرو بلکہ صبر کر کے امتحان میں پاس ہونے کی کوشش کرو۔ رسُول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت کی تفصیلی خبر دی تو فرمایا۔ اللّٰھم اعط حسینی صبراً جمیلا و اجراً جزیلا۔ "خدایا: میرے حسین کو صبر جمیل دے اور اجر جزیل یعنی بڑا ثواب دے۔ شہادت اور مصائبِ کربلاء کے دفعیہ کی دعا نہ فرمائی۔ بچے کو امتحان سے بچاتے نہیں بلکہ محنت کرا کے کامیاب کراتے ہیں۔"

(مرآت شرح مشکوٰۃ)

مقام شکر ہے کہ تفسیر نجدیہ سعودیہ وہابیہ میں آیت مبارکہ ما ادری مایفعل بی ولا بکم۔ اور روایت حدیث میں حسب معمول نجدیہ وہابیہ تحریف کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے محبوب دانائے غیوب صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ اجمعین کو اپنی اور دوسروں کی عاقبت سے بے خبر لکھا گیا ہے ان کی اس شیطانی حرکت کی بدلائل قاہرہ تردید مکمل ہو چکی۔ بطور تتمہ ذیل میں۔

Marfat.com

عقیدۂ وہابیہ کے تابوت میں آخری کیل ٹھونک دینے کے لئے

ایک حدیث مبارکہ درج کی جاتی ہے جو وضاحت کی محتاج نہیں۔

ع۔ آفتاب آمد دلیلِ آفتاب

حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اِنَّ رَبِّي اِسْتَشَارَنِی فِی اُمَّتِی مَاذَا اَفْعَلُ بِهِمْ فَقُلْتُ مَاشِئْتَ یَارَبِّ هُمْ خَلْقُكَ وَعِبَادُكَ فَاسْتَشَارَنِی الثَّانِیَةَ فَقُلْتُ لَهٗ كَذَالِكَ فَاسْتَشَارَنِیَ الثَّالِثَةَ فَقُلْتُ لَهٗ كَذَالِكَ فَقَالَ تَعَالٰی اِنِّی لَنْ اُخْزِیَكَ فِی اُمَّتِكَ یَا اَحْمَدُ وَ بَشَّرَنِی اَنَّ اَوَّلَ مَنْ یَّدْخُلُ الْجَنَّةَ مَعِیَ مِنْ اُمَّتِی سَبْعُوْنَ اَلْفًا مَعَ كُلِّ اَلْفٍ سَبْعُوْنَ اَلْفًا لَیْسَ عَلَیْهِمْ حِسَابٌ۔ الحدیث (ابن عساکر وابونعیم ومسند امام احمد جلد ۵ مطبوعہ مصر صفحہ ۳۹۳ وکنز العمال جلد ۶ صفحہ ۱۱۲ حدیث ۱۷۲۵۔ وخصائص کبریٰ جلد دوم صفحہ ۲۱۱ وابوبکر الشافعی فی الغیلانیات)

ترجمہ: "بے شک میرے رب نے میری اُمت کے بارے میں مجھ سے مشورہ طلب فرمایا کہ میں ان کے ساتھ کیا کروں؟ میں نے عرض کی اے میرے رب جو تو چاہے کر کہ وہ تیری مخلوق اور تیرے بندے ہیں۔ پھر اللہ تعالیٰ نے دوبارہ مجھ سے مشورہ لیا۔ میں نے وہی جواب دیا۔ اس نے تیسری دفعہ مجھ سے مشورہ طلب فرمایا میں نے پھر وہی عرض کی۔ پھر رب عزوجل نے فرمایا۔

Marfat.com

اے احمد بے شک میں ہرگز تجھے تیری اُمت کے معاملہ میں رُسوا نہ کروں گا اور مجھے بشارت دی کہ میرے ستر ہزار (۷۰۰۰۰) اُمتی سب سے پہلے میری ہمراہی میں جنت میں داخل ہوں گے ان میں ہر ہزار (۱۰۰۰) کے ساتھ (۷۰۰۰۰) ستّر ہزار ہوں گے جن سے حساب تک نہ لیا جائے گا۔ آگے یہ حدیث مبارکہ طویل ہے جس میں سرکارِ دو عالم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلّم نے اپنے اور اپنی امت مکرمہ کے بہت سے فضائل ومحامد بیان فرمائے ہیں۔ ہم نے قدرِ ضرورت پر اکتفا کیا ہے۔ بحمداللہ یہی معنیٰ ہیں اس حدیث کے کہ ربّ العزّت روزِ قیامت حضرت رسالت علیہ افضل الصلوٰۃ والتحیۃ سے مجمع اوّلین وآخرین میں فرمائے گا: کُلُّھُمْ یَطْلُبُوْنَ رِضَائِیْ وَاَنَا اَطْلُبُ رِضَاكَ یَا مُحَمَّدُ۔ یہ سب میری رضا چاہتے ہیں اور میں تیری رضا چاہتا ہوں اے محمّد میں نے اپنا ملک عرش سے فرش تک تجھ پر قربان کر دیا۔

صلّی اللہ تعالیٰ علیكَ وعلیٰ آلكَ وبارِكْ وسلّم۔

(الامن والعلیٰ ص۱۰۷، ص۱۰۸)

؎ خدا کی رضا چاہتے ہیں دو عالم ؛ خدا چاہتا ہے رضائے محمّد!

مَوْلَایَ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا
عَلٰی حَبِیْبِكَ خَیْرِ الْخَلْقِ كُلِّھِمِ

Marfat.com

رسولِ پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم

کے نسب پاک میں
پلید مشرک کو داخل کرنے کی
ناپاک حرکت کی تردید

Marfat.com

پ ۱۹۔ نجدی تفسیر ص ۱۰۲۵ سورۃ الشعرآء

آیت مبارکہ: واغفر لابی انہ کان من الضالین ۵ ولا تخزنی یوم یبعثون ۵

نجدی ترجمہ: "اور میرے باپ کو بخش دے یقیناً وہ گمراہوں میں سے تھا اور جس دن کہ لوگ دوبارہ جلائے جائیں گے مجھے رسوا نہ کر"۔

نجدی تفسیر: یہ دعا اس وقت کی تھی جب ان پر یہ واضح نہیں تھا کہ مشرک (اللہ کے دشمن) کے لئے دعائے مغفرت جائز نہیں ہے جب اللہ نے یہ واضح کر دیا تو انہوں نے اپنے باپ سے بھی بیزاری کا اظہار کر دیا (التوبہ) یعنی تمام مخلوق کے سامنے میرا مواخذہ کر کے یا عذاب سے دوچار کر کے۔ حدیث میں آتا ہے کہ قیامت والے دن جب حضرت ابراہیم علیہ السلام اپنے والد کو برے حال میں دیکھیں گے تو ایک مرتبہ پھر اللہ کی بارگاہ میں ان کے لئے مغفرت کی درخواست کریں گے اور فرمائیں گے۔ یا اللہ! اس سے زیادہ میرے لئے رسوائی اور کیا ہوگی؟ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ میں نے جنت کافروں پر حرام کر دی ہے۔ پھر ان کے باپ کو نجاست میں لتھڑے ہوئے بجو کی شکل میں جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔ (صحیح بخاری سورۃ الشعرآء وکتاب الانبیاء باب قول اللہ واتخذ اللہ ابراہیم خلیلا)

Marfat.com

ردِّ تفسیر نجدیہ سعودیہ وہابیہ

نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ

اَمَّا بَعۡدُ ۔ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

نجدی وہابی نام نہاد مفسر نے آیتہ مبارکہ اور حدیث شریف میں تحریف معنوی کر کے اولوا لعزم رسول حضرت ابراہیم علیہ الصّلوٰۃ والسلام کی شان رفیع میں بڑی بے باکی سے جس طرح تنقیص و توہین کا ارتکاب کیا اس سے صاف ظاہر ہے کہ

محبوبانِ خدا انبیاء و اولیاء کی توہین کرنا نجدیہ وہابیہ کا شعار ہے

توحید شیطانی کے علمبردار نجدی وہابیہ کی سرشت میں ہی انبیاء و اولیاء کی توہین رچی بسی ہوئی ہے۔ یہ بدبخت لوگ قرآن و حدیث میں تحریف و تلبیس کے ذریعہ محبوبانِ خدا کے خداداد فضائل و اعلیٰ اوصاف کا انکار کر دینے کے بڑے ماہر ہیں۔ اس کا مکمل ثبوت "تفسیر نجدیہ سعودیہ" کی صورت میں قارئین کے سامنے موجود ہے۔ نام نہاد مفسر نجدی وہابی نے آیت مبارکہ واغفرلابی انہ کان من الضالین۔ اور میرے باپ کو بخش دے یقیناً وہ گمراہوں میں سے تھا

Marfat.com

لکھ کر "لِاَبی" سے حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کا حقیقی باپ مراد لیا جو صحیح نہیں ہے۔ اس لئے کہ اس آیت مبارکہ میں "لِاَبی" سے مراد۔ ان کا چچا آذر ہے۔ اور۔ ولاتخزنی یوم یبعثون (پ ۱۹۔ ع ۹) کا ترجمہ یہ لکھا: "اور جس دن کہ لوگ دوبارہ جلائے جائیں گے مجھے رسوا نہ کر۔" یہ بھی صحیح نہیں ہے، اس لئے کہ قرآن وحدیث سے صریحاً ثابت ہے کہ نہ صرف انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام قیامت کے دن معزز ومحترم ہوں گے بلکہ ان پر ایمان لانے والے صالحین، مومنین بھی انشاء اللہ۔ اعزاز واکرام سے نوازے جائیں گے۔ حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی یہ دعا ولاتخزنی یوم یبعثون۔ لوگوں کی تعلیم کے لئے ہے۔ مگر نجدی وہابی مفسر اس سے غلط مفہوم نکال کر یہ ثابت کرنا چاہتا ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ دعا اپنے لئے کی کہ روز محشر تمام مخلوق کے سامنے میرا مواخذہ کر کے یا عذاب سے دوچار کر کے رسوا نہ کر۔ یعنی میرے باپ کو عذاب سے دوچار کر کے تمام مخلوق کے سامنے مجھے رسوا نہ کرنا۔ اور اپنے اس خبث باطن کی تائید کے لئے صحیح بخاری کے حوالہ سے روایت حدیث کے ظاہری الفاظ کا سہارا لے کر حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی توہین کا جو پہلو نکالا ہے۔ اس کی تردید ملاحظہ ہو۔ قرآن وحدیث سے ثابت ہے کہ ابوالبشر حضرت آدم علیہ السلام تا حضرت عبداللہ بن عبدالمطلب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے والد اور سب دادا، دادی، مؤحد رہے۔ علیہم السلام۔

Marfat.com

حضرت ابراہیم علیہ السلام کے والدین بھی مؤحد مومن تھے

قرآن مجید میں آپ کی یہ دُعا مذکور ہے۔ ربنا اغفرلی ولوالدی وللمومنین یوم یقوم الحساب یہاں والدی سے آپ کے باپ تارح اور والدہ متلی بنت نمر مراد ہیں لیکن نجدی سعودی تفسیر میں آپ کی اس دعا رب اغفرلابی انہٗ کان من الضالین۔ میں" اَب" سے آپ کا حقیقی باپ آذر کو مراد لیا گیا ہے۔ جو حقیقتہً تحریف معنوی ہے۔ قرآن و حدیث کے خلاف ہے۔ قرآن و حدیث سے ثابت یہ ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حقیقی باپ کا نام تارح ہے۔ اور آپ کے چچا کا نام آذر ہے۔ جو مشرک تھا۔

تفسیر مظہری ص۲۵۶ جلد۲ میں ہے۔ وکان آذر علی الصحیح عماً لابراھیم علیہ السلام والعرب یطلقون الاب علی العم کما فی قولہ تعالٰی نعبد الٰھک والٰہ اٰبائک ابراھیم واسماعیل واسحاق الٰھاً واحداً" صحیح یہی ہے کہ "آذر" حضرت ابراہیم کا چچا تھا۔ عرب لوگ اَب کا لفظ چچا کے لئے عام طور پر استعمال کرتے ہیں۔ چنانچہ قرآن مجید میں اللہ تعالٰی کے ارشاد میں ہے۔" نعبد الٰھک والٰہ اٰبائک ابراھیم واسماعیل واسحاق الٰھاً واحداً"۔ حضرت یعقوب کے چچا اسماعیل کو" اَب" فرمایا گیا ہے"۔

Marfat.com

پوری آیت ملاحظہ ہو۔ ام کنتم شھداء اذ حضر یعقوب الموت اذ قال لبنیہ ما تعبدون من بعدی قالوا نعبد الٰھک والٰہ آبائک ابراھیم واسماعیل واسحاق۔ (پ آلم ع ۱۶) بلکہ تم میں کے خود موجود تھے جب یعقوب کو موت آئی جب کہ اس نے اپنے بیٹوں سے فرمایا کس کی پوجا کرو گے؟ بولے ہم پوجیں گے اسے جو خدا ہے آپ کا اور آپ کے آباء ابراہیم واسماعیل واسحاق کا۔" حضرت اسماعیل علیہ السلام کو حضرت یعقوب علیہ السلام کے آباء میں داخل کرنا تو اس لئے ہے کہ آپ ان کے چچا ہیں اور چچا بمنزلہ باپ کے ہوتا ہے جیسا کہ حدیث شریف میں بھی لفظ اَب، چچا کے لئے بکثرت مستعمل ہے۔ وکان اسماعیل عما لھم والعرب یسمی العم ابا کما یسمی الخالۃ اما۔ (تفسیر مظہری ص ۱۲۵ جلد اوّل)

ترجمہ: "اسماعیل علیہ السلام ان کے چچا تھے اور عرب لوگ چچا کو اَب بھی کہتے ہیں جیسے خالہ کو ماں کہتے ہیں۔"

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں حضرت یعقوب علیہ السلام کے چچا اسماعیل علیہ السلام کے لئے لفظ "اب" فرمایا ہے۔ تو کیا نجدی وہابی حضرت اسماعیل علیہ السلام کو یعقوب علیہ السلام کا حقیقی باپ قرار دیں گے یا یوں کہیں گے کہ اللہ تعالیٰ نے غلطی سے چچا کو "اَب" کہدیا ہے؟ سچ فرمایا اللہ تعالیٰ کے محبوب دانائے غیوب محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلّم نے۔ یقرؤن القرآن لایجاوز حناجرھم۔ یہ نجدی خوارج الاصل۔ قرآن کے قاری ہوں گے

Marfat.com

لیکن قرآن ان کے حق سے نیچے نہیں اُترے گا۔

تفسیر کبیر میں واضح طور پر فرمایا۔ ان والد ابراھیم علیہ السلام کان تارح وآذر کان عمالہ (تفسیر کبیر ص۳۸ جلد۱۳) بلاشبہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا باپ تارح تھا۔ آذر۔ آپ کا چچا تھا۔ نیز فرمایا "یجب القطع بان والد ابراھیم علیہ السلام کان مسلماً" قطعی طور پر یہ عقیدہ رکھنا واجب ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے والد مسلمان تھے۔ (تفسیر کبیر ص۳۸ جلد۱۳) نیز فرمایا "ثبت بما ذکرنا ان والد ابراھیم علیہ السلام ما کان مشرکا وثبت ان آذر کان مشرکا فوجب القطع بان والد ابراھیم کان انسانا آخر غیر آذر" (تفسیر کبیر ص۳۹ جلد۱۳) ہم نے جو کچھ بیان کیا اس سے ثابت ہو گیا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے والد مشرک نہ تھے اور ثابت ہو گیا کہ بے شک آذر مشرک تھا پس قطعی طور پر یہ عقیدہ رکھنا واجب ہو گیا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے والد آذر کے علاوہ دوسرا انسان تھا۔

نیز تفسیر مظہری میں قاضی ثناء اللہ علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں "آذر سماہ اللہ اَبًا لکونہ عمًّا ومُرَبِّیًا لہٗ" (تفسیر مظہری ص۲ جلد ہفتم) آذر کو اللہ تعالیٰ نے ابراہیم علیہ السلام کا اَب۔ اس لئے فرمایا ہے کہ وہ ان کا چچا اور مُربّی تھا۔" نیز حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ارشاد ہے عم الرجل صنو ابیہ۔ ترمذی عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ آدمی کا چچا بمنزلہ باپ ہی کے ہوتا ہے۔ ایک اور مقام پر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے چچا عباس رضی اللہ عنہ کے بارے میں فرمایا: رُدّوا علیّ ابی

Marfat.com

نجھے میرے باپ (چچا عباس) لوٹادو۔" (تفسیر کبیر ۲۴۔ ۱۷۰)

نام نہاد مفسر نجدی وہابی نے بخاری شریف کی جس حدیث کے حوالے سے لکھا ہے کہ روزِ قیامت جب حضرت ابراہیم علیہ السلام اپنے والد کو بُرے حال میں دیکھیں گے۔ الخ اس کے بارے میں حضرت قاضی ثناء اللہ پانی پتی علیہ الرحمۃ نے لکھا ہے کہ "قال الرازی انہ کان عما ولم یکن ابوہ" تفسیر مظہری ص ۲۵۶ جلد ۳ "حضرت امام رازی فرماتے ہیں وہ ان کا چچا تھا والد نہیں تھا۔" لیکن چونکہ نجدی وہابی خوارج الاصل ہیں محبوبانِ خدا کے دشمن ہیں۔ اس لئے قرآن و حدیث میں تحریف کر کے حبیب خدا محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شانِ اقدس میں تنقیص و توہین کا بار بار ارتکاب کرتے ہیں۔ بفضل اللہ تعالیٰ و بفضل رسولہ الاعلیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بیان مندرجہ بالا سے صاف طور پر ثابت ہو گیا کہ تفسیر نجدی سعودیہ وہابیہ میں آیات قرآن مجید اور روایات حدیث شریف کی کھلم کھلا بے حیائی کے ساتھ تحریف کی جارہی ہے۔ مسلمانوں کو گمراہ کرنے کے لئے مختلف زبانوں میں شایع کر کے مفت تقسیم کی جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے حبیب مکرم نورِ مجسم سرکارِ دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صدقے میں مسلمانوں کو نجدیہ سعودیہ وہابیہ کے اس فتنۂ عظیم سے بچائے۔ آمین۔

مسلمانوں کو تفسیر نجدی سعودی وہابی پڑھ کر گمراہ ہونے سے بچانے کی خاطر ذیل میں صاحبِ قرآن۔ جانِ ایمان محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چند ایسے ارشادات اور شارحین حدیث کی تصریحات درج کی جارہی ہیں جن سے

Marfat.com

قطعی طور پر ثابت ہوتا ہے کہ حضور سرکار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سلسلہ آباء و اُمہات میں کوئی بھی مشرک اور بدکار نہ تھا سب کے سب موحد، مومن، پرہیزگار، صالح تھے۔ اور تفسیر نجدیہ سعودیہ وہابیہ میں جو لکھا گیا ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کا باپ آذر مشرک تھا قطعاً غلط ہے شیطان کے گوز مارنے کے مترادف ہے۔

حضور کے آباؤ و اُمّہات از آدم تا عبداللہ علیہم السلام شرک اور بدکاری سے پاک و صاف رہے

عن ابن عباس رضی اللہ عنہما ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کانت روحہ نوراً بین یدی اللہ تعالٰی قبل ان یخلق آدم بالفی عام یسبح ذالک النور وتسبح الملائکۃ بتسبیحہ فلما خلق اللہ آدم اَلقیٰ ذالک النور فی صُلبِہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاھبطنی اللہ الی الارض فی صلب آدم وجعلنی فی صلب نوح و قذف بی صلب ابراھیم ثم یزل اللہ تعالٰی ینقلنی من الاصلاب الکریمۃ والارحام الطاھرۃ حتّٰی اَخرجنی ابوی فلم یلتقیا علی سِفاحٍ قطّ (الشفاء بتعریف حقوق المصطفٰی صلی اللہ علیہ وسلم

Marfat.com

مؤلفہ قاضی عیاض من علماء قرن السادس الهجری رحمۃ اللہ علیہ جلد اول صفحہ ۴۸) حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی روح بحیثیت نور اللہ تعالیٰ کے حضور پیدائش آدم علیہ السلام سے دو ہزار سال قبل موجود تھی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا نور اللہ تعالیٰ کی تسبیح کرتا تھا اور ملائکہ حضور کی تسبیح کی اتباع کرتے ہوئے تسبیح کرتے تھے پس جب اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا کیا تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نور کو اس کے صلب میں ودیعت فرمایا پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "پھر اللہ تعالیٰ نے مجھے صلب آدم میں زمین پر اتارا اور مجھے حضرت نوح علیہ السلام کی صلب میں منتقل فرمایا اور پھر مجھ کو صلب ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام میں منتقل کیا پھر اللہ تعالیٰ مجھے اصلاب کریمہ سے ارحام طاہرہ میں منتقل کرتا رہا حتیٰ کہ مجھ کو میرے ماں باپ سے نکالا آدم علیہ السلام سے لیکر میرے والدین (حضرت عبداللہ و حضرت آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما) تک تمام مرد و عورت بدکاری سے قطعاً محفوظ رہے" شارح مشکوٰۃ حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ اشعۃ اللمعات جلد ۴ صفحہ ۴۹۱ میں تحریر فرماتے ہیں "اما آباء کرام آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پس ہمہ ایشاں از آدم تا عبداللہ طاہر و مطہر اند از دنس کفر و رجس شرک چنانکہ فرمود بیروں آمدہ ام از اصلاب طاہرہ بارحام طاہرہ" آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آباء کرام حضرت آدم تا عبداللہ سب کے سب کفر کے میل اور شرک کی پلیدی سے پاک صاف ہیں جیسا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "میں اصلابِ طاہرہ اور ارحام طاہرہ

Marfat.com

سے باہر آیا ہوں۔ یعنی حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے والدین اور دادا، نانا سب کے سب مومن موحد اور پرہیزگار تھے۔ نیز چند سطور کے بعد تحریر فرماتے ہیں "وحاشا اللہ کہ ایں نور پاک را در جائے ظلمانے پلید نہند و در عرصات آخرت بہ تعذیب و تحقیر آباء او مخزوے و مخذول گردانند" اور پاکی ہے اللہ کے لئے کہ اس نور پاک کو پلید۔ اندھیری جگہ میں رکھیں اور عرصات آخرت میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے آباء کو عذاب دے کر حقیر کر کے حضور کو شرمسار و خوار کریں" یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ حضور تو نور ہوں حضور کے آباء و اجداد نار والے ہوں؟ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ واصحابہ وسلم تو فرماتے ہیں کہ

روزِ محشر بزرگی دینا اور جنّت اور رحمت کے دروازوں کی کنجیاں میرے ہاتھ میں ہوں گی

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ الکرامۃ والمفاتیح یومئذ بیدی رواہ الترمذی والدارمی۔ مشکوٰۃ

"بزرگی دادن و کلید ہائے بہشت و ابواب رحمت آں روز بدست من ست" اشعۃ اللمعات (جلد ۴ صفحہ ۵۰۲) یعنی نبیوں ولیوں کو عزت گنہگاروں کو بخشش۔

Marfat.com

سیہ کاروں کو معافی میرے ذریعہ سے ملے گی۔ اللہ تعالیٰ کے لاکھوں خزانے ہیں ہر خزانہ میں کروڑوں نعمتیں ان سب خزانوں کی کنجیاں حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ ہوں گی۔ مرآت شرح مشکوٰۃ جلد ۸ صہ ۲۹) یہ کتنا بڑا المیہ ہے کہ نجدی سعودی وہابی تفسیر میں اس اعلیٰ شان والے محبوب خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نسب پاک میں ردوبدل کرنے کی شیطانی حرکت کی گئی ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سلسلۂ آباء میں حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حقیقی والد حضرت تارح کے بجائے ان کے چچا آذر کو ان کا حقیقی والد لکھا گیا ہے اور یہ بتانا چاہا ہے کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نسب میں مشرک جہنمی بھی شامل ہیں۔ نجدیہ سعودیہ وہابیہ کی اس شرارت و تحریف قرآن و حدیث کی تردید واضح طور پر کی جا چکی ہے۔ اس مضمون کے آخر میں بطور تتمہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کا فیصلہ کن ارشاد نقل کیا جاتا ہے جس میں صاف طور پہ فرمایا گیا ہے کہ

از آدم علیہ السلام تا حضرت عبداللہ مبرّاً ہو جس خاندان میں رہا وہ ہمیشہ دنیا بھر میں تمام خاندانوں سے بہتر تھا۔

عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بُعِثْتُ مِنْ خَیْرِ قُرُونِ بنی آدم قَرْنًا فَقَرْنًا حتیٰ کُنْتُ مِنَ الْقَرْنِ الَّذِی

Marfat.com

كُنْتُ مِنْهُ۔ رواہ البخاری۔ مشکوٰۃ باب فضائل سیدالمرسلین صلوٰۃ اللہ وسلامہ علیہ فصل اول) روایت ہے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے فرماتے ہیں۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ میں اولادِ بنی آدم میں بہترین گروہ میں بھیجا گیا یکے بعد دیگرے گروہ حتیٰ کہ میں اُس گروہ سے ظاہر ہوا جس میں سے میں پہلے تھا۔ (صحیح بخاری)

یعنی آدم علیہ السلام سے لے کر حضرت عبداللہ تک میرا نور جس قبیلہ و خاندان میں رہا وہ ہمیشہ دنیا بھر میں تمام خاندانوں سے بہتر تھا اس میں اچھی خصلتیں، شرافت، نجابت تھی اور جن کے بیٹوں یا بیٹیوں میں یہ نور رہا وہ زنا و کفر و شرک سے محفوظ رہے از آدم علیہ السلام تا حضرت عبداللہ حضور انور کا کوئی دادا دادی کافر نہ ہوئے سب مؤحد مومن رہے حتیٰ کہ حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے والدین مومن تھے خود جناب خلیل نے فرمایا رَبِّ اغْفِرْلِیْ وَلِوَالِدَیَّ وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ یَوْمَ یَقُوْمُ الْحِسَابُ۔ یہاں والدیّ سے آپ کے باپ تارخ اور والدہ متلی بنتِ نمر مراد ہیں اور واغفر لِاَبِیْ اِنَّهٗ كَانَ مِنَ الضَّالِّیْنَ میں "اَب" سے مراد چچا آذر ہے۔ والد اور اَب کا فرق خیال میں رہے۔ (مرآت شرح مشکوٰۃ) والد۔ حقیقی باپ کو کہتے اور اَب حقیقی باپ کے لئے بھی مستعمل ہے اور قرآن و حدیث کے مطابق اور عربوں میں رواج کے مطابق چچا کے لئے بھی استعمال کیا جاتا لیکن چونکہ نجدی وہابیہ کے خمیر میں خارجیت اور ان کے دل و دماغ میں شیطان لعین کی شیطنت غالب ہے۔ لہٰذا وہ محبوبانِ خدا

Marfat.com

نبی علیہم السلام اور اولیاء سے بغض و عناد کے سبب ان کی تنقیص و توہین کے حیلوں بہانوں کی تلاش میں رہتے ہیں۔ آیات قرآن کریم اور روایات حدیث میں ایسے الفاظ جن کے معانی مختلف ہوں ان الفاظ سے تاویل و تحریف کے ذریعہ وہی معنے نکالتے ہیں جن سے تنقیص و توہین کا پہلو نکال سکیں۔ تفسیر نجدیہ سعودیہ وہابیہ میں از اول تا آخر یہی طریقہ اختیار کیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ تفسیر نجدیہ وہابیہ کے پڑھنے والے مسلمانوں کو اپنے فضل و کرم اور اپنے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے فضل و کرم سے صراط مستقیم سے ہٹ جانے بھٹک جانے سے بچائے۔ آمین

مقام تعجب ہے کہ نجدیہ وہابیہ دنیا و آخرت میں ملعون اور جہنمی بننے کے لئے اسقدر بے چین کیوں ہیں؟

اللہ عزّ اسمہٗ و اعظم شانہٗ فرماتا ہے۔ اِنَّ الَّذِیْنَ یُؤْذُوْنَ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ لَعَنَہُمُ اللّٰہُ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ وَاَعَدَّ لَہُمْ عَذَابًا مُّہِیْنًا (پ ۲۲ ع ۴)

"بے شک جو اللہ اور اس کے رسول کو ایذاء دیتے ہیں ان پر اللہ کی لعنت ہے دنیا و آخرت میں اور اللہ نے ان کے لئے ذلت کا عذاب تیار کر رکھا ہے۔" واضح رہے کہ اللہ تعالیٰ ایذاء سے پاک ہے اسے کوئی ایذاء نہیں دے سکتا مگر رسول اللہ کی شان میں گستاخی و توہین کو اپنی ہی ایذاء فرمایا ہے۔ اس آیت مبارکہ سے واضح ہوا کہ جو کوئی کسی بھی طرح شانِ رسالت میں تنقیص و توہین کرتا ہے۔

Marfat.com

اس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایذا پہنچتی ہے جس کی وجہ سے وہ دنیا و آخرت میں ملعون اور ذلت کے عذاب کا سزاوار بن جاتا ہے۔

محدث ابن مردویہ علیہ الرحمۃ نے حضرت عبداللہ بن عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہما اور حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت بیان فرمائی ہے:

"ابولہب کی بیٹی درہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا جب مہاجر ہو کر مدینہ منورہ آئی تو عورتوں نے انہیں کہا۔ انت درۃ بنت ابی لھب الذی یقول اللہ تبت یدا ابی لھب تو ابولہب کی بیٹی درہ ہے جس کے بارے میں اللہ فرماتا ہے۔ "ابولہب کے دونوں ہاتھ تباہ ہو جائیں" حضرت درہ رضی اللہ عنہا نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے اس بارے میں شکایت کی تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے لوگوں سے فرمایا۔ "ایھا الناس مالی اوزی فی اھلی فواللہ ان شفاعتی لتنال بقرابتی حتی ان حکما وحاء وصدا وسلبھا" (ابن مردویہ) "اے لوگو میں یہ پسند نہیں کرتا کہ تم میرے خاندان کے حوالے سے مجھے ایذاء دو۔ اللہ کی قسم میری شفاعت میرے قریبی رشتہ داروں کو پہنچے گی یہاں تک کہ "حکم" "حاء" "صدا" (یہ تینوں قبائل کے نام ہیں) اور ان کے پیچھے آنے والوں کو بھی قیامت کے دن میری قرابت کی وجہ سے میری شفاعت حاصل ہوگی" واضح ہوا کہ۔ اس موضوع پر یہ حدیث مبارکہ "نص" کا درجہ رکھتی ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے لوگوں کو ابولہب کے حوالے سے عار دلانے کی تردید کرتے ہوئے فرمایا۔ "تم میرے خاندان کے

Marfat.com

حوالے سے مجھے ایذاء نہ دو۔" جب سرکار دو عالم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم نے ابولہب کے حوالے پر اتنی ناراضگی فرمائی حالانکہ وہ قطعی طور پر کافر ہی مرا۔ تو تفسیر نجدیہ سعودیہ وہابیہ لکھنے لکھانے والوں پر کتنے ناراض اور رنجیدہ ہوں گے جنہوں نے سرورِ کائنات محبوب خدا محمد مصطفیٰ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلّم اجمعین کے نسبِ پاک کو عمداً بدلنے۔ یعنی سلسلۂ آباء کرام علیہم السّلام میں ایک قطعی مشرک کافر "آذر" کو داخل کرنے۔ چچا کو حقیقی والد بتانے کی شیطانی حرکت کی ہے۔ قرآن وحدیث کے ان واضح ارشادات کی تردید کی ہے جن میں از حضرت آدم علیہ السّلام تا حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے جملہ آبائے کرام واُمہات علیہم السّلام کو کفر وشرک اور بدکاری سے پاک اور منزہ فرمایا گیا ہے۔ لازمی بات ہے کہ رسول اللہ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کو سعودیہ نجدیہ وہابیہ کی اس ناپاک شیطانی حرکت سے شدید ایذاء پہنچی ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کی لعنت دنیا میں بھی بارش کی طرح برس رہی ہے اور آخرت میں بھی برستی رہے گی اور یہ خوارج الاصل بدبخت لوگ ذلت کے عذاب میں گرفتار ہوں گے جو اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے تیار کر رکھا ہے تاہم تعجب اس بات پر ہے کہ نجدی وہابیہ دنیا وآخرت میں ملعون بننے اور جہنم میں ذلت کے عذاب میں گرفتار ہونے کے لئے اس قدر بے چین کیوں ہیں؟ کہ محبوبانِ خدا جل وعلا انبیاء علیہم الصّلوٰۃ والسّلام واولیاء کرام قدسنا اللہ باسرارہ العزیز کے خداداد برتر واعلیٰ تر فضائل وخصوصی صفات مقدسہ

Marfat.com

ہیں تنقیص وتوہین کے لئے قرآن وحدیث میں تحریف کی خاطر اتنے پاپڑ بیلتے ہیں'
بفضلہٖ تعالیٰ وبفضل رسولہ الاعلیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نجدی سعودی تفسیر
میں آیت مبارکہ واغفر لابی انہٗ کان من الضالین ٥ ولاتخزنی
یوم یبعثون۔ اور حدیث شریف کی روایت میں کمال بے حیائی وبے
شرمی کے ساتھ کی گئی تحریف کی بدلائل قاہرہ تردید مکمل ہوگئی۔

فالحمدللہ علیٰ ذالک والصلوٰۃ والسلام علیٰ حبیبہٖ سیدنا
محمد وآلہ واصحابہ اجمعین۔ اب بطور تتمہ۔

وہابیہ خبیثہ کی ناک خاک میں مزید رگڑنے کیلئے

قرآن مجید کی چند آیات مبارکہ درج کی جاتی ہیں جن سے ثابت ہوتا
ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب احمد مجتبیٰ محمد مصطفی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے
نسب کو تمام انساب سے افضل، اعلیٰ اور پاکیزہ فرمایا ہے۔ قال اللہ عزوجل۔
وتوکل علی العزیز الرحیم الذی یرایک حین تقوم وتقلبک
فی الساجدین۔ (پ ۱۹ ع ۱۵) "اور اس پر بھروسہ کرو جو عزت والا
مہر والا ہے۔ جو تمہیں دیکھتا ہے جب تم کھڑے ہوتے ہو" اور نمازیوں میں
تمہارے دورے کو۔

اس آیت میں ساجدین سے مومنین مراد ہیں اور معنی یہ ہیں کہ زمانہ

Marfat.com

حضرت آدم و حوا علیہما السلام سے لے کر حضرت عبداللہ و آمنہ خاتون تک مومنین کی اصلاب وارحام میں آپ کے دورے کو ملاحظہ فرماتا ہے اس سے ثابت ہوا کہ آپ کے تمام آباؤ اجداد حضرت آدم علیہ السلام تک سب کے سب مومن ہیں۔ (تفسیر خزائن العرفان۔ تفسیر مدارک اور تفسیر جمل وغیرہ)

تفسیر خازن میں ہے

کہ سیدنا حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا۔ "اراد "تقلبک" فی اصلاب الانبیاء من نبی الی نبی حتیٰ اخرجتک فی ھذہ الامۃ۔ (تفسیر خازن جلد ۵ ص ۱۰۷) "یہاں گردش سے مراد انبیاء علیہم السلام کی مبارک پشتوں میں یکے بعد دیگرے منتقل ہونا ہے یہاں تک کہ آپ اس اُمت میں مبعوث ہوئے" سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ایک اور تفسیر میں یہ الفاظ منقول ہیں۔ ای تقلبک من الاصلاب الطاھرۃ من اب الی اب الی ان جعلک نبیا۔ (مسالک الحنفاء ص ۴) یعنی گردش سے مراد پاکیزہ پشتوں سے پاکیزہ پشتوں میں منتقل ہونا ہے۔

تفسیر جمل میں ہے

ای یرالک تقلبا فی اصلاب وارحام المومنین من لدن آدم وحوا الی عبداللہ وآمنہ فجمیع اصولہ رجالا ونساءً مومنون۔

Marfat.com

(تفسیر جمل جلد ۳ صفحہ ۲۹۶) (اے محبوب (صلی اللہ علیہ وسلم) حضرت آدم و حوا سے لے کر حضرت عبداللہ اور حضرت آمنہ تک جن جن مومن مردوں کی پشتوں اور جن جن عورتوں کے رحموں میں آپ منتقل ہوئے انکو آپ کا رب تعالیٰ ملاحظہ کر رہا ہے پس آپ کے تمام آباء، واجداد خواہ وہ مرد ہوں یا عورتیں تمام مومن ہیں۔

تفسیر صاوی علی الجلالین میں ہے

المراد بالساجدین المومنون والمعنی یراک متقلبا فی اصلاب وارحام المومنین من لدن آدم الی عبداللہ فاصولہ جمیعاً مومنون۔ (تفسیر صاوی جلد ۳ صفحہ ۲۸۷) "ساجدین سے مراد اہل ایمان ہیں اور آیت کا معنی یہ ہے کہ حضرت آدم سے لے کر حضرت عبداللہ تک آپ نے جن مومنین پشتوں اور رحموں میں گردش کی اللہ تعالیٰ نے اسے ملاحظہ فرمایا"

انبیاء علیہم السلام کے آباء کافر نہیں ہو سکتے

حضرت امام فخرالدین رازی رحمۃ اللہ علیہ اسی آیت سے استدلال کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔ ان آباء الانبیاء ما کانوا کفارا یدل علیہ قولہ تعالیٰ۔ الذی یراک حین تقوم وتقلبک فی الساجدین قیل معناہ ینتقل نورہ من ساجد الی ساجد۔ (تفسیر کبیر)

Marfat.com

اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان الذی یراک حین تقوم وتقلبک فی الساجدین اس بات کی دلیل ہے کہ انبیاء علیہم السلام کے آباء کافر نہیں ہو سکتے علمأ مفسّرین نے اس آیت کے معنے میں فرمایا ہے کہ حضور صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کا نور ساجد سے ساجد میں منتقل ہوتا رہا ہے۔ یعنی حضور صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کے نسب پاک میں کوئی کافر نہیں ہو سکتا۔

اللہ تعالیٰ کا حضور اور حضورؐ کے آباء کی قسم کھانا ان کی طہارت وکرامت کی گواہی ہے

اللہ عزّ وجل کا ارشاد ہے۔ وَوَالِدٍ وَّمَا وَلَدَ۔ (پ ۳۰ ع ۱۵)
اس آیت مبارکہ میں ہر اُس والد گرامی کے بارے میں قسم کھائی گئی ہے جس کے صلب میں نور محمدی صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلّم نسلاً بعد نسل منتقل ہوتا ہوا حضور صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کے دادا حضرت عبدالمطلب اور پھر آپ کے والد ماجد حضرت عبداللہ کی پُشت مُبارک میں مستقر ہوا اور پھر حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا کے بطن پاک سے صورت انسانی میں ظہور پذیر ہوا گویا وہ تمام افراد جو نسبِ محمد مُصطفیٰ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم میں شامل ہیں موردِ قسم ٹھہرائے گئے کہ فرمایا وَوَالِدٍ وَّمَا وَلَدَ قسم ہے والد کی اور قسم ہے مولود کی۔ قاضی ثناء اللہ پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ اس آیت کریمہ کے تحت لکھتے ہیں۔ المراد بالوالد

Marfat.com

آدم وابراہیم علیہما السلام اوای والد کان وما ولد محمد صلی اللہ علیہ وسلم۔

(تفسیر مظہری جلد ۱۰ صفحہ ۲۶۴) اس آیت میں لفظ "والد" سے مراد یا تو حضرت آدم وابراہیم علیہما السلام ہیں یا ہر والد مراد ہے اور ما ولد سے مراد حضرت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی ذات اقدس ہے۔

اللہ تعالیٰ نے حضور کا نسب تمام انساب سے اعلیٰ قرار دیا ہے

اللہ جل جلالہ فرماتا ہے۔ لقد جاءکم رسول من انفسکم عزیز علیہ ما عنتم حریص علیکم بالمومنین رؤف رحیم (پ ۱۱ ع ۵) بے شک تمہارے پاس تشریف لائے تم میں سے وہ رسول جن پر تمہارا مشقت میں پڑنا گراں ہے۔ تمہاری بھلائی کے نہایت چاہنے والے مسلمانوں پر کمال مہربان مہربان محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم عربی قریشی جن کے حسب نسب کو تم خوب پہچانتے ہو کہ تم میں سب سے اعلیٰ نسب ہیں اور تم ان کے صدق وامانت زہد وتقویٰ طہارت وتقدس اور اخلاق حمیدہ کو بھی خوب جانتے ہو۔ اور ایک قرأت میں انفَسکم بفتح فا آیا ہے اس کے معنے ہیں کہ تم میں سب سے نفیس تر اور اشرف وافضل (خزائن العرفان) حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دفعہ اس آیت کی تلاوت میں انفُسکم کی بجائے انفَسکم "فا" کی زبر کے ساتھ اسم تفضیل کے طور پر پڑھا ہے قرء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لقد جاءکم رسول

Marfat.com

من انفسكم بفتح الفاء وقال انا اَنفَسُكُم نسبًا وصهرًا وحسبًا
ليس من آبائی من لدُنْ آدم سفاح۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
اَنْفُسِکُمْ کو فا کی زبر کے ساتھ اَنفَسِکُمْ تلاوت فرمایا اور فرمایا کہ میں حسب
ونسب میں تم سب سے زیادہ پاکیزہ ہوں میرے آباء واجداد میں حضرت آدم علیہ
السلام سے لے کر حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ تک کسی نے بدکاری کا ارتکاب نہیں
کیا۔ محدث ابن مردویہ رحمتہ اللہ علیہ نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی
اسی قرأت کے بارے میں نقل کیا ہے۔

اس موضوع پر بہت سی معتبر تفسیروں کے حوالے اور احادیث کی روایات
موجود ہیں لیکن بخوف طوالت فقیر اسی پر اکتفاء کر رہا ہے۔ اور امید کرتا ہے کہ تفسیر
نجدیہ سعودیہ وہابیہ میں حضور سرکار دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم اجمعین
کے نسب پاک میں ایک پلید مشرک "آذر" کو جو حضرت ابراہیم علیہ السلام کا چچا تھا حقیقی والد
قرار دے کر انتہائی بدنیتی کے ساتھ جو تحریف کی گئی ہے قارئین اس کو بخوبی سمجھ
گئے ہوں گے۔ اور ضلالت وکفر سے بچ جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم
سے اپنے حبیب پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام کے طفیل نجدیہ سعودیہ وہابیہ کی غلط
بیانیوں، ایمان سوز تحریفات، اور جہنم کی طرف لے جانے والی توحید شیطانی
سے بچائے۔

آمین یارب العالمین

مولای صل وسلم دائمًا ابدا علی حبیبک خیر الخلق کلھم

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com